خَيْرُ العُوْدَة

فِي

الخَشيَةِ وَالتَّوْبَة

﴿خشیتِ اِلٰہی اور توبہ و اِستغفار﴾

شیخ الاسلام الدکتور محمدؒ طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

خَيْرُ العُودَةِ

فِي

الخَشْيَةِ وَالتَّوْبَةِ

خَيْرُ الْعَوْدَة
فِي
الْخَشْيَةِ وَالتَّوْبَة

﴿خشیتِ الٰہی اور توبہ و اِستغفار﴾

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔

Ph. [+92–42] 111 140 140 [ext. 153], 3516 5338

Fax. [+92–42] 3516 3354

یوسف مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اُردو بازار لاہور۔

Ph. [+92–42] 3723 7695

خَيرُ الْعَوْدَةِ فِي الْخَشْيَةِ وَالتَّوْبَةِ

﴿خشیتِ اِلٰہی اور توبہ و اِستغفار﴾

تالیف	: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
معاونِ ترجمہ و تخریج	: اَجمل علی مجددی
مراجعین	: ڈاکٹر علی اکبر الازہری، ڈاکٹر فیض اللہ بغدادی
زیرِ اِہتمام	: فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ
مطبع	: منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعت نمبر 1	: جولائی 2015ء
تعداد	: 1,200
قیمت	:

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs و DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

مولاي صلّ وسلّم دائماً أبداً

على حبيبك خير الخلق كلّهم

محمّد سيّد الكونين والثّقلين

والفريقين من عربٍ ومن عجمٍ

اللّهمّ صلّ على سيّدنا ومولانا محمّدٍ وعلى آله وصحبه وبارك وسلّم

المُحتَوَيات

١. بَابٌ فِي خَشْيَتِهٖ تَعَالٰی ١١

﴿خشیتِ اِلٰہی کا بیان﴾

٢. بَابٌ فِي التَّوْبَةِ وَالْإِسْتِغْفَارِ ٤٦

﴿توبہ و اِستغفار کا بیان﴾

٣. بَابٌ فِي تَذْكِيرِ الْمَوْتِ وَالْآخِرَةِ ١٠٠

﴿موت اور آخرت کو یاد کرتے رہنے کا بیان﴾

المصادر والمراجع ١٢٩

بسم الله الرحمن الرحيم

فَمَن تَابَ مِن بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ

فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ إِنَّ

اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

صدق الله العلي العظيم

بَابٌ فِي خَشْيَتِهٖ تَعَالٰی

﴿خشیتِ الٰہی کا بیان﴾

اَلْقُرْآن

(١) ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ط وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ط وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ط وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ ط وَمَا اللهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ○

(البقرة، ٢/ ٧٤)

پھر اس کے بعد (بھی) تمہارے دل سخت ہو گئے چنانچہ وہ (سختی میں) پتھروں جیسے (ہو گئے) ہیں یا ان سے بھی زیادہ سخت (ہو چکے ہیں، اس لیے کہ) بے شک پتھروں میں (تو) بعض ایسے بھی ہیں جن سے نہریں پھوٹ نکلتی ہیں، اور یقیناً ان میں سے بعض وہ (پتھر) بھی ہیں جو پھٹ جاتے ہیں تو ان سے پانی ابل پڑتا ہے، اور بے شک ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ کے خوف سے گر پڑتے ہیں، (افسوس! تمہارے دلوں میں اس قدر نرمی، خستگی اور شکستگی بھی نہیں رہی) اور اللہ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں○

(٢) وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ج يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ○ (المائدة، ٥/ ٨٣)

اور (یہی وجہ ہے کہ ان میں سے بعض سچے عیسائی) جب اس (قرآن) کو سنتے ہیں جو رسول (ﷺ) کی طرف اتارا گیا ہے تو آپ ان کی آنکھوں کو اشک ریز دیکھتے ہیں۔ (یہ آنسوؤں کا چھلکنا) اس حق کے باعث (ہے) جس کی انہیں معرفت (نصیب) ہوگئی ہے۔ (ساتھ یہ) عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم (تیرے بھیجے ہوئے حق پر) ایمان لے آئے ہیں سو تو ہمیں (بھی حق کی) گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لے○

(٣) فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّ لْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءً ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ○

(التوبة، ٩/٨٢)

پس انہیں چاہیے کہ تھوڑا ہنسیں اور زیادہ روئیں (کیوں کہ آخرت میں انہیں زیادہ رونا ہے) یہ اس کا بدلہ ہے جو وہ کماتے تھے○

(٤) قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا○ وَّ يَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا○ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَ يَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا○

(بني إسرائيل، ١٧/١٠٧-١٠٩)

فرما دیجئے: تم اس پر ایمان لاؤ یا ایمان نہ لاؤ، بے شک جن لوگوں کو اس سے قبل علمِ (کتاب) عطا کیا گیا تھا جب یہ (قرآن) انہیں پڑھ کر سنایا جاتا ہے وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں○ اور کہتے ہیں: ہمارا رب پاک ہے، بے شک ہمارے رب کا وعدہ پورا ہو کر ہی رہنا تھا○ اور ٹھوڑیوں کے بل، گریہ و زاری کرتے ہوئے، گر جاتے ہیں، اور یہ (قرآن) ان کے خشوع و خضوع میں مزید اضافہ کرتا چلا جاتا ہے○

(٥) اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ○ وَتَضْحَكُوْنَ وَ لَا تَبْكُوْنَ○

(النجم، ٥٣/٥٩-٦٠)

پس کیا تم اس کلام سے تعجب کرتے ہو○ اور تم ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو○

(٦) اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُكِيًّا○

(السجدة، ١٩/٥٨)

جب ان پر (خدائے) رحمٰن کی آیتوں کی تلاوت کی جاتی ہے وہ سجدہ کرتے ہوئے اور (زار و قطار) روتے ہوئے گر پڑتے ہیں○

اَلْحَدِيْث

١-١/٣. عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي، وَلِجَوْفِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الْمِرْجَلِ - يَعْنِي يَبْكِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

مطرف اپنے والد حضرت عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور (خوفِ اِلٰہی سے) رونے کی وجہ سے آپ ﷺ کے سینے سے ہنڈیا کے اُبلنے کی طرح آواز آتی تھی۔

اسے امام احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(٢) وَفِي رِوَايَةٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الرَّحٰى مِنَ الْبُكَاءِ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

ایک اور روایت میں حضرت عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز میں دیکھا کہ آپ ﷺ کے سینہ اَقدس سے رونے کی آواز اس طرح نکل رہی تھی جیسے چکی کی آواز ہوتی ہے۔

اسے امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٦/٤، الرقم/١٦٣٦٩، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب البكاء في الصلاة، ١٣/٣، الرقم/١٢١٤، وابن حبان في الصحيح، ٤٣٩/٢، الرقم/٦٦٥، وأيضا: ٣٠/٣، الرقم/٧٥٣، وابن خزيمة في الصحيح، ٥٣/٢، الرقم/٩٠٠، وأبو يعلى في المسند، ١٧٤/٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٥١/٢۔

٢: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب البكاء في الصلاة، ٣٠٠/١، الرقم/٩٠٤۔

(٣) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ أَزِيْزٌ كَأَزِيْزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

حضرت مُطَرِّف کے والد سے ہی مروی ایک اور روایت کے الفاظ ہیں: وہ فرماتے ہیں: (میں بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوا،) میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے اور آپ ﷺ کے سینہ اقدس میں رونے کی وجہ سے ایسا جوش اور اُبال محسوس ہوتا تھا جیسے ہنڈیا چولہے پر اُبل رہی ہو۔

اسے امام ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢/٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَـلَا قَوْلَ اللهِ ﷻ فِي إِبْرَاهِيمَ: ﴿رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ج فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ﴾ [إبراهيم، ١٤/٣٦]، وَقَالَ عِيْسٰى عليه السلام: ﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُکَ ج وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَکِيْمُ o﴾ [المائدة، ٥/١١٨]. فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، أُمَّتِي أُمَّتِي. وَبَکٰى، فَقَالَ اللهُ ﷻ: يَا جِبْرِيْلُ، اذْهَبْ إِلٰى مُحَمَّدٍ، وَرَبُّکَ أَعْلَمُ، فَسَلْهُ مَا يُبْكِيْكَ؟ فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ عليه السلام فَسَأَلَهُ، فَأَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِمَا قَالَ، وَهُوَ أَعْلَمُ. فَقَالَ اللهُ: يَا جِبْرِيْلُ، اذْهَبْ إِلٰى مُحَمَّدٍ، فَقُلْ:

٣: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٣/٣٠، الرقم/٧٥٣، والحاكم في المستدرك، ١/٣٩٦، الرقم/٩٧١، وابن الجوزي في الوفا بأحوال المصطفى ﷺ/٥٤٨۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب دعاء النبي ﷺ لأمته وبكائه شفقة عليهم، ١/١٩١، الرقم/٢٠٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٧٣، الرقم/١١٢٦٩، وأبو عوانة في المسند، ١/١٣٧، الرقم/٤١٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٣٦٧، الرقم/٨٨٩٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٢٨٣، الرقم/٣٠٣۔

إِنَّا سَنُرْضِيْکَ فِي أُمَّتِکَ وَلَا نَسُوْءُکَ.(١)

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْ عَوَانَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے قرآن کریم میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس قول کی تلاوت فرمائی: ﴿رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ﴾ ’اے میرے ربّ! ان بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے جو شخص میرا پیروکار ہوگا وہ میرے راستہ پر ہے‘۔ اور وہ آیت پڑھی جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول ہے: ﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُکَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ٥﴾ ’اے اللہ! اگر تو اُن کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے تو تُو غالب اور حکمت والا ہے٥‘۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک بلند کیے اور دعا فرمائی: اے اللہ! میری امت، میری امت۔ پھر آپ ﷺ روتے رہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبرائیل! محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ اور ان سے معلوم کرو - حالانکہ آپ کا ربّ سب سے زیادہ جانتا ہے - کہ کون سی چیز آپ کو رُلا رہی ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے معلوم کر کے اللہ تعالیٰ کو خبر دی حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا: اے جبرائیل! محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ آپ کی امت کی بخشش کے معاملہ میں ہم آپ کو راضی کر دیں گے اور آپ کو رنجیدہ خاطر نہیں کریں گے۔

اسے امام مسلم، نسائی، ابوعوانہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣/٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰی مِنْ خَشْيَةِ اللهِ حَتّٰی يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيْلِ اللهِ

٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥٠٥، الرقم/١٠٥٦٧، والترمذي في السنن، كتاب فضائل الجهاد، باب الغبار في سبيل الله، ٤/١٧١، الرقم/١٦٣٣، والنسائي في السنن، كتاب الجهاد، باب فضل من عمل في سبيل الله على قدمه، ٦/١٢، الرقم/٣١٠٨، والحاكم في المستدرك، ٤/٢٨٨، الرقم/٧٦٦٧.

وَدُخَانُ جَهَنَّمَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والا انسان دوزخ میں داخل نہیں ہوگا یہاں تک کہ دودھ، تھن میں واپس چلا جائے (یعنی جس طرح یہ ناممکن ہے اُسی طرح خشیت اِلٰہی میں رونے والا دوزخ میں داخل نہیں ہوگا)۔ نیز اللہ کی راہ میں (کی جانے والی جد و جہد کے نتیجے میں) پہنچنے والی گرد و غبار اور جہنم کا دھواں بھی جمع نہیں ہوسکتے (یعنی جو اللہ کی راہ میں جد و جہد کرتا ہے وہ بھی دوزخ میں داخل نہ ہوگا)۔

اسے امام احمد نے، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔

٤/٦. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا النَّجَاةُ؟ قَالَ: أَمْسِکْ عَلَيْکَ لِسَانَکَ، وَلْيَسَعْکَ بَيْتُکَ، وَابْکِ عَلٰی خَطِيْئَتِکَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت عقبہ بن عامر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نجات کیا ہے؟ (یعنی کیسے ملتی ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی زبان کو (بری باتوں سے) روکے رکھو اور چاہیے کہ تمہارا گھر تم پر کشادہ ہو (یعنی اپنے گھر کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہونے اور خلوت اختیار کرنے کے لیے لازم پکڑو) اور اپنے گناہوں پر (نادم ہوکر) رویا کرو۔

٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٥٩، الرقم/٢٢٢٨٩، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في حفظ اللسان، ٤/٦٠٥، الرقم/٢٤٠٦، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/٢٧٠، الرقم/٧٤١.

اسے امام احمد نے، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٥/٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ، وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيْلِ اللهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حُمَيْدٍ وَالطَّيَالِسِيُّ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷺ روایت کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: دو آنکھوں کو آگ نہیں چھوئے گی: (ایک) وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئی اور (دوسری) وہ آنکھ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات جاگ کر گزاری۔

اسے امام ترمذی، ابن حمید، طیالسی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٦/٨. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَقُوْلُ اللهُ ﷻ: أَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ.

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء في فضل الحرس في سبيل الله، ٤/٩٢، الرقم/١٦٣٩، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤٢٢، الرقم/١٤٤٧، والطيالسي في المسند، ١/٣٢١، الرقم/٢٤٤٣، والحاكم عن أبي هريرة ﷺ في المستدرك، ٢/٩٢، الرقم/٢٤٣٠، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/٢١٢، الرقم/٣٢١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤/١٦، الرقم/٤٢٣٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٤٨، الرقم/٤١٢٥۔

٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب صفة جهنم، باب ما جاء أن للنار نفسين، ٤/٧١٢، الرقم/٢٥٩٤، وأحمد بن حنبل في الزهد/٣٦٩، والحاكم في المستدرك، ١/١٤١، الرقم/٢٣٤، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٤٠٠، الرقم/٨٣٣، والبيهقي في كتاب الاعتقاد/٢٠١۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا: دوزخ میں سے ہر ایسے شخص کو نکال دو جس نے کسی بھی دن (خلوصِ نیت سے) مجھے یاد کیا یا کہیں بھی مجھ سے ڈر گیا۔

اسے امام ترمذی نے، احمد نے ’کتاب الزہد‘ میں اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔

٩- ١٠/٧. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَأَثَرَيْنِ: قَطْرَةُ دُمُوْعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ، وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهْرَقُ فِي سَبِيْلِ اللهِ. وَأَمَّا الْأَثَرَانِ: فَأَثَرٌ فِي سَبِيْلِ اللهِ، وَأَثَرُ فَرِيْضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں: اللہ تعالیٰ کے خوف سے (بہنے والے) آنسوؤں کا قطرہ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہائے جانے والے خون کا قطرہ۔ رہے دو نشان تو ایک (ہے:) اللہ تعالیٰ کی راہ (میں چلنے) کا نشان اور (دوسرا ہے:) اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے کسی فریضہ (کی ادائیگی میں پڑ جانے والا) نشان۔

اسے امام ترمذی، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے اسے حسن غریب کہا ہے۔

٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء في فضل المرابط، ٤/١٩٠، الرقم/١٦٦٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٨، ٢٣٥، الرقم/٧٩١٨، وابن أبي عاصم في كتاب الجهاد، ١/٣٢٣، الرقم/١٠٨، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/١٩٢، الرقم/٢٠٦٧.

(١٠) وَفِي رِوَايَةِ الْحَسَنِ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ جَرْعَةٍ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ جَرْعَةِ غَيْظٍ كَظَمَهَا رَجُلٌ أَوْ جَرْعَةِ صَبْرٍ عَلٰى مُصِيْبَةٍ، وَمَا مِنْ قَطْرَةٍ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ قَطْرَةِ دَمْعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ أَوْ قَطْرَةِ دَمٍ أُهْرِيْقَتْ فِي سَبِيْلِ اللهِ.

رَوَاهُ الْقُضَاعِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ.

ایک روایت میں حضرت حسن ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ غیظ وغضب کا گھونٹ جسے انسان نے پیا ہو یا مصیبت پر صبر کے گھونٹ (کو پیا ہو، ان) سے بڑھ کر کوئی گھونٹ اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی خشیت میں بہے ہوئے (آنسوؤں) کے قطرے یا اللہ تعالیٰ کے راستے میں بہائے گئے خون کے قطرے سے بڑھ کر کوئی قطرہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔

اسے امام قضاعی اور ابن المبارک نے روایت کیا ہے۔

٨/١١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوْعٌ وَإِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ، ثُمَّ تُصِيْبُ شَيْئًا مِنْ حُرِّ وَجْهِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

١٠: أخرجه القضاعي في المسند، ٢/٢٥٦، الرقم/١٣٠٨، وابن المبارك في الزهد/٢٣٥، الرقم/٦٧٢، وذكره الغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/١٦٣۔

١١: أخرجه ابن ماجه في السنن،كتاب الزهد، باب الحزن والبكاء، ٢/١٤٠٤، الرقم/٤١٩٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/١٧، الرقم/٩٧٩٩، وأبونعيم في حلية الأولياء، ٤/٢٦٦۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ **سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان کی آنکھ سے مکھی کے سر کے برابر خوفِ خداوندی کی وجہ سے آنسو بہہ کر اس کے چہرے پر آ گریں گے تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ حرام فرما دے گا۔

اسے امام ابن ماجہ، طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

١٢/٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَالَ اللهُ تعالیٰ: وَعِزَّتِي، لَا أَجْمَعُ عَلٰى عَبْدِي خَوْفَيْنِ وَأَمْنَيْنِ، إِذَا خَافَنِي فِي الدُّنْيَا أَمَّنْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِذَا أَمِنَنِي فِي الدُّنْيَا أَخَفْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت کی قسم! میں اپنے بندے پر دو خوف اور دو امن اکٹھے نہیں کروں گا، اگر وہ مجھ سے دنیا میں خوف رکھے گا تو میں اسے قیامت کے روز امن میں رکھوں گا اور اگر وہ مجھ سے دنیا میں بے خوف رہا تو میں اسے قیامت کے روز خوف میں مبتلا کروں گا۔

اسے امام ابن حبان، ابن المبارک اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٣-١٥/١٠. عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا

١٢: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٢/٤٠٦، الرقم/٦٤٠، وابن المبارك في كتاب الزهد، ١/٥٠، الرقم/١٥٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٨٢، الرقم/٧٧٧، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٣١، الرقم/٥١١٠، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٦١٧، الرقم/٢٤٩٤، وأيضًا في مجمع الزوائد، ١٠/٣٠٨۔

١٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٤١٦، الرقم/١٠٠٣، وأبو يعلى في المعجم، ١/١٨٦، الرقم/٢١٥، وأبو نعيم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما في حلية الأولياء، ٥/٢٠٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١١/١٦٤، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/١٥٩، الرقم/١٩٢٣۔

تَرٰى أَعْيُنُهُمُ النَّارَ: عَيْنٌ حَرَسَتْ فِي سَبِيْلِ اللهِ، وَعَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ، وَعَيْنٌ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

حضرت معاویہ بن حَیدہ ﷺ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین افراد کی آنکھیں دوزخ نہیں دیکھیں گی: ایک آنکھ وہ ہے جس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیا، (دوسری) وہ آنکھ جو اللہ کی خشیت سے روئی اور (تیسری) وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے سے باز رہی۔

اسے امام طبرانی، ابو یعلی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

(١٤) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كُلُّ عَيْنٍ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عَيْنٌ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ وَعَيْنٌ سَهِرَتْ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَعَيْنٌ خَرَجَ مِنْهَا مِثْلُ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُس آنکھ کے علاوہ ہر آنکھ قیامت کے دن رو رہی ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں (کو دیکھنے) سے جھکی رہی اور (دوسری) وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے بیدار رہی اور (تیسری) وہ آنکھ جس سے اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے مکھی کے سر کے برابر آنسو بہہ نکلے۔

اسے امام ابو نعیم اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

١٤: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/٦٣، وابن أبي عاصم في الجهاد، ٢/٤١٨، الرقم/١٤٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٢٥٦، الرقم/٤٧٥٩، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٣، الرقم/٢٩٢٥۔

(١٥) وَفِي رِوَايَةِ زَيْدِ ابْنِ أَرْقَمَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، بِمَ أَتَّقِي النَّارَ؟ قَالَ: بِدُمُوْعِ عَيْنَيْکَ فَإِنَّ عَيْنًا بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ لَا تَمَسُّهَا النَّارُ أَبَدًا.

ذَكَرَهُ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ.

ایک روایت میں حضرت زید بن ارقم ﷺ نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس چیز کے ذریعے میں دوزخ سے بچ سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی آنکھوں کے آنسوؤں کے ذریعے کیونکہ جو آنکھ اللہ تعالیٰ کے خوف سے رو پڑی اسے کبھی (دوزخ کی) آگ نہیں چھوئے گی۔

اسے امام ابن رجب الحنبلی اور منذری نے بیان کیا ہے۔

١١/١٦. عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ ذَكَرَ اللهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةٍ حَتّٰى يُصِيْبَ الْأَرْضَ مِنْ دُمُوْعِهٖ لَمْ يُعَذِّبْهُ اللهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اس کے خوف سے اس کی آنکھیں اس قدر اشک بار ہوئیں کہ زمین تک اس کے آنسو پہنچ گئے تو اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن عذاب نہیں دے گا۔

اسے امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔

١٥: ذكره ابن رجب الحنبلي في التخويف من النار، ١/٤٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١١٤، الرقم/٥٠٣٠۔

١٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/٢٨٩، الرقم/٧٦٦٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/١٧٨، الرقم/١٦٤١، ٦١٧٠، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١١٣، الرقم/٥٠٢٣۔

١٧/١٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿أَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ○ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ○﴾ [النجم، ٥٣/٥٩، ٦٠]، بَكٰى أَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتّٰى جَرَتْ دُمُوْعُهُمْ عَلٰى خُدُوْدِهِمْ، فَلَمَّا سَمِعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَنِيْنَهُمْ بَكٰى مَعَهُمْ، فَبَكَيْنَا بِبُكَائِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللهِ، وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُصِرٌّ عَلٰى مَعْصِيَةٍ وَلَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَجَاءَ اللهُ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالدَّيْلَمِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿أَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ○ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ○﴾ ’پس کیا تم اس کلام سے تعجب کرتے ہو○ اور تم ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو○‘، تو اہل صفہ اس قدر روئے کہ اُن کے آنسو اُن کے رخساروں پر بہہ نکلے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اُن کے رونے کی آواز سنی تو آپ ﷺ بھی ان کے ساتھ رونے لگے اور آپ ﷺ کے رونے کی وجہ سے ہم بھی رونے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا وہ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا اور گناہ پر اصرار کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ اگر تم لوگ گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگ لے آئے گا جو گناہ کریں گے (پھر اپنے گناہوں پر معافی مانگتے ہوئے گریہ وزاری کریں گے) تو اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے گا۔

اسے امام ابن ابی عاصم نے، بیہقی نے مذکورہ الفاظ میں اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

١٨/١٣. عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ النَّاسَ فَبَكٰى

١٧: أخرجه ابن أبي عاصم في الزهد، ١/١٧٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٨٩، الرقم/٧٩٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٤٤٧، الرقم/٥٣٧٣، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١١٤، الرقم/٥٠٢٨۔

١٨: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٩٤، الرقم/٨١٠، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١١٦، الرقم/٥٠٤٣، والعسقلاني في الإصابة، ٦/٥٨٩۔

رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَوْ شَهِدَكُمُ الْيَوْمَ كُلُّ مُؤْمِنٍ عَلَيْهِ مِنَ الذُّنُوْبِ كَأَمْثَالِ الْجِبَالِ الرَّوَاسِيِّ، لَغُفِرَ لَهُمْ بِبُكَاءِ هٰذَا الرَّجُلِ؛ وَذٰلِكَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَبْكِي وَتَدْعُوْ لَهُ، وَتَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، شَفِّعِ الْبَكَّائِيْنَ فِيْمَنْ لَمْ يَبْكِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

حضرت ہیثم بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے خطاب فرمایا تو خطاب کے دوران آپ ﷺ کے سامنے بیٹھا ہوا ایک شخص رو پڑا۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر آج تمہارے درمیان وہ تمام مومن موجود ہوتے جن کے گناہ پہاڑوں کے برابر ہیں تو انہیں اس ایک شخص کے رونے کی وجہ سے بخش دیا جاتا اور یہ اس وجہ سے ہے کہ فرشتے بھی اس کے ساتھ رو رہے ہیں اور عرض کر رہے ہیں: اے اللہ! نہ رونے والوں کے حق میں رونے والوں کی شفاعت قبول فرما۔

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٤/١٩. عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ، ارْزُقْنِي عَيْنَيْنِ هَطَّالَتَيْنِ تَبْكِيَانِ بِذُرُوْفِ الدُّمُوْعِ وَتُشْفِقَانِ مِنْ خَشْيَتِكَ قَبْلَ أَنْ يَّكُوْنَ الدُّمُوْعُ دَمًا وَالْأَضْرَاسُ جَمْرًا.

رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی مبارک دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی تھی: ﴿اَللّٰهُمَّ، ارْزُقْنِي عَيْنَيْنِ هَطَّالَتَيْنِ تَبْكِيَانِ بِذُرُوْفِ الدُّمُوْعِ وَتُشْفِقَانِ مِنْ خَشْيَتِكَ قَبْلَ أَنْ يَّكُوْنَ الدُّمُوْعُ دَمًا وَالْأَضْرَاسُ جَمْرًا﴾ ’اے اللہ! مجھے ایسی آنکھیں عطا فرما جو برسنے والی ہوں اور بہتے آنسوؤں کے ساتھ روئیں اور تیرے عذاب و عتاب سے خوفزدہ ہوں، اس سے قبل کہ آنسو خون بن جائیں اور داڑھیں انگارے (یعنی عذاب میں مبتلا ہونے سے قبل اس

١٩: أخرجه ابن المبارك في الزهد/١٦٥، الرقم/٤٨٠، وأحمد بن حنبل في الزهد/١٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١٩٧/٢، والطبراني في الدعاء/٤٢٩، الرقم/١٤٥٧، وذكره ابن رجب الحنبلي في التخويف من النار، ١٤٨/١.

عذاب کا ڈر اور خوف دل میں پیدا ہو جائے تا کہ آنکھیں آنسوؤں کے ذریعے اس آگ کو بجھا لیں)'۔

اسے امام ابن المبارک نے، احمد نے 'کتاب الزہد' میں اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

رُوِيَ: كَانَ آدَمُ قَدِ اشْتَدَّ بُكَاؤُهُ وَحُزْنُهُ لِمَا كَانَ مِنْ عِظَمِ الْمُصِيْبَةِ حَتّٰى إِنْ كَانَتِ الْمَلَائِكَةُ لَتَحْزَنُ لِحُزْنِهٖ وَتَبْكِي لِبُكَائِهٖ. فَبَكٰى عَلَى الْجَنَّةِ مِائَتَي سَنَةٍ.(١)

ذَكَرَهُ ابْنُ قُدَامَةَ فِي التَّوَّابِيْنَ.

روایت کیا جاتا ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام کی آہ و بکا اور غم وحزن شدت اختیار کر گیا اس مصیبت کی وجہ سے جو بہت بڑی تھی، یہاں تک کہ آپ کے غم اور حزن کی وجہ سے فرشتے بھی غم زدہ ہو جاتے اور آپ کے گریہ کی وجہ سے وہ بھی روتے۔ آپ جنت کے کھو جانے پر دو سو سال تک روتے رہے۔

اسے امام ابن قدامہ نے 'کتاب التوابین' میں بیان کیا ہے۔

عَنِ الإِمَامِ وُهَيْبِ بْنِ الْوَرْدِ قَالَ: لَمَّا عَاتَبَ اللهُ تَعَالٰى نُوْحًا فِي ابْنِهٖ فَأَنْزَلَ عَلَيْهِ ﴿اِنِّیْٓ اَعِظُکَ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ﴾ [هود، ١١/٤٦]. **قَالَ: فَبَكٰى ثَلَاثَمِائَةِ عَامٍ حَتّٰى صَارَ تَحْتَ عَيْنَيْهِ مِثْلُ الْجَدَاوِلِ مِنَ الْبُكَاءِ.**(٢)

(١) ابن قدامة في التوابين/١١۔

(٢) ابن أبي الدنيا في الرقة والبكاء/٣٤٨، الرقم/٣٢٩، وفي العقوبات/١١٩، الرقم/١١٥، وابن قدامة في التوابين/١٢۔

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي الرِّقَّةِ وَالْبُكَاءِ وَذَكَرَهُ ابْنُ قُدَامَةَ فِي التَّوَّابِيْنَ.

امام وہیب بن وَرد بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو ان کے بیٹے کے معاملہ میں عتاب کیا اور ان پر یہ وحی اتاری: ﴿اِنِّیْٓ اَعِظُکَ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ﴾ ’میں تمہیں نصیحت کیے دیتا ہوں کہ کہیں تم نادانوں میں سے (نہ) ہو جانا‘۔ حضرت نوح علیہ السلام تین سو سال روتے رہے یہاں تک کہ رونے کی وجہ سے آپ کی آنکھوں کے نیچے بہتے آنسو کے نشان بن گئے تھے۔

اسے امام ابن ابی دنیا نے ’الرقۃ والبکاء‘ میں روایت کیا ہے اور ابن قدامہ نے ’کتاب التوابین‘ میں بیان کیا ہے۔

عَنِ الإِمَامِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْمُهَاجِرِ، أَنَّ دَاوُدَ النَّبِيَّ عليه السلام كَانَ يُعَاتَبُ فِي كَثْرَةِ الْبُكَاءِ فَقَالَ: ذَرُوْنِي أَبْكِ قَبْلَ يَوْمِ الْبُكَاءِ، قَبْلَ تَحْرِيْقِ الْعِظَامِ وَاشْتِعَالِ اللِّحٰى، قَبْلَ أَنْ يُؤْمَرَ بِي مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُوْنَ اللهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ.(١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ وَابْنُ الْمُبَارَكِ.

امام اسماعیل بن عبد اللہ بن ابی مہاجر سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی داود علیہ السلام پر کثرتِ بکاء کی وجہ سے تنقید کی جاتی تھی۔ آپ فرماتے: رلانے والے دن (یعنی قیامت) سے پہلے، ہڈیوں کے جلائے جانے اور داڑھیوں کی شعلہ زنی سے پہلے مجھے رو لینے دو۔ قبل اس کے کہ ان سخت مزاج اور طاقت ور فرشتوں کو

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد/٦٩، وابن المبارك في الزهد/١٦٦، الرقم/٤٨٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٨٥، وذكره ابن رجب الحنبلي في التخويف من النار/١٤٨۔

میرے متعلق کوئی حکم دیا جائے، جو اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور اس کے حکم کو بجا لاتے ہیں (مجھے رو لینے دو)۔

اسے امام احمد نے 'کتاب الزہد' میں اور عبد اللہ بن المبارک نے روایت کیا ہے۔

وَقَالَ الإِمَامُ الْفُضَيْلُ: بَلَغَنِي أَنَّ دَاوُدَ عليه السلام ذَكَرَ ذَنْبَهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَوَثَبَ صَارِخًا وَاضِعًا يَدَهُ عَلٰى رَأْسِهِ حَتّٰى لَحِقَ بِالْجِبَالِ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ السِّبَاعُ فَقَالَ: ارْجِعُوْا لَا أُرِيْدُكُمْ إِنَّمَا أُرِيْدُ كُلَّ بَكَّاءٍ عَلٰى خَطِيْئَتِهِ فَلَا يَسْتَقْبِلُنِي إِلَّا الْبَكَّاءُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَا خَطِيْئَةٍ فَمَا يَصْنَعُ بِدَاوُدَ الْخَطَّاءِ.(١)

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

امام فضیل فرماتے ہیں: مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک روز حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنی خطا یاد کی، اسی وقت آہ و بکاء کرتے ہوئے اپنا ہاتھ سر پر رکھے تیزی سے اٹھے اور پہاڑوں میں چلے گئے۔ آپ کے پاس درندے اکٹھے ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: تم چلے جاؤ مجھے تم سے کوئی مطلب نہیں مجھ کو وہی چاہیے جو اپنی خطا پر روئے اور میرے سامنے روتا ہی آئے اور جو خطا وار نہیں اس کا داؤد خطا کار کے پاس کوئی کام نہیں۔

اسے امام غزالی نے 'احیاء علوم الدین' میں ذکر کیا ہے۔

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: أَنَّ يُوْنُسَ عليه السلام كَانَ مَعَ نَبِيٍّ مِنْ أَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيْلَ ...... فَانْطَلَقَ بِهِ الْحُوْتُ إِلٰى مَسْكَنِهِ مِنَ الْبَحْرِ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِ إِلٰى قَرَارِ الْأَرْضِ فَطَافَ بِهِ الْبِحَارَ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فَسَمِعَ

---

(١) الغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/١٨٢۔

يُوْنُسُ تَسْبِيْحَ الْحِصٰى وَتَسْبِيْحَ الْحِيْتَانِ. قَالَ: فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيُهَلِّلُ وَيُقَدِّسُ. وَكَانَ يَقُوْلُ فِي دُعَائِهٖ: سَيِّدِي، فِي السَّمَاءِ مَسْكَنُكَ، وَفِي الْأَرْضِ قُدْرَتُكَ وَعَجَائِبُكَ. سَيِّدِي، مِنَ الْجِبَالِ أَهْبَطْتَنِي، وَفِي الْبِلَادِ سَيَّرْتَنِي، وَفِي الظُّلُمَاتِ الثَّلَاثِ حَبَسْتَنِي. إِلٰهِي، سَجَنْتَنِي بِسِجْنٍ لَمْ تَسْجِنْ بِهٖ أَحَدًا قَبْلِي. إِلٰهِي، عَاقَبْتَنِي بِعُقُوْبَةٍ لَمْ تُعَاقِبْ بِهَا أَحَدًا قَبْلِي. فَلَمَّا كَانَ تَمَامُ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَأَصَابَهُ الْغَمُّ فَنَادٰى فِي الظُّلُمَاتِ: ﴿لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ [الأنبياء، ٢١/٨٧]. قَالَ: فَسَمِعَتِ الْمَلَائِكَةُ بُكَاءَهٗ، وَعَرَفُوْا صَوْتَهٗ، وَبَكَتِ الْمَلَائِكَةُ لِبُكَاءِ يُوْنُسَ، وَبَكَتِ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَالْحِيْتَانُ. فَقَالَ الْجَبَّارُ: يَا مَلَائِكَتِي، مَا لِي أَرَاكُمْ تَبْكُوْنَ؟ قَالُوْا: رَبَّنَا، صَوْتٌ ضَعِيْفٌ حَزِيْنٌ نَعْرِفُهٗ فِي مَكَانٍ غَرِيْبٍ. قَالَ: ذٰلِكَ عَبْدِي يُوْنُسُ، عَصَانِي فَحَبَسْتُهٗ فِي بَطْنِ الْحُوْتِ فِي الْبَحْرِ. فَقَالُوْا: يَا رَبِّ، الْعَبْدُ الصَّالِحُ الَّذِيْ كَانَ يَصْعَدُ لَهٗ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ الْكَثِيْرُ.(١)

ذَكَرَهُ ابْنُ قُدَامَةَ فِي التَّوَّابِيْنَ.

حضرت حسن بیان کرتے ہیں کہ حضرت یونس علیہ السلام انبیاء بنی اسرائیل میں سے کسی نبی کے ساتھ تھے۔ ...... مچھلی آپ کو لے کر سمندر میں اپنے ٹھکانے پر گئی، وہاں سے زمین کی نشیبی جگہ پر پہنچی، پھر اس نے آپ کو چالیس دن سمندروں کا چکر لگوایا۔ (اس دوران میں) حضرت یونس علیہ السلام نے کنکریوں اور

(١) ابن قدامة في التوابين/٢٧-٢٨۔

مچھلیوں کی تسبیح سنی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تہلیل اور تقدیس بیان کرنا شروع کر دی اور آپ اپنی دعا میں کہا کرتے تھے: اے میرے آقا! آسمان میں تیرا ٹھکانا ہے، اور زمین میں تیری قدرت اور عجائبات ہیں، اے میرے آقا! تو نے مجھے پہاڑوں سے نیچے اتارا اور ملکوں کی سیر کرائی، اور مجھے تین تاریکیوں میں محبوس رکھا۔ اے میرے اللہ! تو نے مجھے ایسی قید میں رکھا کہ اس سے پہلے کسی کو ایسی قید میں نہیں رکھا، اے میرے اللہ! تو نے مجھے ایسی سزا دی کہ مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی۔ جب پورے چالیس دن ہوگئے اور آپ کو شدید غم پہنچا تو آپ نے تاریکیوں میں ندا دی: ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ﴾ 'تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے، بے شک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھاo'۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ فرشتوں نے آپ کی بکا کو سنا اور آپ کی آواز کو پہچان لیا اور آپ کے رونے کی وجہ سے وہ بھی رو پڑے، اور زمین و آسمان اور مچھلیاں سب رو پڑے۔ رب جبار نے کہا: اے میرے فرشتو! میں تمہیں روتا کیوں دیکھ رہا ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: اے ہمارے رب! ایک کمزور اور غمناک آواز (نے ہمیں رلا دیا ہے) جسے ہم ایک اجنبی جگہ پر محسوس کر رہے ہیں۔ رب تعالیٰ نے فرمایا: یہ میرے بندے یونس کی آواز ہے، اس نے (بظاہر) میری حکم عدولی کی تو میں نے اسے سمندر میں مچھلی کے پیٹ میں قید کر دیا۔ انہوں نے عرض کیا: اے ہمارے رب! یہ تیرا وہ نیک بندہ ہے جس کے شب و روز نیک اعمال کی کثرت کے ساتھ آسمان کی طرف بلند ہوتے تھے۔ (پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کو معاف فرمایا اور انہیں مچھلی کے پیٹ سے رہائی ملی۔)

اسے امام ابن قدامہ نے 'کتاب التوابین' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رضی اللہ عنہ: مَنِ اسْتَطَاعَ أَن يَّبْكِيَ فَلْيَبْكِ،

وَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَتَبَاكَ.(١)

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کا قول ہے کہ جو شخص (خوفِ اِلٰہی میں اپنے گناہوں کی بخشش کے لیے) رو سکے تو اسے چاہیے کہ وہ روئے اور جو ایسا نہ کر سکے تو اُسے چاہیے کہ وہ کم اَز کم رونے والی صورت ہی بنا لے۔

اسے امام غزالی نے 'احیاء علوم الدین' میں ذکر کیا ہے۔

رُوِيَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ ﷺ قَالَ لِطَائِرٍ: لَيْتَنِيْ مِثْلُکَ يَا طَائِرُ، وَلَمْ أُخْلَقْ بَشَرًا.(٢)

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق ﷺ نے ایک پرندے سے کہا: اے پرندے! کاش میں تجھ جیسا ہوتا اور انسان پیدا نہ کیا گیا ہوتا (تو باز پرس سے محفوظ رہتا)۔

اسے امام غزالی نے 'احیاء علوم الدین' میں ذکر کیا ہے۔

إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ كَانَ يَمُرُّ بِالْآيَةِ فِي وِرْدِهٖ فَتَخْنُقُهٗ فَيَبْقٰى فِي الْبَيْتِ أَيَّامًا يُعَادُ يَحْسَبُوْنَهٗ مَرِيْضًا.(٣)

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ.

حضرت عمر بن خطاب ﷺ (خوفِ اِلٰہی یا عذاب کے بیان پر مشتمل) کسی آیت کی تلاوت فرماتے تو آپ کا دم گھٹنے لگتا، چنانچہ کئی کئی دن آپ گھر میں پڑے رہتے، لوگ آپ کو مریض گمان کرتے (اور) آپ کی عیادت کی جاتی۔

(١) الغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/١٦٣۔

(٢) المرجع نفسه، ٤/١٨٣۔

(٣) أحمد بن حنبل في الزهد/١٧٦۔

اسے امام احمد بن حنبل نے 'کتاب الزہد' میں روایت کیا ہے۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدِ الْعَبْدِيِّ قَالَ: خَرَجَ عُمَرُ ﷺ يَعِسَ الْمَدِيْنَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَمَرَّ بِدَارِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَوَافَقَهُ قَائِمًا يُصَلِّي، فَوَقَفَ يَسْمَعُ قِرَاءَتَهُ فَقَرَأَ: ﴿وَالطُّوْرِ۝﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿إِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ۝﴾ [الطور، ٥٢/١-٧]. **قَالَ: قَسَمَ: وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، حَقٌّ، فَنَزَلَ عَنْ حِمَارِهٖ وَاسْتَنَدَ إِلٰى حَائِطٍ، فَمَكَثَ مَلِيًّا، ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى مَنْزِلِهٖ، فَمَرِضَ شَهْرًا، يَعُوْدُهُ النَّاسُ، وَلَا يَدْرُوْنَ مَا مَرَضُهٗ.** (١)

ذَكَرَهُ ابْنُ قُدَامَةَ فِي الرِّقَّةِ.

حضرت جعفر بن زید عبدی بیان کرتے ہیں کہ ایک تاریک رات میں حضرت عمر ﷺ شہر مدینہ میں (گشت کے لیے) نکلے تو مسلمانوں میں سے ایک شخص کے گھر کے پاس سے گزرے۔ آپ ﷺ نے اسے نماز کے دوران حالتِ قیام میں پایا تو اس کی قراءت سننے کے لیے ٹھہر گئے۔ وہ سورۃ الطّور تلاوت کر رہا تھا۔ جب وہ اس آیت کریمہ ﴿إِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ۝﴾ 'بے شک آپ کے رب کا عذاب ضرور واقع ہو کر رہے گا۝' پر پہنچا تو حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! (عذاب کا واقع ہونا) حق ہے۔ آپ اپنے دراز گوش سے اتر گئے اور ایک دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کچھ دیر توقف کیا۔ پھر اپنے گھر واپس آ گئے اور مہینہ بھر بیمار رہے۔ لوگ آپ ﷺ کی عیادت کو آتے رہے مگر کسی کو معلوم نہ تھا کہ آپ کو کیا مرض لاحق ہے۔

اسے امام ابن قدامہ نے 'الرقۃ والبکاء' میں بیان کیا ہے۔

---

(١) ابن قدامة في الرقة والبكاء/٩٢-٩٣، الرقم/٨٠، والغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/١٨٤۔

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عِيسٰى: كَانَ فِي وَجْهِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه خَطَّانِ أَسْوَدَانِ مِنَ الْبُكَاءِ.(١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ.

حضرت عبد اللہ بن عیسیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے چہرہ پر کثرتِ گریہ و بکا (یعنی آنسوگرنے) کی وجہ سے دو سیاہ لکیریں پڑ گئی تھی۔

اسے امام احمد نے 'فضائل الصحابۃ' میں اور ابونعیم نے 'حلیۃ الاولیاء' میں روایت کیا ہے۔

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلّٰى بِنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه صَلَاةَ الْفَجْرِ فَافْتَتَحَ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَرَأَهَا حَتّٰى إِذَا بَلَغَ ﴿وَابْيَضَّتْ عَيْنٰـهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌO﴾ [يوسف، ١٢/٨٤]، بَكٰى حَتّٰى انْقَطَعَ، فَرَكَعَ. قَالَ أَبُوْ عُبَيْدٍ فِي غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ: لَمَّا انْتَهٰى إِلٰى قَوْلِهٖ ﴿اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللهِ﴾ [يوسف، ١٢/٨٦]، بَكٰى حَتّٰى سُمِعَ نَشِيْجُهٗ مِنْ وَرَاءِ الصُّفُوْفِ.(٢)

ذَكَرَهُ ابْنُ قُدَامَةَ فِي الرِّقَّةِ.

حضرت عبید اللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز فجر پڑھائی اور سورہ یوسف شروع کی اور اسے پڑھا یہاں تک کہ جب آپ اس آیت ﴿وَابْيَضَّتْ عَيْنٰـهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌO﴾ 'اور ان کی آنکھیں غم سے سفید ہوگئیں سو وہ غم کو ضبط کیے ہوئے تھےO' پر پہنچے تو رونا

---

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/٢٥٣، الرقم/٣١٨، وأبو نعيم في حلية الأولياء،١/٥١، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٩٣، الرقم/٨٠٦، وذكره ابن الجوزي في صفة الصفوة، ١/٢٨٦۔

(٢) ابن قدامة في الرقة والبكاء/٩٢، الرقم/٧٩، والشاطبي في الاعتصام، ١/٢٧٥۔

شروع کر دیا جب تلاوت ختم ہوئی تو رکوع کیا۔ ابو عبید نے اس حدیث کے علاوہ کسی اور حدیث میں کہا کہ جب آپ اس قول پر پہنچے ﴿اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْٓ اِلَی اللهِ﴾ ’میں تو اپنی پریشانی اورغم کی فریاد صرف اللہ کے حضور کرتا ہوں‘ تو رونے لگے، یہاں تک صفوں کے پیچھے بھی آپ کی ہچکی بندھنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

اسے امام ابن قدامہ نے ’الرقۃ والبکاء‘ میں بیان کیا ہے۔

كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ﷺ يُصَلِّي لَيْلَهُ وَلَا يَهْجَعُ إِلَّا يَسِيْرًا، وَيَقْبِضُ عَلٰى لِحْيَتِهِ، وَيَتَمَلْمَلُ تَمَلْمُلَ السَّلِيْمِ، وَيَبْكِي بُكَاءَ الْحَزِيْنِ حَتّٰى يُصْبِحَ.(١)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

حضرت علی بن ابی طالب ﷺ رات بھر نماز ادا فرماتے اور بہت تھوڑا سا ستاتے۔ آپ اپنی ریش مبارک کو پکڑ لیتے اور مارگزیدہ شخص کی طرح تڑپتے اور انتہائی غمگین آدمی کی طرح روتے رہتے حتیٰ کہ صبح ہو جاتی۔

اسے امام شعرانی نے ’الطبقات الکبریٰ‘ میں بیان کیا ہے۔

قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ ﷺ: لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا تَرَوْنَ بَعْدَ الْمَوْتِ، مَا أَكَلْتُمْ طَعَامًا بِشَهْوَةٍ، وَلَا شَرِبْتُمْ شَرَابًا عَلٰى شَهْوَةٍ، وَلَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا تَسْتَظِلُّوْنَ فِيْهِ، وَلَحَرَصْتُمْ عَلَى الصَّعِيْدِ، تَضْرِبُوْنَ صُدُوْرَكُمْ، وَتَبْكُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِكُمْ. وَلَوَدِدْتُ أَنِّي شَجَرَةٌ تُعْضَدُ ثُمَّ تُؤْكَلُ.(٢)

---

(١) الشعراني في الطبقات الكبرى/٣٤۔

(٢) أحمد بن حنبل في الزهد/٢٠١۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ.

حضرت ابو درداء ﷺ نے فرمایا: اگر تم جان لو جو کچھ تم موت کے بعد دیکھو گے تو تم کبھی بھی رغبت کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ اور نہ ہی چاہت کے ساتھ پیو اور نہ کسی گھر میں سائے کی تلاش میں داخل ہو۔ تم یقیناً زمین (پر لیٹنے) کے شدید خواہش مند ہوتے، تم اپنے سینے پیٹتے اور اپنے آپ پر روتے۔ (فرمایا:) میری خواہش ہے کہ کاش میں ایک درخت ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا اور پھر کھا لیا جاتا (تاکہ حساب سے محفوظ رہتا)۔

اسے امام احمد بن حنبل نے 'کتاب الزہد' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ ﷺ: عَلَيْكُمْ بِالسَّبِيْلِ وَالسُّنَّةِ، فَإِنَّهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ عَبْدٍ عَلَى السَّبِيْلِ وَالسُّنَّةِ ذَكَرَ اللهَ، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ خَشْيَةَ رَبِّهٖ، فَيُعَذِّبُهُ اللهُ أَبَدًا. (١)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ وَالثَّعْلَبِيُّ فِي الْكَشْفِ.

حضرت اُبی بن کعب ﷺ نے فرمایا: تم پر شریعت اور سنت لازم ہے۔ اس دنیا میں جو بھی شخص شریعت اور سنت پر رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اسے عذاب نہیں دے گا۔

اسے امام ابن ابی شیبہ نے، احمد بن حنبل نے 'کتاب الزہد' میں اور ثعلبی نے 'الکشف والبیان' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ أَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيُّ ﷺ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، ابْكُوْا، فَإِنْ لَمْ

---

(١) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٢٢٤، الرقم/٣٥٥٢٦، وأحمد بن حنبل في الزهد/١٩٦-١٩٧، وابن المبارك في الزهد، ١/٢١-٢٢، الرقم/٨٧، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٢٥٣، والثعلبي في الكشف والبيان، ١/٢٥٨، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ٣/٣٧٢۔

تَبْكُوا فَتَبَاكُوا، فَإِنَّ أَهْلَ النَّارِ يَبْكُوْنَ الدُّمُوْعَ حَتّٰى تَنْقَطِعَ ثُمَّ يَبْكُوْنَ الدِّمَاءَ.(١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! (اللہ کے خوف اور محبت میں) رویا کرو، پس اگر تمہیں رونا نہ آئے تو رونے جیسی صورت ہی بنا لو، کیوں کہ اہل دوزخ آنسوؤں کے ساتھ روئیں گے یہاں تک کہ جب آنسو ختم ہو جائیں گے تو پھر خون کے آنسو روئیں گے۔

اسے امام احمد بن حنبل نے 'کتاب الزہد' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما: ابْكُوا، فَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَتَبَاكُوا، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ يَعْلَمُ الْعِلْمَ أَحَدُكُمْ لَصَرَخَ حَتّٰى يَنْقَطِعَ صَوْتُهُ، وَصَلّٰى حَتّٰى يَنْكَسِرَ صُلْبُهُ.(٢)

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رویا کرو اور اگر رو نہ سکو تو رونے والی صورت ہی بنا لو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی حقیقتِ اَمر جان لے تو اتنا چیخے کہ اُس کی آواز بند ہو جائے اور اتنی نماز پڑھے کہ اُس کی کمر ٹوٹ جائے۔

اسے امام غزالی نے 'اِحیاء علوم الدین' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: لَأَنْ أَدْمَعَ دَمْعَةً مِنْ خَشْيَةِ اللهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِأَلْفِ دِيْنَارٍ.(٣)

---

(١) أحمد بن حنبل في الزهد/٢٩٢۔

(٢) الغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/١٦٣۔

(٣) المرجع نفسه، ٤/١٦٤۔

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ کے خوف سے میری آنکھوں سے آنسو کا ایک قطرہ گرنا میرے نزدیک ہزار دینار صدقہ کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

اسے امام غزالی نے 'اِحیاء علوم الدین' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ حُذَيْفَةُ رضی اللہ عنہ: بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَّخْشَى اللهَ عزوجل، وَبِحَسْبِهٖ مِنَ الْكَذِبِ أَنْ يَّقُوْلَ: أَسْتَغْفِرُ اللهَ، ثُمَّ يَعُوْدُ. (۱)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی کو علم کی اتنی بات ہی کافی ہے کہ وہ (دل میں) اللہ تعالیٰ کی خشیت رکھتا ہو اور آدمی کو جھوٹ کی اتنی بات کافی ہے کہ وہ 'استغفر اللہ' کہہ کر پھر (اُسی گناہ کی طرف) لوٹ آئے (یعنی جس گناہ سے اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کی اسے دوبارہ کرنا شروع کر دے)۔

اسے امام ابن ابی شیبہ اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ الْجَسْرِيُّ: أَنَّ رَجُلًا انْطَلَقَ إِلٰى أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ: أَوْصِنِيْ فَإِنِّيْ غَازٍ. فَقَالَ لَهُ: اِتَّقِ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ حَتّٰى تَلْقَاهُ، وَعُدَّ نَفْسَكَ فِي الْأَمْوَاتِ، وَلَا تَعُدَّهَا فِي الْأَحْيَاءِ. وَإِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ. (۲)

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ.

امام ابو عبد اللہ الجسری بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ

(۱) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۱۳۹، الرقم/۳٤۷۹۹، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۲۸۱، وأبو خيثمة في كتاب العلم/۹، الرقم/۱٤۔

(۲) أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد/۲۰۷۔

کے پاس گیا، انہیں سلام کیا اور عرض کیا کہ مجھے کوئی وصیت فرمائیں کیونکہ میں غزوہ کے لیے جا رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے یوں ڈرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو یہاں تک کہ تم اس سے جا ملو۔ اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو اور خود کو زندوں میں شمار نہ کرو اور مظلوم کی بددعا سے بچتے رہو۔

اسے امام احمد بن حنبل نے 'کتاب الزہد' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ ﷺ: لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ رَمَادًا، تَسْفِيْنِي الرِّيْحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ خَبِيْثٍ.(١)

رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ فِي الزُّهْدِ.

حضرت عمران بن حصین ﷺ **نے فرمایا**: کاش میں راکھ ہوتا کہ ہوا مجھے شدید آندھی والے دن اڑاتی پھرتی۔

اسے امام ابن المبارک نے 'کتاب الزہد' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ كَعْبُ الْأَحْبَارُ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَأَنْ أَبْكِيَ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ حَتّٰى تَسِيْلَ دُمُوْعِي عَلٰى وَجْنَتِي، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِجَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ.(٢)

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

حضرت کعب احبار فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! میرا خدا کے خوف سے اس قدر رونا کہ میرے رخسار پر آنسو بہہ نکلیں مجھے سونے کا ایک پہاڑ خیرات کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔

اسے امام غزالی نے 'اِحیاء علوم الدین' میں بیان کیا ہے۔

---

(١) أخرجه ابن المبارك في الزهد/١٠٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٥/٤٨٢۔

(٢) الغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/١٦٤۔

قَالَ الإِمَامُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْأَشْعَثِ: سَمِعْتُ فُضَيْلاً لَيْلَةً وَهُوَ يَقْرَأُ سُوْرَةَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَيَبْكِي، وَيُرَدِّدُ هٰذِهِ الآيَةَ ﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ لا وَنَبْلُوَاْ اَخْبَارَكُمْ﴾ [محمد، ٤٧/٣١]، **وَجَعَلَ يَقُوْلُ: وَنَبْلُو أَخْبَارَكُمْ. وَيُرَدِّدُ وَيَقُوْلُ: وَتَبْلُو أَخْبَارَنَا، إِنْ بَلَوْتَ أَخْبَارَنَا فَضَحْتَنَا وَهَتَكْتَ أَسْتَارَنَا. إِنْ بَلَوْتَ أَخْبَارَنَا أَهْلَكْتَنَا وَعَذَّبْتَنَا.** (١)

ذَكَرَهُ ابْنُ قُدَامَةَ فِي التَّوَّابِيْنَ.

امام ابراہیم بن اشعث بیان کرتے ہیں: *ایک رات میں نے امام فضیل بن عیاض کو سنا کہ وہ سورہ محمد پڑھ رہے ہیں اور رو رہے ہیں اور بار بار یہ آیت تلاوت کر رہے ہیں:* ﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ لا وَنَبْلُوَاْ اَخْبَارَكُمْ﴾ *’اور ہم ضرور تمہاری آزمائش کریں گے یہاں تک کہ تم میں سے (ثابت قدمی کے ساتھ) جہاد کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کو (بھی) ظاہر کر دیں اور تمہاری (منافقانہ بزدلی کی مخفی) خبریں (بھی) ظاہر کر دیں٥‘۔ اور پھر (حضرت فضیل) کہنے لگتے ہیں: اور ہم تمہاری خبروں کو ظاہر کریں گے۔ اور بار بار دہراتے اور کہتے: اے اللہ! تو ہماری خبروں کو ظاہر کرے گا، اگر تو نے ہماری خبروں کو ظاہر کر دیا تو تو ہمیں رسوا کر دے گا اور ہمارے پردے چاک کر دے گا، اگر تو نے ہماری خبروں کو ظاہر کر دیا تو تو ہمیں ہلاک کر دے گا اور ہمیں عذاب دے گا۔*

اسے امام ابن قدامہ نے ’کتاب التوابین‘ میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْفُضَيْلُ: طُوْبٰى لِمَنِ اسْتَوْحَشَ مِنَ النَّاسِ، وَأَنِسَ بِرَبِّهٖ، وَبَكٰى عَلٰى خَطِيْئَتِهٖ. (٢)

---

(١) ابن قدامة في التوابين/٢٠٨۔

(٢) السُّلمي في طبقات الصّوفية/١٤۔

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا: مبارکباد ہو اس شخص کو جسے لوگوں سے وحشت اور اپنے مولیٰ سے اُنس ہو اور جو اپنے گناہوں پر (ندامت کے) آنسو بہائے۔

اسے امام سلمی نے 'طبقات الصوفیۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ: خَمْسٌ مِنْ عَلَامَاتِ الشِّقَاءِ: الْقَسْوَةُ فِي الْقَلْبِ، وَجُمُوْدُ الْعَيْنِ، وَقِلَّةُ الْحَيَاءِ، وَالرَّغْبَةُ فِي الدُّنْيَا، وَطُوْلُ الْأَمَلِ. (١)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ.

امام فضیل بن عیاض نے فرمایا: پانچ چیزیں بدبختی کی علامتوں میں سے ہیں: دل کی سختی، آنکھ کا آنسو نہ بہانا، قلّتِ حیاء، دنیا کی چاہت اور لمبی امید۔

اسے امام بیہقی نے 'شعب الایمان' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ: كَانَ يُكْرَهُ أَنْ يُرِيَ الرَّجُلُ مِنَ الْخُشُوْعِ أَكْثَرَ مِمَّا فِيْ قَلْبِهِ. (٢)

ذَكَرَهُ ابْنُ الْقَيِّمِ فِي الْمَدَارِجِ.

امام فضیل بن عیاض نے فرمایا: یہ چیز مکروہ سمجھی جاتی تھی کہ انسان اس سے زیادہ خشوع ظاہر کرے جتنا اس کے دل میں ہے۔

اسے علامہ ابن القیم نے 'مدارج السالکین' میں بیان کیا ہے۔

---

(١) أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٦/١٤٨، الرقم/٧٧٤٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٨/٤١٦۔

(٢) ابن القيم الجوزية في مدارج السالكين، ١/٣٨٩۔

قَالَ الإِمَامُ الْجُنَيْدُ: اَلْخُشُوْعُ تَذَلُّلُ الْقُلُوْبِ لِعَلَّامِ الْغُيُوْبِ.(١)

ذَكَرَهُ ابْنُ الْقَيِّمِ فِي الْمَدَارِجِ.

امام جنید بغدادی نے فرمایا: علّام الغیوب (یعنی چھپے ہوئے رازوں کو جاننے والے) کے لیے دلوں کا عاجزی اختیار کرنا خشوع ہے۔

اسے علامہ ابن القیم نے 'مدارج السالکین' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ السَّرِيُّ السَّقَطِيُّ: أَحْسَنُ الْأَشْيَاءِ خَمْسَةٌ: اَلْبُكَاءُ عَلَى الذُّنُوْبِ، وَإِصْلَاحُ الْعُيُوْبِ، وَطَاعَةُ عَلَّامِ الْغُيُوْبِ، وَجَلَاءُ الرَّيْنِ مِنَ الْقُلُوْبِ، وَأَلَّا تَكُوْنَ لِكُلِّ مَا تَهْوٰى رَكُوْبٌ.(٢)

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام السری السقطی نے فرمایا: عمدہ ترین چیزیں پانچ ہیں: گناہوں پر رونا، عیبوں کی اصلاح کرنا، غیبوں کو خوب جاننے والے کی اطاعت کرنا، دلوں کا زنگ دور کرنا اور خواہشاتِ نفسانی کو اپنے اوپر غالب نہ آنے دینا۔

اسے امام سلمی نے 'طبقات الصوفیۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ السَّرِيُّ السَّقَطِيُّ: وَدِدْتُ أَنَّ حُزْنَ كُلِّ النَّاسِ أُلْقِيَ عَلَيَّ.(٣)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام السری السقطی نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ تمام لوگوں کا غم مجھ پر ڈال

---

(١) ابن قيم الجوزية في مدارج السالكين، ١/٣٨٨۔

(٢) السُّلمي في طبقات الصّوفية/٥٤۔

(٣) القشيري في الرسالة/١٣٩۔

دیا جائے۔

اسے امام قشیری نے ’الرسالۃ‘ میں روایت کیا ہے۔

كَانَ الإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ إِذَا بَكٰى مَسَحَ وَجْهَهٗ وَلِحْيَتَهٗ بِدُمُوْعِهٖ وَيَقُوْلُ: بَلَغَنِي أَنَّ النَّارَ لَا تَأْكُلُ مَوضِعًا مَسَّتْهُ الدُّمُوْعُ.(۱)

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

امام محمد بن منکدر جب روتے تو اپنے چہرے اور ریش پر آنسومل لیتے اور فرماتے کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ جس جگہ آنسو لگیں گے اسے آتش دوزخ نہ جلائے گی۔

اسے امام غزالی نے ’اِحیاء علوم الدین‘ میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: لَوْ أَنَّ مَحْزُوْنًا بَكٰى فِيْ أُمَّةٍ لَرَحِمَ اللهُ تَعَالٰى تِلْكَ الْأُمَّةَ بِبُكَائِهٖ.(۲)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام سفیان بن عیینہ نے فرمایا: اگر کسی اُمت (قوم) میں کوئی بھی غمزدہ روئے تو اللہ تعالیٰ اس کے رونے کی وجہ سے اس امت (قوم) پر رحم فرماتا ہے۔

اسے امام قشیری نے ’الرسالۃ‘ میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ عَمْرٌو: إِذَا كَانَ أَنِيْنُ الْعَبْدِ إِلٰى رَبِّهٖ ﷻ فَلَيْسَ بِشَكْوٰى وَلَا جَزَعٍ.(۳)

---

(۱) الغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/ ١٦٣۔

(۲) القشيري في الرسالة/ ١٣٩۔

(۳) السّلمي في طبقات الصّوفية/ ٢٠٣۔

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام عمرو بن عثمان مکی نے فرمایا: جب بندے کی گریہ و زاری اپنے رب کی بارگاہ میں ہوتو یہ نہ تو شکوہ ہے اور نہ ہی گھبراہٹ۔

اسے امام سلمی نے 'طبقات الصوفیۃ' میں روایت کیا ہے۔

عَنِ الإِمَامِ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ: سُئِلَ بَعْضُهُمْ: بِمَاذَا يُسْتَدَلُّ عَلٰى حُزْنِ الرَّجُلِ؟ فَأَجَابَ: بِكَثْرَةِ أَنِينِهٖ.(١)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام قشیری بیان کرتے ہیں: ایک مردِ باصفا سے پوچھا گیا کہ کسی کے غم کا کیسے پتہ چل سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اس کے کثرت سے آہ و زاری کرنے سے۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

عَنْ سَرَّارٍ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ عَطَاءً إِلَّا وَعَيْنَاهُ تَفِيضَانِ. قَالَ: وَمَا كُنْتُ أُشَبِّهُ عَطَاءً إِذَا رَأَيْتُهُ إِلَّا بِالْمَرْأَةِ الثَّكْلٰى. قَالَ: وَكَأَنَّ عَطَاءً لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا.(٢)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي الرِّقَّةِ.

سرّار بیان کرتے ہیں: میں نے جب بھی امام عطاء کو دیکھا تو ان کی آنکھیں آنسو بہا رہی ہوتیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں جب عطاء کو دیکھتا تھا تو اسے اس عورت سے تشبیہ دیتا تھا جس کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایسا لگتا تھا کہ عطاء اہل دنیا میں سے نہ تھے۔

---

(١) القشيري في الرسالة/١٣٩۔

(٢) أخرجه ابن أبي الدنيا في الرقة والبكاء/٢٧١، الرقم/٢٥٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٢٢٠، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ٣/٣٣٠۔

اسے امام ابن ابی دنیا نے ’الرقۃ والبکاء‘ میں روایت کیا ہے۔

عَنْ صَالِحِ الْمُرِّيِّ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ السُّلَمِيِّ: مَا تَشْتَهِي؟ فَبَكٰى. فَقَالَ: أَشْتَهِي وَاللهِ، يَا أَبَا بِشْرٍ، أَنْ أَكُوْنَ رَمَادًا لَا يَجْتَمِعُ مِنْهُ سَفُّهُ أَبَدًا فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ، قَالَ صَالِحٌ: فَأَبْكَانِي وَاللهِ، وَعَلِمْتُ أَنَّهُ إِنَّمَا أَرَادَ النَّجَاةَ مِنْ عُسْرِ يَوْمِ الْحِسَابِ. (١)

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي الْمُتَمَنِّيْنَ.

حضرت صالح المری بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے امام عطا السلمی سے پوچھا: آپ کیا چاہتے ہیں؟ تو وہ رو پڑے اور فرمایا: اے ابو بشر! بخدا! میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ میں راکھ ہو جاؤں جس کے ذرات بھی دنیا اور آخرت میں کسی جگہ اکٹھے نہ کیے جائیں۔ حضرت صالح بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ان کی اس بات نے مجھے رُلا دیا اور میں جان گیا کہ اس بات سے ان کا مقصد یہ ہے کہ وہ یومِ حساب کی سختی سے نجات چاہتے ہیں۔

اسے امام ابو نعیم نے ’حلیۃ الاولیاء‘ میں اور ابن ابی دنیا نے ’کتاب المتمنین‘ میں روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى عَطَاءٍ السُّلَمِيِّ فِي مَرْضَةٍ مَرِضَهَا، فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، فَأَفَاقَ، فَرَفَعَ أَصْحَابُهُ أَيْدِيَهُمْ يَدْعُوْنَ لَهُ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا عُبَيْدَةَ، مُرْهُمْ فَلْيُمْسِكُوْا عَنِّي. فَوَاللهِ، لَوَدِدْتُ أَنَّ رُوْحِي تُرَدَّدُ بَيْنَ لَهَاتِي وَحُنْجَرَتِي إِلٰى

---

(١) أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٢٢٤، وابن أبي الدنيا في المتمنين/٤٩-٥٠، الرقم/٦٧، وأيضاً في الرقة والبكاء/٢٧٢، الرقم/٢٥٦، وذكره ابن الجوزي في صفة الصفوة، ٣/٣٣٠.

يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَخَافَةَ أَنْ تُخْرَجَ إِلَى النَّارِ. قَالَ: ثُمَّ بَكٰى. قَالَ عَبْدُ الْوَاحِدِ: فَأَبْكَانِي، وَاللهِ، فَرَقًا مِمَّا يُهْجَمُ عَلَيْهِ بَعْدَ الْمَوْتِ.(١)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي الْمُحْتَضَرِيْنَ.

عبد الواحد بن زید بیان کرتے ہیں کہ ہم عطاء سلمی کے پاس ان کی بیماری کے دوران (عیادت کے لیے) حاضر ہوئے تو وہ بے ہوش ہوگئے۔ کچھ دیر بعد ہوش میں آئے تو ان کے اصحاب نے ان کی خاطر دعا کے لیے ہاتھ اٹھا لیے، آپ نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا: اے ابو عبیدہ! انہیں حکم دو کہ میرے لیے دعا کرنے سے رک جائیں۔ اللہ کی قسم! میری خواہش ہے کہ میری روح میرے تالو اور حلق کے درمیان روزِ قیامت تک اٹکی رہے اس ڈر سے کہ اسے نکال کر دوزخ کی طرف نہ لے جایا جائے۔ پھر آپ رو دیئے۔ عبد الواحد نے کہا: اللہ کی قسم! موت کے بعد کی سختی سے ان کے خوفزدہ ہونے نے مجھے بھی رلا دیا ہے۔

اسے امام ابن ابی دنیا نے 'کتاب المحتضرین' میں روایت کیا ہے۔

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: رَأَيْتُ عَطَاءَ السُّلَمِيَّ كَالشَّنِّ الْبَالِي. وَكُنْتُ إِذَا رَأَيْتُ عَطَاءً كَأَنَّهُ رَجُلٌ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا. وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ: أَمَا تَرٰى عَطَاءً بَكٰى اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يُفِيْقُ.(٢)

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ.

---

(١) أخرجه ابن أبي الدنيا في المحتضرين/١٥١، الرقم/٢٠٣، وذكره ابن قدامة في الرقة والبكاء/١٩٥، الرقم/٢١٦۔

(٢) أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٢٢١، وذكره ابن قدامة في الرقة والبكاء/١٩٦، الرقم/٢١٨۔

علاء بن محمد سے مروی ہے: میں نے امام عطا سلمی کو دیکھا کہ (مسلسل رونے کی وجہ سے) وہ ایک پرانے مشکیزہ کی طرح ہوگئے ہیں (جس سے ہر وقت پانی ٹپکتا رہتا ہے)، اور میں جب عطا کو دیکھتا تو لگتا کہ گویا وہ اہل دنیا میں سے ہی نہیں ہیں۔ میں ایک دفعہ ان کے پاس حاضر ہوا تو ان کی بیوی نے کہا: کیا تو نے عطاء کو نہیں دیکھا جو دن رات روتے ہیں اور انہیں افاقہ نہیں ہوتا۔

اسے امام ابونعیم نے ’حلیۃ الاولیاء‘ میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْجِيْلَانِيُّ: تُوْبُوْا، اِبْكُوْ بَيْنَ يَدَيْهِ، ذُلُّوْا لَهُ بِدُمُوْعِ أَعْيُنِكُمْ وَقُلُوْبِكُمْ. الْبُكَاءُ عِبَادَةٌ.(١)

امام عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں: توبہ کرو، اس کے سامنے روؤ، آنکھوں اور دل کے آنسوؤں سے اس کے سامنے عاجزی کرو۔ رونا عبادت ہے۔

قَالَ ابْنُ الْقَيِّمِ الْجَوْزِيَّةُ: قِيْلَ: الْخُشُوْعُ خُمُوْدُ نِيْرَانِ الشَّهْوَةِ، وَسُكُوْنُ دُخَانِ الصُّدُوْرِ، وَإِشْرَاقُ نُوْرِ التَّعْظِيْمِ فِي الْقَلْبِ.(٢)

علامہ ابن القیم الجوزیۃ بیان کرتے ہیں کہ کہا گیا ہے: چاہتوں کی آگ کا بجھ جانا، (دنیاوی لذات کے لیے) سینوں میں موجزن محبتیں ختم کردینا اور(ان کی جگہ) قلب میں نورِ تعظیم کو روشن کرنا ہی خشوع ہے۔

اسے علامہ ابن القیم نے ’مدارج السالکین‘ میں بیان کیا ہے۔

---

(١) عبد القادر الجيلاني في الفتح الرباني/٢١٧۔

(٢) ابن القيم الجوزية في مدارج السالكين، ١/٣٨٨۔

بَابٌ فِي التَّوْبَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ

﴿توبہ و اِستغفار کا بیان﴾

اَلْقُرْآن

(۱) اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ لا اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَo اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ج وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُo

(البقرة، ۲/۱۵۹-۱۶۰)

بے شک جو لوگ ہماری نازل کردہ کھلی نشانیوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں اس کے بعد کہ ہم نے اسے لوگوں کے لیے (اپنی) کتاب میں واضح کر دیا ہے تو انہی لوگوں پر اللہ لعنت بھیجتا ہے (یعنی انہیں اپنی رحمت سے دور کرتا ہے) اور لعنت بھیجنے والے بھی ان پر لعنت بھیجتے ہیںo مگر جو لوگ توبہ کر لیں اور (اپنی) اصلاح کر لیں اور (حق کو) ظاہر کر دیں تو میں (بھی) انہیں معاف فرما دوں گا، اور میں بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہوںo

(۲) اِنَّ اللهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَo (البقرة، ۲/۲۲۲)

بے شک اللہ بہت توبہ کرنیوالوں سے محبت فرماتا ہے اور خوب پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت فرماتا ہےo

(۳) قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللهِ ط وَاللهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِo اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِo

اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَ الْقٰنِتِيْنَ وَ الْمُنْفِقِيْنَ وَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِo

(آل عمران، ۳/۱۵-۱۷)

(اے حبیب!) آپ فرما دیں: کیا میں تمہیں ان سب سے بہترین چیز کی خبر دوں؟ (ہاں) پرہیزگاروں کے لیے ان کے رب کے پاس (ایسی) جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے (ان کے لیے) پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور (سب سے بڑی بات یہ کہ) اللہ کی طرف سے خوشنودی نصیب ہوگی، اور اللہ بندوں کو خوب دیکھنے والا ہےo (یہ وہ لوگ ہیں) جو کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم یقیناً ایمان لے آئے ہیں سو ہمارے گناہ معاف فرما دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لےo (یہ لوگ) صبر کرنے والے ہیں اور قول و عمل میں سچائی والے ہیں اور ادب و اطاعت میں جھکنے والے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے ہیں اور رات کے پچھلے پہر (اٹھ کر) اللہ سے معافی مانگنے والے ہیںo

(٤) وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ قف وَ مَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللهُ قف وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَo

(آل عمران، ۳/۱۳۵)

اور (یہ) ایسے لوگ ہیں کہ جب کوئی برائی کر بیٹھتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں، اور اللہ کے سوا گناہوں کی بخشش کون کرتا ہے، اور پھر جو گناہ وہ کر بیٹھے تھے ان پر جان بوجھ کر اصرار بھی نہیں کرتےo

(٥) اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللهُ عَلَيْهِمْ ط وَكَانَ اللهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًاo وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ج حَتّٰى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْئٰنَ وَلَاالَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ط اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًاo

(النساء، ٤/١٧-١٨)

اللہ نے صرف انہی لوگوں کی توبہ قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے جو نادانی کے باعث برائی

کر بیٹھیں پھر جلد ہی توبہ کر لیں پس اللہ ایسے لوگوں پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرمائے گا، اور اللہ بڑے علم بڑی حکمت والا ہےo اور ایسے لوگوں کے لیے توبہ (کی قبولیت) نہیں ہے جو گناہ کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ ان میں سے کسی کے سامنے موت آ پہنچے تو (اس وقت) کہے کہ میں اب توبہ کرتا ہوں اور نہ ہی ایسے لوگوں کے لیے ہے جو کفر کی حالت پر مریں، ان کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہےo

(٦) وَلَوُ اَنَّهُمُ اِذُ ظَّلَمُوٓا اَنۡفُسَهُمُ جَآءُوكَ فَاسۡتَغۡفَرُوا اللهَ وَاسۡتَغۡفَرَ لَهُمُ الرَّسُوۡلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِيۡمًاo (النساء، ٤/٦٤)

اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اوراللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتےo

(٧) وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا اَوۡ يَظۡلِمۡ نَفۡسَهٗ ثُمَّ يَسۡتَغۡفِرِ اللهَ يَجِدِ اللهَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًاo (النساء، ٤/١١٠)

اور جو کوئی برا کام کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش طلب کرے وہ اللہ کو بڑا بخشنے والا نہایت مہربان پائے گاo

(٨) اِنَّ الۡمُنٰفِقِيۡنَ فِى الدَّرۡكِ الۡاَسۡفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنۡ تَجِدَ لَهُمۡ نَصِيۡرًاo اِلَّا الَّذِيۡنَ تَابُوۡا وَاَصۡلَحُوۡا وَاعۡتَصَمُوۡا بِاللهِ وَاَخۡلَصُوۡا دِيۡنَهُمۡ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ؕ وَسَوۡفَ يُؤۡتِ اللهُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَجۡرًا عَظِيۡمًاo مَا يَفۡعَلُ اللهُ بِعَذَابِكُمۡ اِنۡ شَكَرۡتُمۡ وَاٰمَنۡتُمۡ ؕ وَكَانَ اللهُ شَاكِرًا عَلِيۡمًاo (النساء، ٤/١٤٥-١٤٧)

بے شک منافق لوگ دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے اور آپ ان کے لیے ہرگز کوئی مددگار نہ پائیں گےo مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کر لی وہ سنور گئے اورانہوں نے اللہ سے مضبوط تعلق جوڑ لیا اور انہوں نے اپنا دین اللہ کے لیے خالص کر لیا تو یہ مومنوں کی سنگت میں

ہوں گے اور عنقریب اللہ مومنوں کو عظیم اجر عطا فرمائے گاo اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم شکر گزار بن جاؤ اور ایمان لے آؤ، اور اللہ (ہر حق کا) قدرشناس ہے (ہر عمل کا) خوب جاننے والا ہےo

(۹) اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الاَرْضِ ط ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌo اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ج فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌo

(المائدة، ٥/٣٣-٣٤)

بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد انگیزی کرتے پھرتے ہیں (یعنی مسلمانوں میں خوں ریزی، رہزنی، ڈاکہ زنی، دہشت گردی اور قتلِ عام کے مرتکب ہوتے ہیں) ان کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کیے جائیں یا پھانسی دیے جائیں یا ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹے جائیں یا (وطن کی) زمین (میں چلنے پھرنے) سے دور (یعنی ملک بدر یا قید) کر دیے جائیں۔ یہ (تو) ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لیے آخرت میں (بھی) بڑا عذاب ہےo مگر جن لوگوں نے، قبل اس کے کہ تم ان پر قابو پا جاؤ، توبہ کرلی سو جان لو کہ اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہےo

(١٠) فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ط اِنَّ اللهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌo

(المائدة، ٥/٣٩)

پھر جو شخص اپنے (اس) ظلم کے بعد توبہ اور اصلاح کرلے تو بے شک اللہ اس پر رحمت کے ساتھ رجوع فرمانے والا ہے۔ یقیناً اللہ بڑا بخشنے والا بہت رحم فرمانے والا ہےo

(١١) لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ط وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌo اَفَلَا

يَتُوبُوْنَ اِلَى اللهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ط وَاللهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○ (المائدة، ٥/٧٣-٧٤)

بے شک ایسے لوگ (بھی) کافر ہو گئے ہیں جنہوں نے کہا کہ اللہ تین (معبودوں) میں سے تیسرا ہے، حالاں کہ معبودِ یکتا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اگر وہ ان (بیہودہ باتوں) سے جو وہ کہہ رہے ہیں باز نہ آئے تو ان میں سے کافروں کو درد ناک عذاب ضرور پہنچے گا○ کیا یہ لوگ اللہ کی بارگاہ میں رجوع نہیں کرتے اور اس سے مغفرت طلب (نہیں) کرتے، حالاں کہ اللہ بڑا بخشنے والا بہت رحم فرمانے والا ہے○

(١٢) وَاِذَا جَآءَکَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْکُمْ کَتَبَ رَبُّکُمْ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ لا اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْکُمْ سُوْٓءًا م بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ م بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○ (الأنعام، ٦/٥٤)

اور جب آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو آپ (ان سے شفقتاً) فرمائیں کہ تم پر سلام ہو تمہارے رب نے اپنی ذات (کے ذمّہ کرم) پر رحمت لازم کرلی ہے۔ سو تم میں سے جو شخص نادانی سے کوئی برائی کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرلے اور (اپنی) اصلاح کرلے تو بے شک وہ بڑا بخشنے والا بہت رحم فرمانے والا ہے○

(١٣) وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ م بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا اِنَّ رَبَّکَ مِنْ م بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○ (الأعراف، ٧/١٥٣)

اور جن لوگوں نے برے کام کیے پھر اس کے بعد توبہ کرلی اور ایمان لے آئے (تو) بے شک آپ کا رب اس کے بعد بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے○

(١٤) وَمَا کَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ط وَمَا کَانَ اللهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ○ (الأنفال، ٨/٣٣)

اور (درحقیقت بات یہ ہے کہ) اللہ کی یہ شان نہیں کہ ان پر عذاب فرمائے درآنحالیکہ (اے حبیبِ مکرّم!) آپ بھی ان میں (موجود) ہوں، اور نہ ہی اللہ ایسی حالت میں ان پر عذاب

فرمانے والا ہے کہ وہ (اس سے) مغفرت طلب کر رہے ہوں٥

(۱۵) اَلَمۡ يَعۡلَمُوۡٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقۡبَلُ التَّوۡبَةَ عَنۡ عِبَادِهٖ وَيَاۡخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ٥ (االتوبة، ۹/۱۰۴)

کیا وہ نہیں جانتے کہ بے شک اللہ ہی تو اپنے بندوں سے (ان کی) توبہ قبول فرماتا ہے اور صدقات (یعنی زکوٰۃ و خیرات اپنے دستِ قدرت سے) وصول فرماتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی بڑا توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان ہے؟٥

(۱۶) اَلتَّآئِبُوۡنَ الۡعٰبِدُوۡنَ الۡحٰمِدُوۡنَ السَّآئِحُوۡنَ الرّٰكِعُوۡنَ السّٰجِدُوۡنَ الۡاٰمِرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَالنَّاهُوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَالۡحٰفِظُوۡنَ لِحُدُوۡدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ٥ (االتوبة، ۹/۱۱۲)

(یہ مومنین جنہوں نے اللہ سے اُخروی سودا کر لیا ہے) توبہ کرنے والے، عبادت گذار، (اللہ کی) حمد و ثنا کرنے والے، دنیوی لذتوں سے کنارہ کش روزہ دار، (خشوع وخضوع سے) رکوع کرنے والے، (قربِ الٰہی کی خاطر) سجود کرنے والے، نیکی کا حکم کرنے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی (مقرر کردہ) حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں، اور ان اہلِ ایمان کو خوشخبری سنا دیجیے٥

(۱۷) وَاَنِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡٓا اِلَيۡهِ يُمَتِّعۡكُمۡ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ يُؤۡتِ كُلَّ ذِىۡ فَضۡلٍ فَضۡلَهٗ. (هود، ۱۱/۳)

اور یہ کہ تم اپنے رب سے مغفرت طلب کرو پھر تم اس کے حضور (صدق دل سے) توبہ کرو وہ تمہیں وقتِ معین تک اچھی متاع سے لطف اندوز رکھے گا اور ہر فضیلت والے کو اس کی فضیلت کی جزا دے گا (یعنی اس کے اعمال و ریاضت کی کثرت کے مطابق اجر و درجات عطا فرمائے گا)۔

(۱۸) وَيٰـقَوۡمِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡٓا اِلَيۡهِ يُرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَيۡكُمۡ مِّدۡرَارًا

وَّ يَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ○ (هود، ١١/٥٢)

اور اے لوگو! تم اپنے رب سے (گناہوں کی) بخشش مانگو پھر اس کی جناب میں (صدقِ دل سے) رجوع کرو، وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش بھیجے گا اور تمہاری قوت پر قوت بڑھائے گا اور تم مجرم بنتے ہوئے اس سے روگردانی نہ کرنا○

(١٩) ثُمَّ اِنَّ رَبَّکَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ وَاَصْلَحُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّکَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○ (النحل، ١٦/١١٩)

پھر بے شک آپ کا رب ان لوگوں کے لیے جنہوں نے نادانی سے غلطیاں کیں پھر اس کے بعد تائب ہوگئے اور (اپنی) حالت درست کر لی تو بے شک آپ کا رب اس کے بعد بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے○

(٢٠) رَبُّکُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِکُمْ ؕ اِنْ تَکُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ کَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا○ (بني إسرائيل، ١٧/٢٥)

تمہارا رب ان (باتوں) سے خوب آگاہ ہے جو تمہارے دلوں میں ہیں، اگر تم نیک سیرت ہو جاؤ تو بے شک وہ (اللہ اپنی طرف) رجوع کرنے والوں کو بہت بخشنے والا ہے○

(٢١) وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى○ (طه، ٢٠/٨٢)

اور بے شک میں بہت زیادہ بخشنے والا ہوں اس شخص کو جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کیا پھر ہدایت پر (قائم) رہا○

(٢٢) وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ○ (النور، ٢٤/٣١)

اور تم سب کے سب اللہ کے حضور توبہ کرو اے مومنو! تاکہ تم (ان احکام پر عمل پیرا ہو کر) فلاح پا جاؤ○

(٢٣) وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ

الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ○ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ○ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا○ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا○ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا○ وَالَّذِيْنَ لاَ يَدْعُوْنَ مَعَ اللهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ج وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا○ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا○ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓـئِكَ يُبَدِّلُ اللهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ط وَكَانَ اللهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا○ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللهِ مَتَابًا○ (الفرقان، ۲۵/۶۳-۷۱)

اور (خدائے) رحمان کے (مقبول) بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب ان سے جاہل (اکھڑ) لوگ (ناپسندیدہ) بات کرتے ہیں تو وہ سلام کہتے (ہوئے الگ ہو جاتے) ہیں○ اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے لیے سجدہ ریزی اور قیام (نیاز) میں راتیں بسر کرتے ہیں○ اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو (ہمہ وقت حضورِ باری تعالیٰ میں) عرض گزار رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! تو ہم سے دوزخ کا عذاب ہٹا لے بے شک اس کا عذاب بڑا مہلک (اور دائمی) ہے○ بے شک وہ (عارضی ٹھہرنے والوں کے لیے) بُری قرار گاہ اور (دائمی رہنے والوں کے لیے) بُری قیام گاہ ہے○ اور (یہ) وہ لوگ ہیں کہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ بے جا اڑاتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں اور ان کا خرچ کرنا (زیادتی اور کمی کی) ان دو حدوں کے درمیان اعتدال پر (مبنی) ہوتا ہے○ اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی پوجا نہیں کرتے اور نہ (ہی) کسی ایسی جان کو قتل کرتے ہیں جسے بغیرِ حق مارنا اللہ نے حرام فرمایا ہے اور نہ (ہی) بدکاری کرتے ہیں اور جو شخص یہ کام کرے گا وہ سزائے گناہ پائے گا○ اس کے لیے قیامت کے دن عذاب دو گنا کر دیا جائے گا اور وہ اس میں ذلت و خواری کے ساتھ ہمیشہ رہے گا○ مگر جس نے توبہ کر لی اور ایمان لے آیا اور نیک عمل کیا تو یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ جن کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا، اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے○ اور جس نے توبہ کر لی اور نیک عمل کیا تو اس نے اللہ کی طرف (وہ)

رجوع کیا جو رجوع کا حق تھا○

(٢٤) وَ يَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ○ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْبَاءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ○ فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ○ (القصص، ٢٨/٦٥-٦٧)

اور جس دن (اللہ) انہیں پکارے گا تو وہ فرمائے گا: تم نے پیغمبروں کو کیا جواب دیا تھا؟○ تو ان پر اس دن خبریں پوشیدہ ہو جائیں گی سو وہ ایک دوسرے سے پوچھ (بھی) نہ سکیں گے○ لیکن جس نے توبہ کر لی اور ایمان لے آیا اور نیک عمل کیا تو یقیناً وہ فلاح پانے والوں میں سے ہوگا○

(٢٥) قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ ط اِنَّ اللهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ط اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ○ (الزمر، ٣٩/٥٣-٥٤)

آپ فرما دیجیے: اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کر لی ہے، تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، بے شک اللہ سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے، وہ یقیناً بڑا بخشنے والا، بہت رحم فرمانے والا ہے○ اور تم اپنے رب کی طرف توبہ و انابت اختیار کرو اور اس کے اطاعت گزار بن جاؤ قبل اِس کے کہ تم پر عذاب آ جائے پھر تمہاری کوئی مدد نہیں کی جائے گی○

(٢٦) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ط عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يَوْمَ لَا يُخْزِى اللهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ج نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ج اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ○ (التحریم، ٦٦/٨)

اے ایمان والو! تم اللہ کے حضور رجوعِ کامل سے خالص توبہ کرلو، یقین ہے کہ تمہارا رب تم سے تمہاری خطائیں دفع فرما دے گا اور تمہیں بہشتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے سے نہریں رواں ہیں جس دن اللہ (اپنے) نبی (ﷺ) کو اور اُن اہلِ ایمان کو جو اُن کی (ظاہری یا باطنی)

معیّت میں ہیں رسوا نہیں کرے گا، اُن کا نور اُن کے آگے اور اُن کے دائیں طرف (روشنی دیتا ہوا) تیزی سے چل رہا ہوگا وہ عرض کرتے ہوں گے: اے ہمارے رب! ہمارا نور ہمارے لیے مکمل فرما دے اور ہماری مغفرت فرما دے، بے شک تو ہر چیز پر بڑا قادر ہےo

(٢٧) اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِo (البروج، ٨٥/١٠)

بے شک جن لوگوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اذیت دی پھر توبہ (بھی) نہ کی تو ان کے لیے عذابِ جہنم ہے اور ان کے لیے (بالخصوص) آگ میں جلنے کا عذاب ہےo

(٢٨) اِذَآ جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُo وَ رَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللهِ اَفْوَاجًاo فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ط اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًاo

(النصر، ١١٠/١-٣)

جب اللہ کی مدد اور فتح آ پہنچےo اور آپ لوگوں کو دیکھ لیں (کہ) وہ اللہ کے دین میں جوق در جوق داخل ہو رہے ہیںo تو آپ (تشکراً) اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح فرمائیں اور (تواضعاً) اس سے استغفار کریں، بے شک وہ بڑا ہی توبہ قبول فرمانے والا (اور مزید رحمت کے ساتھ رجوع فرمانے والا) ہےo

اَلْحَدِيْث

١/٢٠. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ إِنْسَانًا، ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ فَأَتٰى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ، فَقَالَ

٢٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب أم حسبت أن أصحاب الكهف والرقيم، ١٢٨٠/٣، الرقم/٣٢٨٣، ومسلم في الصحيح، كتاب التوبة، باب قبول توبة القاتل وإن كثر قتله، ٢١١٩/٤، الرقم/٢٧٦٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الديات، باب هل لقاتل مؤمن توبة، ٨٧٥/٢، الرقم/٢٦٢٢.

لَهُ: هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: لَا، فَقَتَلَهُ فَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا، فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا. فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ، فَأَوْحَى اللهُ إِلٰى هٰذِهِ: أَنْ تَقَرَّبِي، وَأَوْحَى اللهُ إِلٰى هٰذِهِ: أَنْ تَبَاعَدِي. وَقَالَ: قِيْسُوْا مَا بَيْنَهُمَا. فَوُجِدَ إِلٰى هٰذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو سعید خدری ﷺ **سے روایت ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے قتل کیے تھے اور پھر مسئلہ پوچھنے نکلا تھا (کہ اس کی توبہ قبول ہو سکتی یا نہیں)۔ وہ ایک راہب کے پاس آیا اور اس سے پوچھا: کیا (اس کے لیے) توبہ کی کوئی گنجائش ہے؟ راہب نے جواب دیا: نہیں۔ اس نے اس راہب کو بھی قتل کر دیا۔ وہ پھر (قبولیتِ توبہ کے بارے میں) پوچھنے لگا، تو ایک شخص نے اسے کہا: فلاں فلاں بستی میں جاؤ (جہاں نیک لوگ رہتے ہیں)۔ اس نے اس بستی والوں کی طرف سفر کا آغاز ہی کیا تھا کہ اسے موت آ گئی۔ رحمت اور عذاب کے فرشتے اس کے بارے جھگڑنے لگے (کہ کون اس کی روح لے جائے)۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو (جہاں وہ توبہ کرنے کے لیے جا رہا تھا) حکم دیا کہ اس کی میت کے قریب ہو جائے اور دوسری بستی کو (جہاں سے نکلا تھا) حکم دیا کہ اس کی میت سے دور ہو جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا: دونوں بستیوں کے درمیان فاصلے کی پیمائش کرو (جس طرف کا فاصلہ کم ہو اس شخص کو اس بستی کے رہنے والوں کے حساب میں ڈال دو)۔ اور جب فاصلہ ناپا گیا تو اس بستی کو (جہاں وہ توبہ کرنے جا رہا تھا) ایک بالشت میت سے زیادہ قریب پایا گیا تو اس کی مغفرت کر دی گئی۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢١-٢/٢٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللهُ أَشَدُّ

٢١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب التوبة، ٥/٢٣٢٤، الرقم/٥٩٤٩، ومسلم في الصحيح، كتاب التوبة، باب في الحض على التوبة ـــ

فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِيْنَ يَتُوبُ إِلَيْهِ، مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ بِأَرْضِ فَلَاةٍ، فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ، وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، فَأَيِسَ مِنْهَا، فَأَتٰى شَجَرَةً، فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا، قَدْ أَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ، فَبَيْنَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذَا هُوَ بِهَا، قَائِمَةً عِنْدَهُ، فَأَخَذَ بِخِطَامِهَا، ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ: اَللّٰهُمَّ، أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ. أَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کا کوئی بندہ اُس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اِس (شخص کے توبہ کرنے) پر اُس (شخص) سے (بھی) زیادہ خوشی ہوتی ہے جو جنگل میں اپنی سواری پر جائے اور (وہاں) سواری اُس سے گم ہو جائے اور اُسی سواری پر اس کے کھانے پینے کی چیزیں ہوں۔ وہ اس (سواری کے نہ ملنے) سے مایوس ہوکر ایک درخت کے پاس آئے اور اس کے سائے میں لیٹ جائے۔ جس وقت وہ سواری سے مایوس ہوکر لیٹا ہوا ہو تو اچانک (کہیں سے) وہ سواری اس کے پاس آ کھڑی ہو۔ وہ اس کی مہار پکڑ لے، پھر خوشی کی شدت سے یہ کہہ بیٹھے: 'اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا ربّ ہوں'۔ یعنی وہ شدتِ مسرت کی وجہ سے غلطی کر جائے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

(٢٢) وَفِي رِوَايَةِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَيْفَ تَقُوْلُوْنَ بِفَرَحِ رَجُلٍ انْفَلَتَتْ مِنْهُ رَاحِلَتُهُ تَجُرُّ زِمَامَهَا

والفرح بها، ٤/٢١٠٤، الرقم/٢٧٤٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٨٣، الرقم/١٨٥١٥، وأبو يعلى في المسند، ٣/٢٥٧، الرقم/١٧٠٤۔

٢٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب التوبة، ٥/٢٣٢٤، الرقم/٥٩٤٩، ومسلم في الصحيح، كتاب التوبة، باب في الحض على التوبة والفرح بها، ٤/٢١٠٤، الرقم/٢٧٤٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٨٣، الرقم/١٨٥١٥، وأبو يعلى في المسند، ٣/٢٥٧، الرقم/١٧٠٤۔

بِأَرْضٍ قَفْرٍ، لَيْسَ بِهَا طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ، وَعَلَيْهَا لَهُ طَعَامٌ وَشَرَابٌ، فَطَلَبَهَا حَتّٰى شَقَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ مَرَّتْ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ، فَتَعَلَّقَ زِمَامُهَا، فَوَجَدَهَا مُتَعَلِّقَةً بِهٖ. قُلْنَا: شَدِيْدًا، يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَمَا وَاللهِ، لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنَ الرَّجُلِ بِرَاحِلَتِهٖ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

ایک روایت میں حضرت براء بن عازب ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس شخص کی خوشی کے متعلق کیا کہتے ہو جس کی اونٹنی کسی سنسان جنگل میں اپنی نکیل کی رسی کھینچتی ہوئی نکل جائے۔ جس سرزمین میں کھانے پینے کی کوئی چیز نہ ہو اور اس اونٹنی پر اس کے کھانے پینے کی چیزیں لدی ہوں، وہ شخص اس اونٹنی کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک جائے، پھر وہ اونٹنی ایک درخت کے تنے کے پاس سے گزرے اور اس کی مہار اس تنے میں اٹک جائے اور اس شخص کو وہ اونٹنی اس تنے میں اٹکی ہوئی مل جائے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ بہت زیادہ خوش ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنو! بخدا، اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس شخص کی سواری کے (ملنے کی) بہ نسبت زیادہ خوش ہوتا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں۔

٣/٢٣. عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ يُحَدِّثُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوْكَ، قَالَ:

٢٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، ٣/١٣٠٥، الرقم/٣٣٦٣، وأيضًا في كتاب المغازي، باب حديث كعب بن مالك، ٤/١٦٠٧، الرقم/٤١٥٦، ومسلم في الصحيح، كتاب التوبة، باب حديث توبة كعب بن مالك وصاحبيه، ٤/٢١٢٧، الرقم/٢٧٦٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٥٨، الرقم/١٥٨٢٧، والنسائي في السنن الكبرىٰ، ٦/٣٥٩، الرقم/١١٢٣٢۔

فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُوْرِ. وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ. وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِکَ مِنْهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ (اُس واقعے کے متعلق) روایت کرتے ہیں کہ جب وہ غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے۔ اُنہوں نے بیان فرمایا: (توبہ قبول ہونے کے بعد) جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو آپ ﷺ کا رُخِ اَنور خوشی سے جگمگا رہا تھا اور رسول اللہ ﷺ جب بھی مسرور ہوتے تو آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک یوں نور بار ہو جاتا تھا جیسے وہ چاند کا ٹکڑا ہو۔ ہم آپ ﷺ کے چہرۂ اَنور ہی سے اس (خوشی) کا اندازہ کر لیا کرتے تھے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٤-٢٨/٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: وَاللهِ، إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: خدا کی قسم، میں روزانہ ستر مرتبہ سے زیادہ بارگاہ خداوندی میں استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔

اسے امام بخاری، احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب استغفار النبي ﷺ في اليوم والليلة، ٥/٢٣٢٤، الرقم/٥٩٤٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٨٢، الرقم/٧٧٨٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١١٥، الرقم/١٠٢٧٣، وابن حبان في الصحيح، ٣/٢٠٤، الرقم/٩٢٥۔

(٢٥) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ: رَبِّ اغْفِرْ لِي، وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّکَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه.

ایک روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم گنا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مجلس کے اندر سو سو مرتبہ فرماتے: اے ربّ! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما، بے شک تُو توبہ قبول فرمانے والا، رحم فرمانے والا ہے۔

اسے امام احمد نے، ابو داود نے مذکورہ الفاظ میں اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(٢٦) وَفِي رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه، قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا ذَرِبَ اللِّسَانِ عَلٰى أَهْلِي. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَدْ خَشِيْتُ أَنْ يُدْخِلَنِي لِسَانِي النَّارَ. قَالَ: فَأَيْنَ أَنْتَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ؟ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةً.

٢٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢١، الرقم/٤٧٢٦، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في الاستغفار، ٢/٨٥، الرقم/١٥١٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب الاستغفار، ٢/١٢٥٣، الرقم/٣٨١٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٥٧، الرقم/٢٩٤٤٣۔

٢٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٩٧، الرقم/٢٣٤١٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب الاستغفار، ٢/١٢٥٤، الرقم/٣٨١٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١١٨، الرقم/١٠٢٨٧، والحاكم في المستدرك، ٢/٤٩٦، الرقم/٣٧٠٦۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

ایک روایت میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے اہل خانہ سے محتاط گفتگو نہیں کیا کرتا تھا، سو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ڈر ہے کہ میری زبان مجھے دوزخ میں نہ لے جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے استغفار کیوں نہیں کرتے؟ بے شک میں تو روزانہ سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

اسے امام احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

(٢٧) وَفِي رِوَايَةِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ جُلُوْسٌ فَقَالَ: مَا أَصْبَحْتُ غَدَاةً قَطُّ إِلَّا اسْتَغْفَرْتُ اللهَ فِيْهَا مِائَةَ مَرَّةٍ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حُمَيْدٍ.

ایک روایت میں حضرت سعید بن اَبی بردہ اپنی سند کے ساتھ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ہاں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہم سبھی بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ہر صبح لازماً سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

اسے امام ابن ابی شیبہ، نسائی اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔

٢٧: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ١٧٢/٧، الرقم/٣٥٠٧٥، والنسائي في السنن الكبرى، ١١٥/٦، الرقم/١٠٢٧٥، وعبد بن حميد في المسند، ١٩٦/١، الرقم/٥٥٨، والطبراني في الدعاء/٥١٠، الرقم/١٨٠٩۔

(٢٨) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: مَا جَلَسْتُ إِلٰى أَحَدٍ أَكْثَرَ اسْتِغْفَارًا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں: میں آج تک کسی ایسے شخص کے پاس نہیں بیٹھا جو رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر استغفار کرنے والا ہو۔

اسے امام احمد نے 'کتاب الزہد' میں روایت کیا ہے۔

٢٩/ ٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهٖ ﷻ قَالَ: أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ: اللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي ذَنْبِي. فَقَالَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰى: أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ، ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ: أَيْ رَبِّ، اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، فَقَالَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰى: عَبْدِي، أَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ: أَيْ رَبِّ، اغْفِرْ لِي ذَنْبِي. فَقَالَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰى: أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ. اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکَ. قَالَ عَبْدُ الْأَعْلٰى: لَا أَدْرِي أَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ: اعْمَلْ مَا شِئْتَ.

٢٨: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد/٦٧۔

٢٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب قبول التوبة من الذنوب وإن تكررت الذنوب والتوبة، ٢١١٢/٤، الرقم/٢٧٥٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٩٢/٢، الرقم/١٠٣٨٤، وأبويعلى في المسند، ٤٠٨/١١، الرقم/٦٥٣٤، وابن حبان في الصحيح، ٣٩٢/٢، الرقم/٦٢٥، والحاكم في المستدرك، ٢٧٠/٤، الرقم/٧٦٠٨۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے رب کریم سے روایت کرتے ہوئے بیان فرمایا: ایک بندے نے گناہ کیا اور کہا: اے اللہ! میرے گناہ بخش دے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے گناہ کیا ہے اور اس کو یقین ہے کہ اس کا رب گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے۔ پھر دوبارہ وہ بندہ گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے: اے میرے رب! میرا گناہ معاف کر دے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے گناہ کیا ہے اور اس کو یقین ہے کہ اس کا رب گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے۔ وہ بندہ پھر گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے: اے میرے رب! میرے گناہ کو معاف کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے گناہ کیا ہے اور اس کو یقین ہے کہ اس کا رب گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گناہ پر مواخذہ بھی کرتا ہے۔تم جو چاہو عمل کرو، میں نے تمہاری مغفرت کر دی۔ (راویِ حدیث) عبد الاعلیٰ نے کہا: مجھے یاد نہیں کہ آپ ﷺ نے تیسری یا چوتھی بار یہ فرمایا تھا: تم جو چاہو کرو۔

اسے امام مسلم، احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٣٠-٦/٣٣. رَوٰى أَبُوْحَنِيْفَةَ ﷛ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷠ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: النَّدَمُ تَوْبَةٌ.

رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَأَحْمَدُ.

امام ابو حنیفہ نے عبد الکریم بن معقل کے واسطے سے سیدنا عبد اللہ بن مسعود ﷠ سے روایت کیا ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (گناہ پر) نادم ہونا ہی توبہ ہے۔

اسے امام ابو حنیفہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣٠: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ٩٨/١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٧٦/١، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر التوبة، ١٤٢٠/٢، الرقم/٤٢٥٢، وابن حبان في الصحيح، ٣٧٧/٢، الرقم/٦١٢۔

(٣١) وَفِي رِوَايَةِ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ، وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

ایک روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر انسان خطا کار ہے اور بہترین خطا کار وہ ہیں جو (خطا کے بعد) توبہ کرنے والے ہیں۔

اسے امام احمد، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

(٣٢) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَا أَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

٣١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٩٨، الرقم/١٣٠٧٢، والترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب (٤٩)، ٤/٦٥٩، الرقم/٢٤٩٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر التوبة، ٢/١٤٢٠، الرقم/٤٢٥١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٦٢، الرقم/٣٤٢١٦، وأبو يعلى في المسند، ٥/٣٠١، الرقم/٢٩٢٢، والحاكم في المستدرك، ٤/٢٧٢، الرقم/٧٦١٧۔

٣٢: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في الاستغفار، ٢/٨٤، الرقم/١٥١٤، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في دعاء النبي صلى الله عليه وآله وسلم، ٥/٥٥٨، الرقم/٣٥٥٩، والبزار في المسند، ١/١٧١، الرقم/٩٣، وأبويعلى في المسند، ١/١٢٤، الرقم/١٣٧۔

نے فرمایا: جس نے استغفار کیا (گویا) اس نے گناہ پر اصرار نہیں کیا اگرچہ ایک دن میں ستر بار (اس کام کا) اعادہ کرے۔

اسے امام ابوداود اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(٣٣) وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ، كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ (بن مسعود) ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گناہ سے (سچی) توبہ کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو۔

اسے امام ابن ماجہ، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٣٤-٣٥/٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا

٣٣: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر التوبة، ١٤١٩/٢، الرقم/٤٢٥٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١٥٠/١٠، الرقم/١٠٢٨١، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٥٤/١٠، وأيضًا في شعب الإيمان عن ابن عباس، ٤٣٦/٥، الرقم/٧١٧٨، وابن الجعد في المسند، ٢٦٦/١، الرقم/١٧٥٦۔

٣٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٩٧/٢، الرقم/٧٩٣٩، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة ويل للمطففين، ٤٣٤/٥، الرقم/٣٣٣٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الذنوب، ١٤١٨/٢، الرقم/٤٢٤٤، والنسائي في السنن الكبرى، ١١٠/٦، الرقم/١٠٢٥١، ١١٦٥٨، وأيضًا في عمل اليوم والليلة، ٣١٧/١، الرقم/٤١٨، والحاكم في المستدرك، ٥٦٢/٢، الرقم/٣٩٠٨۔

أَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهِ. فَإِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ، صُقِلَ قَلْبُهُ. فَإِنْ زَادَ زَادَتْ حَتّٰى تَغْلَفَ قَلْبُهُ. فَذٰلِكَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَهُ اللهُ فِي كِتَابِهِ ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ○﴾ [المطففين، ٨٣/١٤].

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ، وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نشان بن جاتا ہے، پھر اگر وہ توبہ کر لے اور (گناہ سے) ہٹ جائے اور استغفار کرے تو اس کا دل صاف کر دیا جاتا ہے۔ (لیکن) اگر وہ ڈٹا رہے اور زیادہ (گناہ) کرے تو یہ نشان بڑھتا جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کے (پورے) دل کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے اور یہی وہ 'الرَّانَ' (زنگ) ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں فرمایا ہے: ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ○﴾ '(ایسا) ہرگز نہیں بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) ان کے دلوں پر ان اعمالِ (بد) کا زنگ چڑھ گیا ہے جو وہ کیا کرتے تھے (اس لیے آیتیں ان کے دل پر اثر نہیں کرتیں)○'۔

اسے امام احمد اور ترمذی نے، ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

(٣٥) وَفِي رِوَايَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِلْقُلُوْبِ صَدأً كَصَدَإِ الْحَدِيْدِ وَجَلَاؤُهَا الْاِسْتِغْفَارُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٣٥: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ٣٠٧/١، الرقم/٥٠٩، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٧٤/٧، الرقم/٦٨٩٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤٤١/١، الرقم/٦٤٩، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٣١٠/٢، الرقم/٢٥٠٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٠٧/١٠۔

ایک روایت میں حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوہے کی طرح دلوں کا بھی ایک زنگ ہے اور اس کا صیقل (یعنی صفائی اور چمک) استغفار ہے۔

اِسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْجِيْلَانِيُّ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ لَتَصْدَأُ، وَإِنَّ جَلَآءَهَا قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ، وَذِكْرُ الْمَوْتِ، وَحُضُوْرُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ.(١)

امام عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے؛ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ قلوب بھی زنگ آلود ہو جاتے ہیں اور بے شک ان کی جلاء اور چمک قرآن مجید کا پڑھنا، موت کو یاد کرنا اور مجالس ذکر و وعظ میں حاضر ہونا ہے۔

٨/٣٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَزِمَ الْإِسْتِغْفَارَ، جَعَلَ اللهُ لَهُ مِنْ ضِيْقٍ مَخْرَجًا، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجاً، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجه، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

---

(١) عبد القادر الجيلاني في الفتح الرباني/٢٥١۔

٣٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٤٨/١، الرقم/٢٢٣٤، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في الاستغفار، ٨٥/٢، الرقم/١٥١٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب الاستغفار، ١٢٥٤/٢، الرقم/٣٨١٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٨١/١٠، الرقم/١٠٦٦٥، والحاكم في المستدرك، ٢٩١/٤، الرقم/٧٦٧٧۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص پابندی کے ساتھ استغفار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر غم سے نجات اور ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کے وہم و خیال میں بھی نہیں ہوتا۔

اسے امام احمد، ابو داود نے مذکورہ الفاظ میں اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

قَالَ الإِمَامُ جَعْفَرُ الصَّادِقُ رضی اللہ عنہ**: مَنِ اسْتَبْطَأَ رِزْقُهُ، فَلْيُكْثِرْ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ.**(1)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ **نے فرمایا**: جس کو رزق تنگی اور تاخیر سے ملے، اسے کثرت سے استغفار کرنا چاہیے۔

اسے امام شعرانی نے 'الطبقات الکبریٰ' میں بیان کیا ہے۔

٩/٣٧. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ **عَنِ النَّبِيِّ** ﷺ **قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ قَالَ: وَعِزَّتِكَ يَا رَبِّ، لَا أَبْرَحُ أُغْوِي عِبَادَكَ مَا دَامَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِي أَجْسَادِهِمْ. قَالَ الرَّبُّ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي، لَا أَزَالُ أَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِي.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ **سے روایت ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شیطان نے (بارگاہِ الٰہی میں) کہا: (اے اللہ!) مجھے تیری عزت کی قسم! میں تیرے بندوں کو جب تک ان کی

---

(١) الشعراني في الطبقات الكبرى/٥١ـ

٣٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٩/٣، الرقم/١١٢٥٥، ١١٧٤٧، وأبو يعلى في المسند، ٥٣٠/٢، الرقم/١٣٩٩، والحاكم في المستدرك، ٢٩٠/٤، الرقم/٧٦٧٢، والديلمي في مسند الفردوس، ١٩٩/٣، الرقم/٤٥٥٩ـ

روحیں ان کے جسموں میں باقی رہیں گی، گمراہ کرتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! جب تک وہ مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے میں انہیں بخشتا رہوں گا۔

اسے امام احمد، ابو یعلی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۳۸/۱۰. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى: يَا عِبَادِي، كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ، فَاسْتَغْفِرُنِي أَغْفِرْ لَكُمْ، وَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ بِقُدْرَتِي، غَفَرْتُ لَهٗ، وَلَا أُبَالِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندو! تم سب گنہگار ہو، مگر جس کو میں محفوظ رکھوں۔ سو مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہیں بخش دوں گا اور تم میں سے جسے معلوم ہے کہ میں بخشنے پر قادر ہوں، تو وہ مجھ سے بخشش مانگے میں اُسے اپنی قدرت سے بخش دوں گا؛ اور مجھے اس کی کوئی پروا نہیں (یعنی مجھے اس کے کثرتِ گناہ کی کوئی پروا نہیں، میں تو یہ دیکھتا ہوں کہ وہ مجھے غفار سمجھ کر میری بارگاہ میں حاضر ہوا ہے)۔

اسے امام احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي قَوْلِ اللهِ عزوجل: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُوْنُوْا اَمَانَاتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَo﴾ [الأنفال، ٢٧/٨] **نَزَلَتْ فِي أَبِي لُبَابَةَ لَمَّا بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِلٰى بَنِي قُرَيْظَةَ فَأَشَارَ إِلٰى حَلْقِهٖ إِنَّهُ الذَّبْحُ. فَقَالَ أَبُوْ لُبَابَةَ: لَا، وَاللهِ، لَا**

۳۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٧٧/٥، الرقم/٢١٥٨٠، والترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب ٤٨، ٦٥٦/٤، الرقم/٢٤٩٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب التوبة، ١٤٢٢/٢، الرقم/٤٢٥٧، والبزار في المسند، ٤٤٠/٩، الرقم/٤٠٥٢۔

أَذُوْقُ طَعَامًا وَلَا شَرَابًا حَتّٰى أَتُوْبَ وَيَتُوْبُ اللهُ عَلَيَّ، فَمَكَثَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ، لَا يَذُوْقُ فِيْهَا طَعَامًا وَلَا شَرَابًا حَتّٰى يَخِرَّ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ، ثُمَّ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ. فَقِيْلَ لَهُ: يَا أَبَا لُبَابَةَ، قَدْ تِيْبَ عَلَيْكَ. قَالَ: لَا، وَاللهِ، لَا أَحُلُّ نَفْسِي حَتّٰى يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هُوَ يَحُلُّنِي. فَجَاءَ فَحَلَّهُ بِيَدِهِ. ثُمَّ قَالَ لَهُ أَبُوْ لُبَابَةَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَهْجُرَ دَارَ قَوْمِي الَّتِي أُصِبْتُ فِيْهَا الذَّنْبَ وَأَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ صَدَقَةً إِلَى اللهِ.(1)

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

امام زہری سے اللہ ﷻ کے اس فرمان - ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْا اَمَانَاتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَO﴾ [الأنفال، ٢٧/٨] 'اے ایمان والو! تم اللہ اور رسول (ﷺ) سے (ان کے حقوق کی ادائیگی میں) خیانت نہ کیا کرو اور نہ آپس کی امانتوں میں خیانت کیا کرو حالاں کہ تم (سب حقیقت) جانتے ہوO' - کے بارے میں مروی ہے کہ یہ آیت حضرت ابولبابہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں بنوقریظہ کی طرف بھیجا تھا تو انہوں نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اُن (بنو قریظہ) کو قتل کیے جانے (کے فیصلہ) کی خبر دے دی تھی۔ (اس خیانت پر جب شدید ندامت ہوئی تو) ابولبابہ نے کہا: بخدا! میں نہ کچھ کھاؤں گا نہ پیوں گا حتیٰ کہ میں توبہ کر لوں اور اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول بھی فرما لے۔ سات دن انہوں نے نہ کچھ کھایا نہ پیا آخر کار بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرما لی۔ (حضرت ابولبابہ ﷛ نے خود کو مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ رکھا تھا)۔ انہیں کہا گیا: اے ابولبابہ! تیری توبہ قبول

---

(1) أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٥/٤٠٦، الرقم/٩٧٤٥، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٠/٨٣، وابن قدامة في التوابين/١٠٢۔

ہو گئی۔ انہوں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! میں خود کو نہیں کھولوں گا جب تک کہ رسول اللہ ﷺ مجھے خود نہ کھولیں۔ چنانچہ حضور ﷺ تشریف لائے اور اپنے دست مبارک سے انہیں کھول دیا۔ پھر ابولبابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ بھی میری توبہ کا حصہ ہے کہ میں اپنا خاندانی گھر چھوڑتا ہوں جس میں رہتے ہوئے مجھ سے یہ گناہ سرزد ہوا، اور میں اپنا سارا مال اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔

٣٩-٤٠/١١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، أَنّٰى لِي هٰذِهٖ؟ فَيَقُوْلُ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِکَ لَکَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرِجَالُهُمَا رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ عز و جل جنت میں نیک بندے کے درجات بلند فرماتا ہے۔ وہ عرض کرتا ہے: مجھ پر یہ اِنعامات کیسے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ (تمہارے درجات کی بلندی) تمہاری اولاد کی تمہارے لیے طلبِ مغفرت کے باعث ہے۔

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: اسے احمد اور طبرانی نے 'المعجم الاوسط' میں روایت کیا ہے؛ اور ان دونوں کے رجال حدیثِ صحیح کے رجال ہیں۔

(٤٠) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الرَّجُلَ

٣٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥٠٩، الرقم/١٠٦١٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٢١٠، الرقم/٥١٠٨، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٢٥٥۔

٤٠: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب بر الوالدين، ٢/١٢٠٧، الرقم/٣٦٦٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٩٣، الرقم/٢٩٧٤٠، والكناني في مصباح الزجاجة، ٤/٩٨، الرقم/١٢٧٩۔

لَتُرْفَعُ دَرَجَتُهُ فِي الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ: أَنّٰى هٰذَا؟ فَيُقَالُ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِکَ لَکَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کا جنت میں درجہ بلند کیا جائے گا تو وہ کہے گا: یہ کیسے ہوا؟ کہا جائے گا: تیرے بیٹے کی تیرے لیے اِستغفار کی وجہ سے (تیرا درجہ بلند کیا گیا)۔

اسے امام ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٤١-٤٥/١٢. عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ: رَبِّ، اغْفِرْ لِي خَطِيْئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي كُلِّهٖ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّي. اللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَعَمْدِي وَجَهْلِي وَهَزْلِي وَكُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِي. اللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيْئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي كُلِّهٖ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّي. اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَعَمْدِي وَجَهْلِي وَهَزْلِي وَكُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِي. اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا

٤١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب قول النبي ﷺ اللّٰهم اغفرلي ما قدمت وما أخرت، ٥/٢٣٥٠، الرقم/٦٠٣٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم يعمل، ٤/٢٠٨٧، الرقم/٢٧١٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٤١٧، الرقم/١٩٧٥٣، وابن حبان في الصحيح، ٣/٢٣٧، الرقم/٩٥٧۔

أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾۔

’اے اللہ! میرے ہر معاملے میں میری خطا، غفلت اور اسراف کو معاف فرما دے، جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! میری خطائیں اور غفلت معاف فرما دے خواہ دانستہ ہوں یا نادانستہ یا ہنسی مذاق میں کی گئی ہوں کیونکہ وہ سب میری جانب سے ہیں۔ اے اللہ! میں نے جو پہلے کیا اور جو بعد میں کروں، جو چھپایا اور جو ظاہر کیا، سب کچھ معاف فرما دے۔ تو ہی اوّل، تو ہی آخر ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے‘۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(٤٢) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيْدٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ يَأْوِي إِلٰى فِرَاشِهِ: أَسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، غَفَرَ اللهُ لَهُ ذُنُوبَهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ، وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ، وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ أَيَّامِ الدُّنْيَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

ایک روایت میں حضرت ابوسعید خدری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بستر پر جاتے وقت یہ کلمات - ﴿أَسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ﴾ ’اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ قائم رکھنے والا ہے میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں‘ - تین مرتبہ کہے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا

٤٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٠، الرقم/١١٠٨٩، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ٧، ٥/٤٧٠، الرقم/٣٣٩٧، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٣٥، الرقم/٨٩٥، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٢/٧٤٢، الرقم/٢٤٠٤۔

ہے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ، درختوں کے پتوں، ریت کے ڈھیر کے ذرات اور دنیا کے دنوں کے برابر ہوں۔

اسے امام احمد نے اور ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں روایت کیا ہے۔

(٤٣) وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ: سُبْحَانَکَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ؛ اللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي. قَالَ: فَلَمَّا نَزَلَتْ ﴿إِذَآ جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ﴾ [الفتح، ١/١١٠] **قَالَ: سُبْحَانَکَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ؛ اللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي، إِنَّکَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اکثر اوقات ان کلمات کا وِرد کیا کرتے تھے: ﴿سُبْحَانَکَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ؛ اللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي﴾ 'اے ہمارے رب! تو پاک ہے اور ہر تعریف تیرے لائق ہے۔ اے اللہ! ہمیں بخش دے۔' راوی بیان کرتے ہیں کہ جب آیت ﴿إِذَآ جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ﴾ 'جب اللہ کی مدد اور فتح آپہنچے' نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے عرض کیا: ﴿سُبْحَانَکَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ؛ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، إِنَّکَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾ 'اے ہمارے رب! تو پاک ہے اور ہر تعریف تیرے لائق ہے۔ اے اللہ! ہمیں بخش دے، بے شک تو بہت توبہ قبول فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔'

٤٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٩٢، الرقم/٣٧١٩، وأبو يعلى في المسند، ٩/٢٨٠، الرقم/٥٤٠٧، والحاكم في المستدرك، ٢/٥٨٧، الرقم/٣٩٨٣، والطيالسي في المسند، ١/٤٥، الرقم/٣٣٩۔

اسے امام احمد، ابو یعلی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

(٤٤) وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الضُّحٰى ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ؛ حَتّٰى قَالَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

ایک روایت میں سیدہ عائشہ صدیقہ ﷺ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز چاشت ادا فرمائی، پھر سو مرتبہ یہ دعا فرمائی: ﴿**اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ**﴾ 'اے اللہ میری مغفرت فرما، مجھ پر نظرِ رحمت فرما، بے شک تو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور بہت مغفرت فرمانے والا ہے'۔

اسے امام نسائی نے، اور بخاری نے 'الادب المفرد' میں روایت کیا ہے۔

(٤٥) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِيْنَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوْا، وَإِذَا أَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوْا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ.

ایک اور روایت میں حضرت عائشہ صدیقہ ﷺ ہی بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (یہ دعا) کیا کرتے تھے: ﴿**اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِيْنَ إِذَا أَحْسَنُوا**

٤٤: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٢، الرقم/٩٩٣٥، والبخاري في الأدب المفرد/٢١٧، الرقم/٦١٩، وابن الجوزي في الوفا بأحوال المصطفى ﷺ/٥٥٣۔

٤٥: أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد/٦٨۔

اسْتَبْشَرُوْا، وَإِذَا أَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوْا﴾ 'اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے جو نیکی کریں تو خوش ہوں اور خطا کر بیٹھیں تو استغفار کریں'۔

اسے امام احمد نے 'کتاب الزہد' میں روایت کیا ہے۔

٤٦-٤٨/١٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، تَابَ اللهُ عَلَيْهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مغرب سے سورج طلوع ہونے (یعنی آثارِ قیامت نمودار ہونے) سے پہلے پہلے توبہ کر لے گا، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔

اسے امام مسلم، احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(٤٧) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا

٤٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب استحباب الاستغفار والاستكثار منه، ٤/٢٠٧٦، الرقم/٢٧٠٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٩٥، الرقم/٩١١٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٤٤، الرقم/١١١٧٩، وابن حبان في الصحيح، ٢/٣٩٦، الرقم/٦٢٩۔

٤٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٥٣، الرقم/٦٤٠٨، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في فضل التوبة والاستغفار وما ذكر من رحمة الله لعباده، ٥/٥٤٧، االرقم/٣٥٣٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر التوبة، ٢/١٤٢٠، الرقم/٤٢٥٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/١٧٣، الرقم/٣٥٠٧٧، والحاكم في المستدرك، ٤/٢٨٦، الرقم/٧٦٥٩۔

حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

ایک روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے جب تک کہ اس کے حلق سے غرغر کی آوازیں نہیں آتیں (یعنی اس پر موت کے وقت تک توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے)۔

اسے امام احمد نے، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

(٤٨) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِلْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ، سَبْعَةٌ مُغْلَقَةٌ وَبَابٌ مَفْتُوْحٌ لِلتَّوْبَةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهٖ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

ایک روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کے آٹھ دروازے ہیں، سات دروازے بند ہیں اور ایک دروازہ توبہ کے لیے اس وقت تک کھلا ہے جب تک سورج اس (مغرب کی) طرف سے طلوع نہیں ہوتا (یعنی آثارِ قیامت نمودار ہونے سے قبل تک توبہ قبول کی جائے گی)۔

اسے امام ابو یعلی، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤٨: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٤٢٩/٨، الرقم/٥٠١٢، والحاكم في المستدرك، ٢٩٠/٤، الرقم/٧٦٧١، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٥٤/١٠، الرقم/١٠٤٧٩۔

مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

أَوْحَى اللهُ ﷻ إِلٰى دَاوُدَ عليه السلام: لَوْ يَعْلَمُ الْمُدْبِرُوْنَ عَنِّي، كَيْفَ انْتِظَارِي لَهُمْ وَرِفْقِي بِهِمْ وَشَوْقِي إِلٰى تَرْكِ مَعَاصِيْهِمْ، لَمَاتُوْا شَوْقاً إِلَيَّ، وَانْقَطَعَتْ أَوْصَالُهُمْ مِنْ مَحَبَّتِيْ، يَا دَاوُدُ، هٰذِهِ إِرَادَتِيْ فِي الْمُدْبِرِيْنَ عَنِّيْ، فَكَيْفَ إِرَادَتِيْ فِيْ مُقْبِلِيْنَ إِلَيَّ؟(١)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

اللہ تعالیٰ نے سیدنا داوُد عليه السلام کی طرف وحی کی کہ اگر وہ لوگ جو مجھ سے منہ موڑ لیتے ہیں، یہ جان لیں کہ میں ان (کی توبہ) کا کیسے انتظار کر رہا ہوں اور ان پر کیسے مہربانی کرنے والا ہوں اور ان کی معصیت کاریوں کے ترک کرنے کو کتنا پسند کرتا ہوں تو وہ میرے (ساتھ ملاقات کے) شوق میں مر جائیں اور ان کے (جسموں کے) جوڑ میری محبت کی وجہ سے الگ ہو جائیں۔ اے داوٗد! میرا یہ ارادہ ان لوگوں کے متعلق ہے جو مجھ سے منہ موڑتے ہیں؛ تو جو لوگ میری طرف آتے ہیں ان کے بارے میں میرا ارادہ کیسا ہوگا؟

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: جَالِسُوا التَّوَّابِيْنَ فَإِنَّهُمْ أَرَقُّ شَيءٍ أَفْئِدَةً.(٢)

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ.

حضرت عمر رضي الله عنه نے بیان فرمایا: کثرت سے توبہ کرنے والوں کے پاس بیٹھا کرو کیوں کہ ان کے دل نہایت ہی نرم ہوتے ہیں۔

(١) القشيري في الرسالة/٣٣٢۔

(٢) أحمد بن حنبل في الزهد/١٧٧۔

اسے امام احمد نے 'کتاب الزہد' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ عَلِيٌّ ﷺ: اَلْعَجَبُ مِمَّنْ يَهْلِكُ وَمَعَهُ النَّجَاةُ. قِيْلَ: وَمَا هِيَ؟ قَالَ: اَلِاسْتِغْفَارُ. وَكَانَ يَقُوْلُ: مَا أَلْهَمَ اللهُ سُبْحَانَهُ عَبْدًا الِاسْتِغْفَارَ وَهُوَ يُرِيْدُ أَنْ يُعَذِّبَهُ.(١)

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

حضرت علی ﷺ نے فرمایا: تعجب ہے اس شخص پر جو ہلاک ہوجاتا ہے حالانکہ نجات (کا راستہ) اس کے پاس موجود ہے۔ عرض کیا گیا: وہ (نجات کا راستہ) کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: استغفار۔ آپ فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ اس بندے کو استغفار (توبہ) کی توفیق نہیں دیتا جسے وہ عذاب دینا چاہتا ہے۔

اسے امام غزالی نے 'اِحیاء علوم الدین' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ ﷺ: هَلْ تَرَى النَّاسَ مَا أَكْثَرُهُمْ مَا فِيْهِمْ خَيْرٌ إِلَّا تَقِيٌّ أَوْ تَائِبٌ.(٢)

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ.

حضرت ابو ذر ﷺ نے فرمایا: کیا آپ لوگوں کا مشاہدہ کرتے ہیں کہ ان میں سے اکثر خیر پر نہیں سوائے متقی اور توبہ کرنے والوں کے۔

اسے امام ابونعیم نے 'حلیۃ الاولیاء' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ قَتَادَةُ: اَلْقُرْآنُ يَدُلُّكُمْ عَنْ دَائِكُمْ وَدَوَائِكُمْ؛ أَمَّا دَاؤُكُمْ فَالذُّنُوبُ، وَأَمَّا دَوَاؤُكُمْ فَالِاسْتِغْفَارُ.(٣)

---

(١) الغزالي في إحياء علوم الدين، ١/٣١٣۔

(٢) أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٦٤۔

(٣) الغزالي في إحياء علوم الدين، ١/٣١٣۔

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

حضرت قتادہ کا فرمان ہے: قرآنِ مجید تمہیں تمہاری بیماری سے بھی آگاہ کرتا ہے اور تمہارے لیے دواء بھی تجویز کرتا ہے۔ تمہاری بیماری تمہارے گناہ ہیں اور تمہاری دواء کثرتِ اِستغفار ہے۔

اسے امام غزالی نے 'اِحیاء علوم الدین' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ ذُو النُّوْنِ الْمِصْرِيُّ: حَقِيْقَةُ التَّوْبَةِ أَنْ تَضِيْقَ عَلَيْکَ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ حَتّٰى لَا يَکُوْنَ لَکَ قَرَارٌ، ثُمَّ تَضِيْقُ عَلَيْکَ نَفْسُکَ. (۱)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام ذو النون المصری نے فرمایا: توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ زمین اپنی فراخی کے باوجود تمہارے لیے اس قدر تنگ ہو جائے کہ تمہیں (کہیں) قرار حاصل نہ ہو، پھر (یہ حال ہوجائے کہ) تمہارا نفس بھی تم پر تنگ ہو جائے۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ ذُو النُّوْنِ الْمِصْرِيُّ: اَلِاسْتِغْفَارُ مِنْ غَيْرِ إِقْلَاعٍ هُوَ تَوْبَةُ الْکَاذِبِيْنَ. (۲)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام ذو النون المصری نے فرمایا: گناہ سے باز آئے بغیر توبہ کرنا جھوٹے لوگوں کی توبہ ہے۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

سُئِلَ الإِمَامُ ذُو النُّوْنِ الْمِصْرِيُّ عَنِ التَّوْبَةِ، فَقَالَ: تَوْبَةُ الْعَوَامِّ

---

(۱) القشيري في الرسالة/٩٦۔

(۲) المرجع نفسه، ص/٩٥۔

مِنَ الذُّنُوْبِ، وَتَوْبَةُ الْخَوَاصِّ مِنَ الْغَفْلَةِ.(١)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام ذو النون المصری سے توبہ کی نسبت پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: عوام کی توبہ گناہوں سے ہوتی ہے اور خواص کی توبہ غفلت سے۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ يَحْيَى بْنُ مُعَاذٍ: زَلَّةٌ وَّاحِدَةٌ بَعْدَ التَّوْبَةِ أَقْبَحُ مِنْ سَبْعِيْنَ قَبْلَهَا.(٢)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام یحییٰ بن معاذ الرازی نے فرمایا: توبہ کے بعد کی ایک لغزش توبہ سے پہلے کی ستر لغزشوں سے بدتر ہے۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ بَشَّارٍ، – وَهُوَ خَادِمُ الْإِمَامِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَدْهَمَ – يَقُوْلُ: قُلْتُ: يَا أَبَا إِسْحَاقَ، كَيْفَ كَانَ أَوَائِلُ أَمْرِکَ حَتّٰى صِرْتَ إِلٰى مَا صِرْتَ إِلَيْهِ، قَالَ: غَيْرُ ذَا أَوْلٰى بِکَ، فَقُلْتُ لَهُ: هُوَ كَمَا تَقُوْلُ، رَحِمَکَ اللهُ، وَلٰكِنْ أَخْبِرْنِي، لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَنْفَعَنَا بِهٖ يَوْمًا، فَسَأَلْتُهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ: وَيْحَکَ! اشْتَغِلْ بِاللهِ، فَسَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقُلْتُ: يَا أَبَا إِسْحَاقَ، إِنْ رَأَيْتَ.

قَالَ: كَانَ أَبِي مِنْ أَهْلِ بَلْخٍ، وَكَانَ مِنْ مُلُوْکِ خُرَاسَانَ،

---

(١) القشيري في الرسالة/٩٥۔

(٢) المرجع نفسه، ص/٩٦۔

وَكَانَ مِنَ الْمَيَاسِرِ، وَحُبِّبَ إِلَيْنَا الصَّيْدُ، فَخَرَجْتُ رَاكِبًا فَرَسِي، وَكَلْبِي مَعِي، فَبَيْنَمَا أَنَا كَذٰلِکَ فَثَارَ أَرْنَبٌ أَوْ ثَعْلَبٌ، فَحَرَّكْتُ فَرَسِي، فَسَمِعْتُ نِدَاءً مِنْ وَرَائِي: لَيْسَ لِذَا خُلِقْتَ، وَلَا بِذَا أُمِرْتَ، فَوَقَفْتُ أَنْظُرُ يَمْنَةً وَيَسْرَةً فَلَمْ أَرَ أَحَدًا، فَقُلْتُ: لَعَنَ اللهُ إِبْلِيْسَ، ثُمَّ حَرَّكْتُ فَرَسِي، فَأَسْمَعُ نِدَاءً أَجْهَرَ مِنْ ذٰلِکَ: يَا إِبْرَاهِيمُ، لَيْسَ لِذَا خُلِقْتَ، وَلَا بِذَا أُمِرْتَ. فَوَقَفْتُ أَنْظُرُ يَمْنَةً وَيَسْرَةً فَلَا أَرٰى أَحَدًا، فَقُلْتُ: لَعَنَ اللهُ إِبْلِيْسَ، ثُمَّ حَرَّكْتُ فَرَسِي، فَأَسْمَعُ نِدَاءً مِنْ قُرْبُوْسِ سَرْجِي: يَا إِبْرَاهِيمُ، مَا لِذَا خُلِقْتَ، وَلَا بِذَا أُمِرْتَ. فَوَقَفْتُ فَقُلْتُ: أَنَبْتُ، أَنَبْتُ، جَاءَنِي نَذِيْرٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَاللهِ، لَا عَصَيْتُ اللهَ بَعْدَ يَوْمِي ذَا مَا عَصَمَنِي رَبِّي، فَرَجَعْتُ إِلٰى أَهْلِي فَخَلَّيْتُ عَنْ فَرَسِي، ثُمَّ جِئْتُ إِلٰى رُعَاةٍ لِأَبِي فَأَخَذْتُ مِنْهُمْ جُبَّةً، وَكِسَاءً، وَأَلْقَيْتُ ثِيَابِي إِلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلْتُ إِلَى الْعِرَاقِ.(١)

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ وَذَكَرَهُ ابْنُ قُدَامَةَ فِي التَّوَّابِيْنَ.

ابراہیم بن بشار جو کہ امام ابراہیم بن ادہم کے خادم تھے، بیان کرتے ہیں: میں نے (حضرت ابراہیم بن ادھم کی خدمت میں) عرض کیا: اے ابو اسحاق! آپ کے اِبتدائی اَحوال کیسے تھے کہ اب آپ (سلوک و معرفت کی دنیا میں) ایسے (اَعلیٰ مقام پر فائز) ہو گئے؟ آپ نے فرمایا: بہتر ہے کہ اس کے علاوہ کوئی اور بات کر لو، میں نے کہا: بات تو آپ ٹھیک فرما رہے ہیں اللہ آپ پر رحمت فرمائے، لیکن آپ مجھے بتائیں، شاید اللہ تعالیٰ ہمیں کسی دن اس بات

(١) أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٣٦٨/٧، وابن قدامة في التوابين/١٥٥، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٣٩٥/٧۔

سے نفع بخشے، میں نے دوبارہ ان سے یہی سوال کیا تو انہوں نے کہا: افسوس ہے تجھ پر! اللہ (کی ذات) میں مشغول ہو جا، پھر میں نے تیسری بار ان سے پوچھا، اور میں نے کہا: اے ابو اسحاق! اگر آپ مناسب سمجھیں تو (بیان کر دیں)۔

انہوں نے فرمایا: میرے والد اہل بلخ میں سے تھے اور وہ خراسان کے بادشاہوں اور خوش حال (حکمرانوں) میں سے تھے۔ ہمیں شکار بہت پسند تھا۔ ایک دِن میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر (شکار کے لیے) نکلا، میرا کتا بھی میرے ساتھ تھا۔ اسی دوران میں ایک خرگوش یا لومڑ (جھاڑی سے) نکل کر بھاگا، میں نے (اس شکار کو پکڑنے کے لیے) گھوڑے کو ایڑ لگائی تو اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی: تجھے اس کام کے لیے پیدا کیا گیا ہے نہ تجھے اس کا حکم دیا گیا ہے۔ میں نے رک کر دائیں بائیں دیکھا لیکن کسی کو نہ پایا۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ ابلیس پر لعنت بھیجے (یعنی یہ آواز شاید اس کی طرف سے تھی)۔ میں نے دوبارہ گھوڑے کو ایڑ لگائی، لیکن پہلے سے بھی زیادہ بلند آواز سنی: اے ابراہیم! تجھے اس کام کے لیے نہیں پیدا کیا گیا، اور نہ ہی اس کام کا حکم دیا گیا ہے۔ میں پھر رک کر دائیں بائیں دیکھنے لگا لیکن مجھے کوئی نظر نہ آیا۔ میں نے پھر کہا: اللہ تعالیٰ ابلیس پر لعنت کرے، پھر میں نے گھوڑے کو ایڑ لگائی، تو میں نے اپنے گھوڑے کی زین کے ابھرے ہوئے حصے سے آواز سنی: اے ابراہیم! تجھے اس کام کے لیے نہیں پیدا کیا گیا، اور نہ ہی اس کام کا حکم دیا گیا ہے۔ اب میں رک گیا اور میں نے کہا: (اے اللہ!) میں تیری طرف پلٹ آیا، میں تیری طرف پلٹ آیا، میرے پاس رب العالمین کی طرف سے ڈرانے والا آ گیا؛ اللہ کی قسم! میں آج کے بعد اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ پس میں اپنے گھر واپس آیا، اور اپنے گھوڑے سے الگ ہوگیا (یعنی تعیّشات اور شکار چھوڑ دیا)۔ پھر میں اپنے والد کے چرواہوں کے پاس آ گیا۔ ان سے ایک جبہ اور ایک چادر لے لی اور اپنا لباسِ فاخرہ اتار کر اسے دے دیا۔ اس کے بعد میں نے (صلحاء و عرفاء اور صوفیاء کی صحبت سے مستفید ہونے اور فیوضات سمیٹنے

کے لیے) عراق کا رُخ کر لیا۔

اسے امام ابونعیم نے 'حلیۃ الاولیاء' میں روایت کیا ہے اور ابن قدامہ نے 'کتاب التوابین' میں ذکر کیا ہے۔

عَنِ الإِمَامِ عَلِيِّ بْنِ خَشْرَمٍ، قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ جِيْرَانِ الْفُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ، قَالَ: كَانَ الْفُضَيْلُ يَقْطَعُ الطَّرِيْقَ وَحْدَهُ فَخَرَجَ ذَاتَ لَيْلَةٍ لِيَقْطَعَ الطَّرِيْقَ فَإِذَا هُوَ بِقَافِلَةٍ قَدِ انْتَهَتْ إِلَيْهِ لَيْلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اعْدِلُوْا بِنَا إِلٰى هٰذِهِ الْقَرْيَةِ فَإِنَّ أَمَامَنَا رَجُلًا يَقْطَعُ الطَّرِيْقَ يُقَالُ لَهُ الْفُضَيْلُ قَالَ: فَسَمِعَ الْفُضَيْلُ فَأُرْعِدَ فَقَالَ: يَا قَوْمُ، أَنَا الْفُضَيْلُ جَوِّزُوْا، وَاللهِ، لَأَجْتَهِدَنَّ أَنْ لَا أَعْصِيَ اللهَ أَبَدًا فَرَجَعَ عَمَّا كَانَ عَلَيْهِ.

وَرُوِيَ مِنْ طَرِيْقٍ أُخْرٰى أَنَّهُ أَضَافَهُمْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَقَالَ: أَنْتُمْ آمِنُوْنَ مِنَ الْفُضَيْلِ وَخَرَجَ يَرْتَادُ لَهُمْ عَلَفًا ثُمَّ رَجَعَ فَسَمِعَ قَارِئًا يَقْرَأُ ﴿اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللهِ﴾ [الحديد، ٥٧/١٦]، **قَالَ: بَلٰى، وَاللهِ، قَدْ آنَ فَكَانَ هٰذَا مُبْتَدَأَ تَوْبَتِهِ.** (١)

ذَكَرَهُ ابْنُ قُدَامَةَ فِي التَّوَّابِيْنَ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ فِي التَّارِيْخِ.

امام علی بن خشرم بیان کرتے ہیں: مجھے امام فضیل بن عیاض کے پڑوسیوں میں سے کسی شخص نے بتایا کہ فضیل بن عیاض تنہا ڈاکہ زنی کرتے تھے۔ ایک رات وہ ڈاکہ ڈالنے کی غرض سے نکلے، اچانک خود کو ایک قافلے کے پاس پایا

(١) ابن قدامة في التوابين/٢٠٨، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٦/١٤١، وابن عساكر في تاريخ مدينه دمشق، ٤/٣٨٤۔

جو رات کے وقت ہی آپ تک پہنچا تھا۔ ان میں سے کسی نے دوسرے سے کہا: (راستے سے) ہٹ کر اس گاؤں کی طرف چلیں، کیونکہ اس راستے میں فُضیل نامی معروف ڈاکو رہتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ فضیل یہ بات سن کر کانپ اٹھے، اور کہا: اے لوگو! میں ہی فضیل ہوں، تم گزر جاؤ، اور بخدا میں آج کے بعد کوشش کروں گا کہ میں کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کروں۔ انہوں نے اپنے اس کام (ڈاکہ زنی) سے توبہ کرلی۔

ایک اور طریق سے مروی ہے کہ آپ نے اس رات ان کی مہمان نوازی کی اور کہا: تمہیں فضیل سے کوئی خطرہ نہیں، پھر آپ ان کے لیے کھانے پینے کا انتظام کرنے کے لیے باہر نکلے تو وہاں قاری کو یہ تلاوت کرتے ہوئے سنا ﴿اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللهِ﴾ 'کیا ایمان والوں کے لیے (ابھی) وہ وقت نہیں آیا کہ اُن کے دل اللہ کی یاد کے لیے رِقّت کے ساتھ جھک جائیں'۔ آپ نے کہا: کیوں نہیں، خدا کی قسم! وہ وقت آچکا ہے۔ پس یہ (واقعہ) آپ کی توبہ کی ابتداء تھی۔

اسے ابن قدامہ نے 'کتاب التوابین' میں اور خطیب بغدادی نے 'تاریخ بغداد' میں بیان کیا ہے۔

عَنِ الإِمَامِ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّلْتِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ بِشْرَ بْنَ الْحَارِثِ، وَسُئِلَ مَا كَانَ بَدْءُ أَمْرِكَ لِأَنَّ اسْمَكَ بَيْنَ النَّاسِ كَأَنَّهُ اسْمُ نَبِيٍّ قَالَ: هٰذَا مِنْ فَضْلِ اللهِ وَمَا أَقُوْلُ لَكُمْ كُنْتُ رَجُلًا عَيَّارًا صَاحِبَ عَصَبَةٍ، فَجُزْتُ يَوْمًا فَإِذَا أَنَا بِقِرْطَاسٍ فِي الطَّرِيْقِ فَرَفَعْتُهُ فَإِذَا فِيْهِ ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾. فَمَسَحْتُهُ وَجَعَلْتُهُ فِي جَيْبِي، وَكَانَ عِنْدِي دِرْهَمَانِ مَا كُنْتُ أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا. فَذَهَبْتُ إِلَى الْعَطَّارِيْنَ، فَاشْتَرَيْتُ بِهِمَا غَالِيَةً،

وَمَسَحْتُهُ فِي الْقِرْطَاسِ، فَنِمْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ قَائِلًا يَقُوْلُ لِي: يَا بِشْرَ بْنَ الْحَارِثِ، رَفَعْتَ اسْمَنَا عَنِ الطَّرِيقِ، وَطَيَّبْتَهُ، لَأُطَيِّبَنَّ اسْمَکَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، ثُمَّ كَانَ مَا كَانَ.(١)

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ وَذَكَرَهُ ابْنُ قُدَامَةَ فِي التَّوَّابِيْنَ.

امام محمد بن صلت سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے بشر بن حارث (یعنی امام بشر الحافی) کو بیان کرتے سنا جبکہ ان سے ان کے معاملہ (سلوک وتصوف) کی ابتداء کے بارے میں پوچھا گیا کہ بے شک آپ کا نام لوگوں میں ایسے ہی (محترم) ہے جیسے کسی نبی کا نام ہو (اس کی کیا وجہ ہے)؟ آپ نے فرمایا: یہ سراسر فضلِ الٰہی ہے، اور اس فضل کے بارے میں، میں آپ کو بتاتا ہوں۔ میں ایک بڑا آوارہ اور جتّھہ (یعنی کثیر دوستیاں) رکھنے والا شخص تھا، ایک دن میں گزر رہا تھا کہ اچانک مجھے راستہ میں کاغذ کا ایک ٹکڑا نظر آیا، اسے میں نے اٹھا لیا۔ میں نے دیکھا کہ اس پر ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ لکھی ہوئی ہے۔ میں نے اسے پونچھا اور اسے (چوم کر) اپنی جیب میں رکھ لیا۔ میرے پاس اُس دِن دو درہم تھے، ان کے علاوہ میرے پاس کچھ نہ تھا۔ میں عطر فروشوں کے پاس گیا، ان دو درہموں سے میں نے قیمتی عطر خریدا اور اسے کاغذ کے ٹکڑے پر مل دیا۔ اس رات میں سویا تو خواب دیکھا۔ گویا کوئی کہنے والا مجھے کہہ رہا تھا: اے بشر بن حارث! تو نے راستے سے ہمارا نام اٹھایا ہے، اور اسے خوشبو لگائی ہے، تو میں ضرور بالضرور تمہارے نام کو دنیا وآخرت میں پاکیزہ کردوں گا۔ پھر ایسا ہی ہوا۔

اسے امام ابونعیم نے 'حلیۃ الاولیاء' میں روایت کیا ہے اور ابن قدامہ نے 'کتاب التوابین' میں ذکر کیا ہے۔

---

(١) أبو نعيم في حلية الأولياء، ٨/٣٣٦، وابن قدامة في التوابين/٢١٠، ٢١١۔

وَحُكِيَ أَنَّ الإِمَامَ بِشْرًا كَانَ فِي زَمَنِ لَهْوِهِ فِي دَارِهِ، وَعِنْدَهُ رُفَقَاؤُهُ يَشْرَبُوْنَ وَيَطِيْبُوْنَ، فَاجْتَازَ بِهِمْ رَجُلٌ مِنَ الصَّالِحِيْنَ فَدَقَّ الْبَابَ، فَخَرَجَتْ إِلَيْهِ جَارِيَةٌ، فَقَالَ: صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ حُرٌّ أَوْ عَبْدٌ؟ فَقَالَتْ: بَلْ حُرٌّ، فَقَالَ: صَدَقْتِ، لَوْ كَانَ عَبْدًا لَاسْتَعْمَلَ أَدَبَ الْعُبُوْدِيَةِ وَتَرَكَ اللَّهْوَ وَالطَّرَبَ، فَسَمِعَ بِشْرٌ مُحَاوَرَتَهُمَا، فَسَارَعَ إِلَى الْبَابِ حَافِيًا حَاسِرًا، وَقَدْ وَلَّى الرَّجُلُ، فَقَالَ لِلْجَارِيَةِ: وَيْحَكِ، مَنْ كَلَّمَكِ عَلَى الْبَابِ؟ فَأَخْبَرَتْهُ بِمَا جَرٰى، فَقَالَ: أَيَّ نَاحِيَةٍ أَخَذَ الرَّجُلُ؟ فَقَالَتْ: كَذَا، فَتَبِعَهُ بِشْرٌ حَتّٰى لَحِقَهُ، فَقَالَ لَهُ: يَا سَيِّدِي، أَنْتَ الَّذِي وَقَفْتَ بِالْبَابِ وَخَاطَبْتَ الْجَارِيَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أَعِدْ عَلَيَّ الْكَلَامَ، فَأَعَادَهُ عَلَيْهِ، فَمَرَّغَ بِشْرٌ خَدَّيْهِ عَلَى الْأَرْضِ وَقَالَ: بَلْ عَبْدٌ عَبْدٌ، ثُمَّ هَامَ عَلٰى وَجْهِهِ حَافِيًا حَاسِرًا، حَتّٰى عُرِفَ بِالْحَفَاءِ.(١)

ذَكَرَهُ ابْنُ قُدَامَةَ فِي التَّوَّابِيْنَ.

بیان کیا جاتا ہے کہ امام بشر الحافی اپنے لہو ولعب کے زمانے میں اپنے گھر میں تھے اور آپ کے پاس آپ کے چند ساتھی بھی تھے جو شراب پینے اور خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ ان کے پاس سے کوئی مردِ صالح گزرا، اس نے دروازے پر دستک دی، تو ایک باندی نکل کر باہر آئی۔ اس نیک شخص نے (لونڈی سے) پوچھا: یہ گھر والا کوئی آزاد شخص ہے یا غلام؟ باندی نے کہا: آزاد شخص ہے۔ اس نے کہا: تو نے سچ کہا، اگر یہ غلام ہوتا تو عبودیت (یعنی بندگی) کے آداب سے کام لیتا اور لہو وطرب کو چھوڑ دیتا۔ بشر حافی نے ان دونوں کی باتیں سن لیں اور ننگے پاؤں و برہنہ سر جلدی سے دروازے کی طرف

(١) ابن قدامة في التوابين/٢١١۔

لپکے، اتنے میں وہ شخص جا چکا تھا۔ آپ نے باندی سے کہا: افسوس ہے تجھ پر! دروازے پر تیرے ساتھ کون باتیں کر رہا تھا؟ اس نے جو کچھ ہوا، انہیں بتا دیا۔ آپ نے پوچھا: وہ شخص کس طرف گیا ہے؟ باندی نے کہا: اس طرف۔ چنانچہ بشر اس شخص کے پیچھے چل پڑے یہاں تک کہ اسے جا ملے اور کہا: اے میرے آقا! آپ وہی ہیں جو دروازے پر رکے اور باندی سے مخاطب ہوئے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ آپ نے کہا: مجھے وہی بات دہرا دیجئے۔ اس شخص نے وہی بات دہرا دی۔ (یہ سن کر) حضرت بشر حافی نے اپنے دونوں رخسار زمین پر خاک آلود کیے (یعنی ندامت اور افسوس کا اظہار کیا) اور کہا: بلکہ میں غلام ہوں، میں غلام ہوں۔ پھر وہ ننگے پاؤں اور برہنہ سر جدھر منہ ہوا، اُسی طرف چل دیے یہاں تک کہ برہنہ پائی سے مشہور ہوگئے۔

اسے ابن قدامہ نے 'کتاب التوابین' میں ذکر کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ مُحَمَّدٌ الزَّقَّاقُ: سَأَلْتُ أَبَا عَلِيٍّ الرَّوْذَبَارِيَّ عَنِ التَّوْبَةِ، فَقَالَ: اَلِاعْتِرَافُ، وَالنَّدَمُ، وَالإِقْلَاعُ.(١)

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام محمد الزقاق نے فرمایا کہ میں نے ابوعلی روذباری سے توبہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: (گناہوں کا) اعتراف، (غلطیوں پر) ندامت اور (گناہوں کا) ترک کرنا (توبہ ہے)۔

اسے امام سلمی نے 'طبقات الصوفیۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: اَللّٰهُمَّ، ارْضَ عَنَّا، فَإِنْ لَّمْ تَرْضَ فَاعْفُ، فَإِنَّ الْمَوْلٰى قَدْ يَعْفُوْ عَنْ عَبْدِهٖ، وَهُوَ غَيْرُ رَاضٍ عَنْهُ.(٢)

---

(١) السّلمي في طبقات الصّوفية/٣٥٧۔

(٢) الشعراني في الطبقات الكبرى/٥٣۔

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام مطرف بن عبد الله (اللہ کے حضور دعا کرتے ہوئے) عرض کرتے: ﴿اَللّٰهُمَّ ارْضَ عَنَّا، فَإِنْ لَّمْ تَرْضَ فَاعْفُ، فَإِنَّ الْمَوْلٰى قَدْ يَعْفُوْ عَنْ عَبْدِهٖ، وَهُوَ غَيْرُ رَاضٍ عَنْهُ﴾ 'اے اللہ! ہم سے راضی ہوجا۔ اگر تو راضی نہ ہو تو معاف فرما دے کیونکہ کبھی مالک راضی نہ ہونے کے باوجود بھی اپنے غلام کو معاف کر دیتا ہے'۔

اسے امام شعرانی نے 'الطبقات الکبریٰ' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْقُشَيْرِيُّ: قَالَ بَعْضُهُمْ: تَوْبَةُ الْكَذَّابِيْنَ عَلٰى أَطْرَافِ أَلْسِنَتِهِمْ، يَعْنِيْ أَنَّهُمْ يَقْتَصِرُوْنَ عَلٰى قَوْلِهِمْ: أَسْتَغْفِرُ اللهَ. (١)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام قشیری بیان کرتے ہیں کہ کسی صوفی کا قول ہے کہ جھوٹے لوگوں کی توبہ ان کی زبان کی نوک پر ہوتی ہے، یعنی وہ صرف (زبان سے) استغفر اللہ کہنے پر ہی اکتفاء کرتے ہیں (درحقیقت ان کے دل توبہ و استغفار سے خالی ہوتے ہیں)۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْقُشَيْرِيُّ: قَالَ رَجُلٌ لِرَابِعَةَ الْعَدْوِيَّةِ: إِنِّيْ قَدْ أَكْثَرْتُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْمَعَاصِي، فَلَوْ تُبْتُ هَلْ يَتُوْبُ اللهُ عَلَيَّ؟ فَقَالَتْ: لَا، بَلْ لَوْ تَابَ عَلَيْکَ لَتُبْتَ. (٢)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

---

(١) القشيري في الرسالة/٩٦۔

(٢) القشيري في الرسالة/٩٦۔

امام قشیری بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت رابعہ عدویہ بصریہ سے کہا: میں نے بہت سے گناہ اور معاصی کیے ہیں۔ اب اگر میں توبہ کروں تو کیا اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرما دے گا؟ انہوں نے فرمایا: اصل معاملہ یوں نہیں، بلکہ اصل بات یہ ہے کہ اگر اللہ تبارک و تعالیٰ نے تجھ پر نظر رحمت فرما دی تو تُو (مقبول) توبہ کر لے گا (یعنی تجھے توبہ کرنے کی توفیق نصیب ہو جائے گی)۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَتْ رَابِعَةُ الْعَدْوِيَّةُ: اسْتِغْفَارُنَا يَحْتَاجُ إِلَى اسْتِغْفَارٍ كَثِيْرٍ. (۱)

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

حضرت رابعہ عدویہ کا قول ہے: ہمارا استغفار بھی کثرتِ استغفار کا محتاج ہوتا ہے (کیونکہ ہمارا استغفار صدق دل سے نہیں ہوتا بلکہ اس میں کوتاہی اور بے دلی ہوتی ہے جو استغفار کے آداب کے خلاف ہے۔ لہٰذا ادبِ استغفار کی اس خلاف ورزی پر بھی ہمیں کثرتِ استغفار کی ضرورت ہے)۔

اسے امام غزالی نے 'اِحیاء علوم الدین' میں ذکر کیا ہے۔

وَقَالَ الإِمَامُ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ: لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ عَدَدِ الْقَطْرِ وَزَبَدِ الْبَحْرِ ذُنُوْبًا لَمُحِيَتْ عَنْكَ، إِذَا دَعَوْتَ رَبَّكَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ مُخْلِصًا إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ تُبْتُ إِلَيْكَ مِنْهُ ثُمَّ عُدْتُ فِيْهِ، وَأَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ مَا وَعَدْتُكَ بِهٖ مِنْ نَفْسِي وَلَمْ أُوْفِ لَكَ بِهٖ، وَأَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ عَمَلٍ أُرِيْدُ بِهٖ وَجْهَكَ، فَخَالَطَهُ غَيْرُكَ، وَأَسْتَغْفِرُكَ

(۱) الغزالي في إحياء علوم الدين، ۱/ ۳۱۳۔

مِنْ كُلِّ نِعْمَةٍ أَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ، فَاسْتَعَنْتُ بِهَا عَلٰى مَعْصِيَتِکَ، وَأَسْتَغْفِرُکَ يَا عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ أَتَيْتُهُ فِي ضِيَاءِ النَّهَارِ وَسَوَادِ اللَّيْلِ فِي مَلَإٍ أَوْ خَلَاءٍ وَسِرٍّ وَعَلَانِيَةٍ يَا حَلِيْمُ.(١)

ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي الإِحْيَاءِ.

امام ابو عبد اللہ الوراق کا قول ہے: اگر تمہارے اوپر بارش کے قطروں اور سمندر کی جھاگ کے برابر بھی گناہ ہوں تو انہیں ان شاء اللہ تجھ سے مٹا دیا جائے گا (بشرطیکہ) جب تو خلوص دل کے ساتھ اپنے رب سے یہ دعا مانگے گا: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُکَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ تُبْتُ إِلَيْکَ مِنْهُ ثُمَّ عُدْتُ فِيْهِ، وَأَسْتَغْفِرُکَ مِنْ كُلِّ مَا وَعَدْتُکَ بِهٖ مِنْ نَفْسِي وَلَمْ أُوْفِ لَکَ بِهٖ، وَأَسْتَغْفِرُکَ مِنْ كُلِّ عَمَلٍ أُرِيْدُ بِهٖ وَجْهَکَ فَخَالَطَهُ غَيْرُکَ، وَأَسْتَغْفِرُکَ مِنْ كُلِّ نِعْمَةٍ أَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ، فَاسْتَعَنْتُ بِهَا عَلٰى مَعْصِيَتِکَ، وَأَسْتَغْفِرُکَ يَا عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ أَتَيْتُهُ فِي ضِيَاءِ النَّهَارِ وَسَوَادِ اللَّيْلِ فِي مَلَإٍ أَوْ خَلَاءٍ وَسِرٍّ وَعَلَانِيَةٍ يَا حَلِيْمُ﴾۔ 'اے اللہ! بے شک میں تجھ سے ہر اس گناہ کی مغفرت طلب کرتا ہوں جس سے میں نے توبہ کی پھر اس گناہ میں دوبارہ ملوث ہوگیا، اور میں تجھ سے تیری مغفرت طلب کرتا ہوں ہر اس چیز سے جس کا میں نے تیرے ساتھ وعدہ کیا اور وہ وعدہ پورا نہ کرسکا، اور میں ہر اس عمل سے تیری مغفرت طلب کرتا ہوں جس سے میں نے تیری رضا کا ارادہ کیا اور اس میں تیرے علاوہ کوئی اور بھی شریک ہوگیا، اور میں تیری مغفرت طلب کرتا ہوں ہر اس نعمت سے جو تو نے مجھے عطا کی پھر میں نے اس سے تیری نافرمانی میں مدد لی، اور اے غیب اور حاضر کو جاننے والے! میں تیری مغفرت طلب کرتا ہوں ہر اس گناہ سے جو میں

(١) الغزالي في إحياء علوم الدين، ١/٣١٣۔

نے دن کی روشنی یا رات کی تاریکی میں کیا، جلوت میں کیا یا خلوت میں کیا، چھپ کر کیا یا اعلانیہ کیا۔ اے حلیم (حلمِ عظیم کے مالک) مجھے بخش دے۔

اسے امام غزالی نے 'احیاء علوم الدین' میں بیان کیا ہے۔

عَنِ الإِمَامِ الْحَمَانِيِّ، قَالَ: كَانَ بَدْءُ تَوْبَةِ الإِمَامِ دَاوُدَ الطَّائِيِّ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَقْبَرَةَ فَسَمِعَ امْرَأَةً عِنْدَ قَبْرٍ، وَهِيَ تَقُوْلُ:

مُقِيْمٌ إِلٰى أَنْ يَبْعَثَ اللهُ خَلْقَهُ
لِقَاؤُكَ لَا يُرْجٰى وَأَنْتَ قَرِيْبُ
تَزِيْدُ بَلًى فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ
وَتُسْلٰى كَمَا تُبْلٰى وَأَنْتَ حَبِيْبُ(١)

ذَكَرَهُ ابْنُ قُدَامَةَ فِي التَّوَّابِيْنَ.

امام حمانی بیان کرتے ہیں کہ امام داود الطائی کی توبہ کی ابتداء کچھ یوں تھی کہ وہ ایک قبرستان میں داخل ہوئے اور وہاں ایک قبر کے پاس کسی عورت کو سنا جو یہ اشعار پڑھ رہی تھی:

تو اس وقت تک اس قبر میں مقیم رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو دوبارہ زندہ نہیں کرتا، تمہاری ملاقات کی کوئی امید نہیں، حالانکہ تم قریب ہو۔

تم ہر دن اور رات بوسیدہ ہو رہے ہو۔ جیسے جیسے تم بوسیدہ ہو رہے ہو ویسے ویسے تمہیں بھلایا جا رہا ہے حالانکہ تم (ہمارے) پیارے دوست ہو!

اسے امام ابن قدامہ نے 'کتاب التوابین' میں ذکر کیا ہے۔

حَكٰى بَعْضُ الزُّهَّادِ قَالَ: قَالَ لِي الْإِمَامُ أَبُو الْحَارِثِ

---

(١) ابن قدامة في التوابين/٢٠٦، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ١٣٢/٣۔

الْأَوْلَاسِيُّ: تَدْرِي كَيْفَ كَانَ بَدْءُ أَمْرِ تَوْبَتِي؟ فَقُلْتُ: لَا، فَقَالَ: كُنْتُ شَابًّا صَبِيحًا وَضِيئًا، فَبَيْنَا أَنَا فِي غَفْلَتِي رَأَيْتُ عَلِيْلًا مَطْرُوحًا عَلٰى قَارِعَةِ الطَّرِيْقِ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ: هَلْ تَشْتَهِي شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ رُمَّانٌ. فَجِئْتُهُ بِرُمَّانٍ، فَلَمَّا وَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ رَفَعَ بَصَرَهُ إِلَيَّ وَقَالَ: تَابَ اللهُ عَلَيْكَ، فَمَا أَمْسَيْتُ حَتّٰى تَغَيَّرَ قَلْبِي عَنْ كُلِّ مَا كُنْتُ فِيْهِ مِنَ اللَّهْوِ وَلَزِمَنِي خَوْفُ الْمَوْتِ، فَخَرَجْتُ عَنْ جَمِيْعِ مَا أَمْلِكُ وَخَرَجْتُ أُرِيْدُ الْحَجَّ، فَكُنْتُ أَسِيْرُ بِاللَّيْلِ وَأَخْتَفِي بِالنَّهَارِ مَخَافَةَ الْفِتْنَةِ، فَبَيْنَا أَنَا أَسِيْرُ بِاللَّيْلِ إِذَا بِقَوْمٍ عَلَى الطَّرِيْقِ يَشْرَبُوْنَ، فَلَمَّا رَأَوْنِي ذَهَلُوْا وَأَجْلَسُوْنِي وَعَرَضُوْا عَلَيَّ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ، فَقُلْتُ: أَحْتَاجُ إِلَى الْبَوْلِ، فَأَرْسَلُوْا مَعِي غُلَامًا لِيَدُلَّنِي عَلَى الْخَلَاءِ، فَلَمَّا تَبَاعَدْتُ عَنْهُمْ قُلْتُ لِلْغُلَامِ: انْصَرِفْ فَإِنِّي أَسْتَحِي مِنْكَ، فَانْصَرَفَ وَوَقَعْتُ فِي غَابَةٍ فَإِذَا أَنَا بِسَبُعٍ فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ، إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا تَرَكْتُ وَمِنْ مَاذَا خَرَجْتُ، فَاصْرِفْ عَنِّي شَرَّ هٰذَا السَّبُعِ، فَوَلَّى السَّبُعُ وَرَجَعْتُ إِلَى الطَّرِيْقِ، فَوَصَلْتُ إِلٰى مَكَّةَ، وَلَقِيْتُ بِهَا مَنِ انْتَفَعْتُ بِهِمْ مِنْهُمْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ الْعَلَوِيُّ.(١)

ذَكَرَهُ ابْنُ قُدَامَةَ فِي التَّوَّابِيْنَ.

ایک زاہد نے بیان کیا کہ مجھے امام ابو حارث الاولاسی نے فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ میری توبہ کی ابتداء کیسے ہوئی تھی؟ میں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں ایک خوبرو نوجوان تھا، جن دنوں میں اپنی غفلت کی زندگی گزار رہا

---

(١) ابن قدامة في التوابين/٢٣٠، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ٤/٢٨١۔

تھا، ان دنوں میں نے ایک بیمار کو راستہ کے درمیان پڑا ہوا دیکھا، میں اس کے قریب ہوا اور کہا: تجھے کسی چیز کی خواہش ہے؟ اس نے کہا: ہاں، انار کی۔ چنانچہ میں اس کے پاس انار لے کر حاضر ہوا اور اس کے سامنے رکھ دیا، اس نے نگاہ میری طرف اٹھائی اور کہا: اللہ تعالیٰ تجھے توبہ نصیب کرے۔ ابھی شام نہ ہوئی تھی کہ میرا دل ہر لہو ولعب سے پھر گیا اور مجھے خوفِ مرگ نے آ لیا، پھر میں نے ہر اس چیز سے اپنی جان چھڑا لی جو میرے پاس تھی، اور حج کے ارادے سے نکل پڑا، پس میں رات کو چلتا تھا اور دن کو فتنہ کے ڈر سے چھپ جاتا تھا۔ ایک رات میں چل رہا تھا کہ راستے میں کچھ لوگ ملے جو شراب پی رہے تھے، جب انہوں نے مجھے دیکھا تو وہ حواس باختہ ہوگئے اور مجھے بٹھا لیا اور انہوں نے مجھے کھانا اور شراب پیش کی۔ میں نے کہا: مجھے رفعِ حاجت کے لیے جانا ہے۔ انہوں نے میرے ساتھ ایک لڑکا بھیجا تا کہ وہ مجھے بیت الخلاء کا راستہ بتائے، جب میں ان سے دور ہوگیا تو میں نے لڑکے سے کہا: لوٹ جاؤ! کیونکہ مجھے تم سے شرم آ رہی ہے۔ وہ واپس چلا گیا تو میں جنگل میں جا نکلا اور اچانک ایک درندہ کے پاس پہنچ گیا، میں نے دعا مانگی: اے میرے اللہ! میں نے جو کچھ چھوڑا ہے تو اسے جانتا ہے، اور یہ بھی جانتا ہے کہ میں نے کیوں چھوڑا ہے۔ پس تو اس درندے کے شر کو مجھ سے دور کر دے۔ وہ درندہ وہاں سے ہٹ گیا، چنانچہ میں مکہ پہنچ گیا اور وہاں ان لوگوں سے ملاقات ہوئی جن سے میں نے استفادہ کیا، ان لوگوں میں حضرت ابراہیم بن سعد علوی بھی تھے۔

اسے امام ابن قدامہ نے ’کتاب التوابین‘ میں ذکر کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُو الْحَسَنِ الشَّاذِلِيُّ: عَلَيْکَ بِالْاِسْتِغْفَارِ وَإِنْ لَمْ يَکُنْ هُنَاکَ ذَنْبٌ، وَاعْتَبِرْ بِاسْتِغْفَارِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ الْبِشَارَةِ وَالْيَقِيْنِ بِمَغْفِرَةِ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَا تَأَخَّرَ. هٰذَا فِي مَعْصُوْمٍ لَمْ يَقْتَرِفْ ذَنْباً قَطُّ، وَتَقَدَّسَ عَنْ ذٰلِکَ فَمَا ظَنُّکَ بِمَنْ لَّا يَخْلُوْ

عَنِ الْعَيْبِ، وَالذَّنْبِ فِي وَقْتٍ مِنَ الْأَوْقَاتِ؟(١)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام ابو الحسن الشاذلی نے فرمایا ہے: تم پر استغفار لازم ہے اگرچہ کوئی گناہ نہ بھی کیا ہو۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے استغفار سے نصیحت حاصل کرو حالانکہ آپ ﷺ کو آپ کے اگلوں پچھلوں کے گناہوں کی بخشش کی بشارت اور یقین حاصل تھا اور یہ (استغفار کا معمول) اس عظیم معصوم ہستی ﷺ کا معاملہ ہے جس نے کبھی بھی کسی گناہ کا ارتکاب نہیں کیا اور اس سے ہمیشہ پاک رہے۔ اس شخص کے متعلق تیرا کیا خیال ہے جو کسی وقت بھی عیب اور گناہ کے (امکان) سے خالی نہیں (یعنی اُسے کس قدر اِستغفار کی ضرورت ہے)؟

اسے امام شعرانی نے 'الطبقات الکبریٰ' میں بیان کیا ہے۔

سُئِلَ الإِمَامُ الْبُوْشَنْجِيُّ عَنِ التَّوْبَةِ، فَقَالَ: إِذَا ذَكَرْتَ الذَّنْبَ، ثُمَّ لَمْ تَجِدْ حَلَاوَتَهُ عِنْدَ ذِكْرِهِ، فَهُوَ التَّوْبَةُ.(٢)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام بوشنجی سے توبہ کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اگر تو گناہ کو یاد کرے، پھر اس گناہ کی یاد کے وقت تو اس (گناہ) کی لذت و حلاوت محسوس نہ کرے، تو یہ (سچی) توبہ ہے۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ إِبْرَاهِيْمُ الْأُطْرُوْشُ: كُنَّا قُعُوْدًا بِبَغْدَادَ، مَعَ مَعْرُوْفِ الْكَرْخِيِّ عَلٰى نَهْرِ الدَّجْلَةِ، إِذْ مَرَّ بِنَا قَوْمٌ أَحْدَاثٌ فِي زَوْرَقٍ، يَضْرِبُوْنَ بِالدَّفِّ وَيَشْرَبُوْنَ، وَيَلْعَبُوْنَ، فَقُلْنَا لِمَعْرُوْفٍ:

---

(١) الشعراني في الطبقات الكبرى/١٠٣.

(٢) القشيري في الرسالة/٩٦.

أَلَا تَرَاهُمْ كَيْفَ يَعْصُوْنَ اللهَ تَعَالٰى مُجَاهِرِيْنَ؟ أُدْعُ اللهَ عَلَيْهِمْ. فَرَفَعَ يَدَهُ وَقَالَ: إِلٰهِي، كَمَا فَرَّحْتَهُمْ فِي الدُّنْيَا فَفَرِّحْهُمْ فِي الْآخِرَةِ. فَقُلْنَا: إِنَّمَا سَأَلْنَاکَ أَنْ تَدْعُوَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: إِذَا فَرَّحَهُمْ فِي الْآخِرَةِ تَابَ عَلَيْهِمْ.(۱)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام ابراہیم الاطروش نے فرمایا: ہم بغداد میں امام معروف کرخی کے ساتھ دریائے دجلہ کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک چھوٹی کشتی میں نوعمر لڑکوں کی ایک ٹولی دف بجاتے، شراب پیتے اور کھیلتے ہوئے گزری۔ ہم نے امام معروف کرخی سے عرض کیا کہ آپ انہیں دیکھ نہیں رہے، یہ لوگ کس طرح علی الاعلان خدا کی نافرمانی کر رہے ہیں؟ ان کے لیے اللہ تبارک و تعالیٰ سے بددعا کیجئے۔ (یہ سن کر) امام معروف کرخی نے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی: خدایا! جس طرح تو نے انہیں دنیا میں خوش کر رکھا ہے آخرت میں بھی خوش رکھنا۔ لوگوں نے کہا: ہم نے آپ کو بددعا کرنے کو کہا تھا (اور آپ نے ان کے حق میں دعا فرما دی)؟ آپ نے فرمایا: جب اللہ ان کو آخرت میں خوش رکھے گا تو (دنیا میں) انہیں مقبول توبہ کی توفیق بھی بخش دے گا۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ النُّوْرِيُّ: اَلتَّوْبَةُ أَنْ تَتُوْبَ مِنْ کُلِّ شَيْءٍ سِوَى اللهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى.(۲)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام ابو الحسن النوری کا قول ہے: توبہ یہ ہے کہ تو اللہ کے سوا ہر چیز سے

---

(۱) القشيري في الرسالة/١٣٧۔

(۲) المرجع نفسه، ص/٩٥۔

تائب ہو جائے (یعنی ہر شے سے منہ موڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر لے)۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ عَبْدُ اللهِ التَّمِيْمِيُّ: شَتَّانَ مَا بَيْنَ تَائِبٍ يَتُوْبُ مِنَ الزَّلَّاتِ، وَتَائِبٍ يَتُوْبُ مِنَ الْغَفَـلَاتِ، وَتَائِبٍ يَتُوْبُ مِنْ رُؤْيَةِ الْحَسَنَاتِ.(١)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام عبد اللہ بن علی التمیمی نے فرمایا: ان تین شخصوں کی توبہ میں کس قدر فرق ہے! ایک وہ جو اپنی لغزشوں سے توبہ کرتا ہے، دوسرا وہ جو اپنی غفلتوں سے توبہ کرتا ہے اور تیسرا وہ جو اپنی نیکیاں دیکھنے سے بھی توبہ کر لیتا ہے۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْجِيْلَانِيُّ: حَقِيْقَةُ التَّوْبَةِ تَعْظِيْمُ أَمْرِ الْحَقِّ ﷻ فِي جَمِيْعِ الْأَحْوَالِ، وَلِهٰذَا قَالَ بَعْضُهُمْ: الْخَيْرُ كُلُّهُ فِي كَلِمَتَيْنِ: التَّعْظِيْمُ لِأَمْرِ اللهِ وَالشَّفَقَةُ عَلٰى خَلْقِهِ.(٢)

امام عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں: توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے اَمر کی تعظیم کی جائے۔ اسی بنا پر کسی بزرگ نے فرمایا ہے: ساری بھلائی اِن دو کلمات میں ہے: ایک تعظیمِ اَمرِ اِلٰہی، اور دوسرا اس کی مخلوق پر شفقت کرنا۔

قَالَ الإِمَامُ الْجِيْلَانِيُّ: إِذَا صَحَّتِ التَّوْبَةُ صَحَّ الإِيْمَانُ وَازْدَادَ.(٣)

(١) القشيري في الرسالة/٩٥۔

(٢) عبد القادر الجيلاني في الفتح الربانى/٢٥٢۔

(٣) المرجع نفسه، ص/٣١٧۔

امام عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں: جب توبہ صحیح ہوتی ہے تو ایمان صحیح ہوتا ہے اور ترقی کرتا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْجِيْلَانِيُّ: أَنْتَ هَالِكٌ إِنْ لَّمْ تَتُبْ. (١)

امام عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں: اگر تو نے توبہ نہ کی تو ہلاک ہو جائے گا۔

قَالَ الإِمَامُ الْجِيْلَانِيُّ: يَا جُهَّالُ، تُوْبُوْا إِلَى اللهِ ﷻ، وَارْجِعُوْا إِلٰى جَادَّةِ الصِّدِّيْقِيْنَ، وَاتَّبِعُوْهُمْ فِي أَقْوَالِهِمْ وَأَفْعَالِهِمْ. (٢)

امام عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں: اے جاہلو! تم اللہ ﷻ کی طرف توبہ کرو اور صدیقین (وسلف صالحین) کے طریقہ کی طرف پلٹ آؤ۔ اور اُن کے اقوال و افعال میں اُن کی پیروی کرو۔

عَنِ الإِمَامِ وُهَيْبِ بْنِ الْوَرْدِ، قَالَ: بَيْنَا امْرَأَةٌ فِي الطَّوَافِ ذَاتَ يَوْمٍ وَهِيَ تَقُوْلُ: يَا رَبِّ، ذَهَبَتِ اللَّذَّاتُ، وَبَقِيَتِ التَّبِعَاتُ، يَا رَبِّ، سُبْحَانَكَ وَعِزِّكَ، إِنَّكَ لَأَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، يَا رَبِّ، مَا لَكَ عُقُوبَةٌ إِلَّا النَّارُ. فَقَالَتْ صَاحِبَةٌ لَهَا، كَانَتْ مَعَهَا: يَا أُخَيَّةُ، دَخَلْتِ بَيْتَ رَبِّكِ الْيَوْمَ. قَالَتْ: وَاللهِ، مَا أَرٰى هَاتَيْنِ الْقَدَمَيْنِ، وَأَشَارَتْ إِلٰى قَدَمَيْهَا، أَهْلًا لِلطَّوَافِ حَوْلَ بَيْتِ رَبِّي. فَكَيْفَ أُرَاهُمَا أَهْلًا أَطَأُ بِهِمَا بَيْتَ رَبِّي، وَقَدْ عَلِمْتُ حَيْثُ مَشَتَا وَإِلٰى أَيْنَ مَشَتَا؟(٣)

(١) عبد القادر الجيلاني في الفتح الرباني/٣٦٧۔

(٢) المرجع نفسه، ص/٤٥٣۔

(٣) أبو نعيم في حلية الأولياء، ٨/١٥٠، وابن أبي الدنيا في محاسبة النفس/٣٤، وابن قدامة في التوابين/٢٥٣، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ٤/٤١٥۔

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ وَذَكَرَهُ ابْنُ قُدَامَةَ فِي التَّوَّابِيْنَ.

امام وہیب بن ورد بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک عورت طواف میں کہہ رہی تھی: اے میرے پروردگار! لذتیں چلی گئیں اور ما بعد اثرات باقی ہیں۔ یا رب! تیری ذات پاک ہے۔ تیری عزت کی قسم! بے شک تو سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے، اے میرے رب! تیرے ہاں سزا صرف آگ ہے۔ اس عورت کے ہمراہ اس کی ایک ساتھی نے اسے کہا: اے میری پیاری بہن! آج تو اپنے رب کے گھر میں داخل ہے۔ اس عورت نے اپنے پاؤں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: اللہ کی قسم! میں ان دونوں قدموں کو اپنے رب کے گھر کے گرد طواف کا اہل نہیں سمجھتی۔ میں ان قدموں کو اللہ کے گھر میں چلنے کا اہل کیسے سمجھ سکتی ہوں جب کہ یہ (اللہ کی نافرمانی میں) جہاں جہاں چلے اور جدھر جدھر گئے، میں سب جانتی ہوں۔

اسے امام ابونعیم نے 'حلیۃ الاولیاء' میں روایت کیا ہے اور ابن قدامہ نے 'کتاب التوابین' میں ذکر کیا ہے۔

بَابٌ فِي تَذْكِيرِ الْمَوْتِ وَالْآخِرَةِ

﴿موت اور آخرت کو یاد کرتے رہنے کا بیان﴾

اَلْقُرْآن

(١) كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ط وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِo (آل عمران، ٣/١٨٥)

ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے، اور تمہارے اجر پورے کے پورے تو قیامت کے دن ہی دیئے جائیں گے، پس جو کوئی دوزخ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا وہ واقعتاً کامیاب ہو گیا، اور دنیا کی زندگی دھوکے کے مال کے سوا کچھ بھی نہیںo

(٢) اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ط وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللهِ ج وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ط قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللهِ ط فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًاo (النساء، ٤/٧٨)

تم جہاں کہیں (بھی) ہوگے موت تمہیں (وہیں) آ پکڑے گی خواہ تم مضبوط قلعوں میں (ہی) ہو، اور (ان کی ذہنیت یہ ہے کہ) اگر انہیں کوئی بھلائی (فائدہ) پہنچے تو کہتے ہیں کہ یہ (تو) اللہ کی طرف سے ہے (اس میں رسول ﷺ کی برکت اور واسطے کا کوئی دخل نہیں) اور اگر انہیں کوئی برائی (نقصان) پہنچے تو کہتے ہیں (اے رسول!) یہ آپ کی طرف سے (یعنی آپ کی وجہ سے) ہے۔ آپ فرما دیں (حقیقتاً) سب کچھ اللہ کی طرف سے (ہوتا) ہے۔ پس اس قوم کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ کوئی بات سمجھنے کے قریب ہی نہیں آتےo

(۳) فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ○

(النحل، ١٦/ ٦١)

پھر جب ان کا مقرر وقت آ پہنچتا ہے تو وہ نہ ایک گھڑی پیچھے ہو سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں○

(٤) وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ط اَفَاْئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ○ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ط وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ○

(الأنبياء، ٢١/ ٣٤-٣٥)

اور ہم نے آپ سے پہلے کسی اِنسان کو (دنیا کی ظاہری زندگی میں) بقائے دوام نہیں بخشی، تو کیا اگر آپ (یہاں سے) اِنتقال فرما جائیں تو یہ لوگ ہمیشہ رہنے والے ہیں؟○ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے، اور ہم تمہیں برائی اور بھلائی میں آزمائش کے لیے مبتلا کرتے ہیں، اور تم ہماری ہی طرف پلٹائے جاؤ گے○

(٥) حَتّٰى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ○ لَعَلِّيْ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ط اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ط وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ○

(المؤمنون، ٢٣/ ٩٩-١٠٠)

یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آ جائے گی (تو) وہ کہے گا: اے میرے رب! مجھے (دنیا میں) واپس بھیج دے○ تاکہ میں اس (دنیا) میں کچھ نیک عمل کر لوں جسے میں چھوڑ آیا ہوں۔ ہرگز نہیں، یہ وہ بات ہے جسے وہ (بطورِ حسرت) کہہ رہا ہوگا، اور ان کے آگے اس دن تک ایک پردہ (حائل) ہے (جس دن) وہ (قبروں سے) اٹھائے جائیں گے○

(٦) يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ○ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ قف ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ○

(العنكبوت، ٢٩/ ٥٦-٥٧)

اے میرے بندو! جو ایمان لے آئے ہو بے شک میری زمین کشادہ ہے سو تم میری ہی عبادت کرو○ ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے، پھر تم ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے○

(٧) وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۝ (لقمان، ٣١/٣٤)

اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ وہ کل کیا (عمل) کمائے گا اور نہ کوئی شخص یہ جانتا ہے کہ وہ کِس سرزمین پر مرے گا بے شک اللہ خوب جاننے والا ہے (یعنی علیم بالذات ہے اور خبیر للغیر ہے، از خود ہر شے کا علم رکھتا ہے اور جسے پسند فرمائے اسے باخبر بھی کر دیتا ہے)○

(٨) قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ (الجمعة، ٦٢/٨)

فرما دیجیے: جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ ضرور تمہیں ملنے والی ہے پھر تم ہر پوشیدہ و ظاہر چیز کو جاننے والے (رب) کی طرف لوٹائے جاؤ گے سو وہ تمہیں آگاہ کر دے گا جو کچھ تم کرتے تھے○

(٩) وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنِیْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ وَ لَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَاللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

(المنافقون، ٦٣/١٠-١١)

اور تم اس (مال) میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کیا ہے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو، قبل اِس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے پھر وہ کہنے لگے: اے میرے رب! تو نے مجھے تھوڑی مدت تک کی مہلت اور کیوں نہ دے دی کہ میں صدقہ و خیرات کر لیتا اور نیکوکاروں میں سے ہو جاتا○ اور اللہ ہرگز کسی شخص کو مہلت نہیں دیتا جب اس کی موت کا وقت آ جاتا ہے، اور اللہ اُن کاموں سے خوب آگاہ ہے جو تم کرتے ہو○

اَلْحَدِيْث

٤٩/١. عَنْ حَنْظَلَةَ الْأُسَيِّدِيِّ ﷺ – وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ – قَالَ: لَقِيَنِي أَبُوْ بَكْرٍ ﷺ فَقَالَ: كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ. قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ مَا تَقُوْلُ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتّٰى كَأَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ، فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ، فَنَسِيْنَا كَثِيْرًا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ: فَوَاللهِ، إِنَّا لَنَلْقٰى مِثْلَ هٰذَا. فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قُلْتُ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ، يَا رَسُولَ اللهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: وَمَا ذَاكَ؟ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتّٰى كَأَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ، فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، إِنْ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ، وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ، سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

٤٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب التوبة، باب فضل دوام الذكر والفكر في أمور الآخرة والمراقبة وجواز ترك ذلك في بعض الأوقات والاشتغال بالدنيا، ٤/٢١٠٦، الرقم/٢٧٥٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٧٨، الرقم/١٧٦٤٦، والترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب ٥٩، ٤/٦٦٦، الرقم/٢٥١٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب المداومة على العمل، ٢/١٤١٦، الرقم/٤٢٣٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٣٣٥، الرقم/٨٣٣.

حضرت حنظلہ اُسیدی رضی اللہ عنہ - جو رسول اللہ ﷺ کے کاتبوں میں سے تھے - بیان کرتے ہیں: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور کہا: اے حنظلہ! تم کیسے ہو؟ میں نے کہا: حنظلہ منافق ہوگیا ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: سبحان اللہ! تم کیسی بات کر رہے ہو؟ میں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں، آپ ہمیں جنت اور دوزخ کی نصیحت کرتے ہیں حتیٰ کہ (ہماری یہ کیفیت ہوجاتی ہے) گویا جنت اور دوزخ کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ پھر جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اُٹھ کر اپنی بیویوں، بچوں اور زمینوں کے معاملات میں مشغول ہوتے ہیں تو بہت ساری چیزیں بھول جاتے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: بہ خدا اس قسم کا معاملہ تو ہمیں بھی پیش آتا ہے۔ پھر میں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ دونوں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! حنظلہ منافق ہوگیا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ کے پاس حاضر ہوتے ہیں، آپ ہمیں جنت اور جہنم کی نصیحت کرتے ہیں، اس وقت ہمارا حال یہ ہو جاتا ہے کہ گویا ہم اپنی آنکھوں سے جنت اور جہنم کو دیکھتے ہیں اور جب ہم آپ کے پاس سے اُٹھ کر اپنی بیویوں، بچوں اور زمینوں میں مشغول ہوتے ہیں تو ہم بہت ساری باتیں بھول جاتے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، تم میرے پاس ذکر وفکر کی جس کیفیت میں ہوتے ہو اگر تمہاری وہی کیفیت ہمیشہ برقرار رہے تو تمہارے بستروں اور راستوں پر بھی فرشتے تم سے مصافحہ کریں، لیکن اے حنظلہ! یہ کیفیت ساعت در ساعت بدلتی رہتی ہے۔ یہ آپ نے تین بار فرمایا۔

اسے امام مسلم، احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٥٠/٢. عَنْ أَبِي مُوْسٰى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ.

٥٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه، ٥/٢٣٨٧، الرقم/٦١٤٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه ومن كره لقاء الله كره الله لقاءه، ٤/٢٠٦٦-٢٠٦٧، الرقم/٢٦٨٤، ٢٦٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٠٧، الرقم/٢٥٧٦٩، وأيضًا، ٦/٢٣٦، الرقم/٢٦٠٣١۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوموسیٰ ﷛ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات پسند فرماتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا ناپسند فرماتا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥١/٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: قَالَ: قَالَ اللهُ: إِذَا أَحَبَّ عَبْدِي لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ، وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَمَالِكٌ.

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میرا بندہ میری ملاقات کو پسند کرتا ہے تو میں بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہوں اور جب وہ میری ملاقات کو ناپسند کرتا ہے تو میں بھی اُس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہوں۔

اسے امام بخاری، احمد، نسائی اور مالک نے روایت کیا ہے۔

٥٢-٥٣/٤. عَنْ عَائِشَةَ ﷝ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ (كُلَّمَا كَانَ

٥١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: يريدون أن يبدلوا كلام الله، ٦/٢٧٢٥، الرقم/٧٠٦٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤١٨، الرقم/٩٤٠٠، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب فيمن أحب لقاء الله، ٤/١٠، الرقم/١٨٣٥، ومالك في الموطأ، ١/٢٤٠، الرقم/٥٦٩، وابن حبان في الصحيح، ٢/٨٤، الرقم/٣٦٣۔

٥٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها، ٢/٦٦٩،الرقم/٩٧٤، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب الأمر بالاستغفار للمؤمنين، ٤/٩٣، الرقم/٢٠٣٩، وابن حبان في الصحيح، ٧/٤٤٤، الرقم/٣١٧٢، وأبو يعلى في المسند، ٨/١٩٩، الرقم/٤٧٥٨۔

لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ) يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيْعِ، فَيَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ، وَأَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ، وَإِنَّا، إِنْ شَاءَ اللهُ، بِكُمْ لَاحِقُوْنَ. اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (کی جب میرے ہاں باری ہوتی تو آپ ﷺ) رات کے آخری پہر بقیع (قبرستان) میں تشریف لے جاتے اور اہلِ قبرستان سے فرماتے: اے اَہلِ ایمان! تم پر سلامتی ہو، جس (جزا و سزا) کا تم سے وعدہ کیا گیا وہ تمہارے پاس آ گئی ہے، کل (قیامت کے دن اور آخرت میں) تم یہ سب مقررہ مدت میں پا لو گے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! (اہلِ مدینہ کے قبرستان) بقیع غرقد والوں کی مغفرت فرما۔

اسے امام مسلم، نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

(٥٣) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِقُبُوْرِ الْمَدِيْنَةِ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ، يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ، أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

ایک روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ کے قبرستان سے گزرے تو قبروں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے اہلِ قبور! تم پر سلامتی ہو، اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت

٥٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما يقول الرجل إذا دخل المقابر، ٣/٣٦٩، الرقم/١٠٥٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/١٠٧، الرقم/١٢٦١٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/٥٤١، الرقم/٥٣٢۔

فرمائے، تم ہم سے پہلے پہنچے ہو اور ہم بھی تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔

اسے امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٥٤/٥. عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اثْنَتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ: الْمَوْتَ، وَالْمَوْتُ خَيْرٌ مِنَ الْفِتْنَةِ، وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ، وَقِلَّةُ الْمَالِ أَقَلُّ لِلْحِسَابِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

حضرت محمود بن لبید ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اَولادِ آدم دو چیزوں کو بُرا سمجھتی ہے: (ایک) موت کو، جب کہ موت اس کے لیے فتنے سے بہتر ہے؛ اور (دوسرا) وہ کم مال و دولت کو بھی ناپسند کرتا ہے حالانکہ قلیل مال و دولت کا حساب بھی کم ہوگا۔

اسے امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے، اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٥٥/٦. عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجه وَالْبَزَّارُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا

٥٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٢٧ الرقم/٢٣٦٧٤، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٧٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٣٢١۔

٥٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٢٤، الرقم/١٧١٦٤، والترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب (٢٥)، ٤/٦٣٨، الرقم/٢٤٥٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الموت والاستعداد له، ٢/١٤٢٣، الرقم/٤٢٦٠، والبزار في المسند، ٨/٤١٧، الرقم/٣٤٨٩۔

حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت شداد بن اوس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عقل مند اور زیرک وہ شخص ہے جو اپنے نفس کو تابع کرلے اور آخرت کے لیے عمل کرے، اور بے بصیرت وہ شخص ہے جوخواہشِ نفس کی پیروی کرے اور (قلتِ اَعمال کے باوجود) اللہ تعالیٰ پر (بخشش کی) امید لگائے۔

اسے امام احمد نے، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں، ابن ماجہ اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٥٦/٧. عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَفْضَلُ؟ قَالَ: أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا. قَالَ: فَأَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَكْيَسُ؟ قَالَ: أَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا وَأَحْسَنُهُمْ لِمَا بَعْدَهُ اسْتِعْدَادًا، أُوْلٰئِكَ الْأَكْيَاسُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت (عبد اللہ) بن عمر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا کہ انصار میں سے ایک آدمی آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے بارگاہِ نبوی میں سلام پیش کیا۔ پھر اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مؤمنین میں سے کون سا مؤمن افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو ان میں اخلاق کے اعتبار سے زیادہ اچھا ہو۔ پھر عرض کیا گیا کہ مومنین میں سے کون زیادہ عقل مند ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اُن میں سے موت کو زیادہ یاد کرنے والا ہے اور اس (موت) کے بعد کے لیے اچھی تیاری کرنے والا ہے، وہی لوگ زیادہ زیرک اور عقل مند ہیں۔

اسے امام ابن ماجہ، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الموت والاستعداد له، ١٤٢٣/٢، الرقم/٤٢٥٩، والحاكم في المستدرك، ٥٨٣/٤، الرقم/٨٦٢٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦١/٥، الرقم/٤٦٧١، وابن المبارك في كتاب الزهد/١١٤۔

٨/٥٧. عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَكْيَسُ الْمُؤْمِنِيْنَ أَكْثَرُهُمْ ذِكْرًا، وَأَحْسَنُهُمْ لِلْمَوْتِ اسْتِعْدَادًا، أُوْلٰئِکَ الْأَکْيَاسُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

حضرت (عبد اللہ) بن عمر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومنین میں سے زیادہ عقل مند وہ ہے جو ان میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا اور اچھے طریقے سے موت کی تیاری کرنے والا ہے۔ اور اسی طرح کے لوگ (جن میں یہ دو صفات پائی جائیں) ہی سب سے زیادہ عقل مند ہیں۔

اسے امام ابن ماجہ، ابو نعیم اور بیہقی نے مذکورہ الفاظ سے روایت کیا ہے۔

٩/٥٨. عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يُوْشِکُ أَنْ تَدَاعٰی عَلَيْکُمُ الْأُمَمُ مِنْ کُلِّ أُفُقٍ، کَمَا تَدَاعَی الْأَکَلَةُ عَلٰی قَصْعَتِهَا. قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَمِنْ قِلَّةٍ بِنَا يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ کَثِيْرٌ وَلٰـکِنْ تَکُوْنُوْنَ غُثَاءً کَغُثَاءِ السَّيْلِ، يَنْتَزِعُ الْمَهَابَةَ مِنْ قُلُوْبِ عَدُوِّکُمْ، وَيَجْعَلُ فِي قُلُوْبِکُمُ الْوَهْنَ. قَالَ: قُلْنَا: وَمَا الْوَهْنُ؟ قَالَ: حُبُّ الْحَيَاةِ وَکَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

٥٧: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الموت والاستعداد له، ١٤٢٣/٢، الرقم/٤٢٥٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣١٣/١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣٥١/٧، الرقم/١٠٥٤٩، وأيضًا في كتاب الزهد الكبير، ١٩٠/٢، الرقم/٤٥٦۔

٥٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٧٨/٥، الرقم/٢٢٤٥٠، وأبو داود في السنن، كتاب الملاحم، باب في تداعي الأمم على الإسلام، ١١١/٤، الرقم/٤٢٩٧، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١٨٢/١۔

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب چاروں طرف سے لوگ تم پر (حملہ آور ہونے کے لیے) اَقوامِ عالم کو دعوت دیں گے جس طرح کھانے پر لوگ ایک دوسرے کو دعوت دیتے ہیں۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہماری تعداد کم ہونے کی وجہ سے ایسا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تمہاری تعداد زیادہ ہوگی لیکن سیلاب کے خس و خاشاک کی طرح تم بے وقعت ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہارا رعب ختم کر دے گا اور تمہارے قلوب میں وہن (کمزوری) پیدا فرما دے گا۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کیا کہ وہن کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: زندگی سے پیار اور اور موت سے کراہت۔

اسے امام احمد بن حنبل اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۵۹. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **لذتوں کو ختم کر دینے والی چیز یعنی موت کو زیادہ یاد کیا کرو۔**

اسے امام ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۹: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الزهد باب ما جاء في ذكر الموت، ٤/٥٥٣، الرقم/٢٣٠٧، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب كثرة ذكر الموت، ٤/٤، الرقم/١٩٨٢٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب الاستعداد له، ٢/١٤٢٢، الرقم/٤٢٥٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٧٨، الرقم/٣٤٣٢٧۔

٦٠/ ١١. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، اذْكُرُوا اللهَ، اذْكُرُوا اللهَ، جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ حُمَيْدٍ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت اُبی بن کعب ﷺ سے روایت ہے کہ جب رات کا دو تہائی حصہ گزر جاتا تو رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوتے اور فرماتے: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو؛ اے لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ نظام کو درہم برہم کرنے والا (قیامت کا) پہلا نفخہ آ چکا ہے، دوسرا نفخہ اس کے پیچھے ہوگا، موت اپنی ہولناکیوں سمیت آ پہنچی ہے، موت اپنی سختیوں سمیت آ چکی ہے۔

اسے امام ترمذی، حاکم اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦١/ ١٢. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، فَزُوْرُوْهَا، فَإِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا، وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ.

رَوَاهُ ابنُ مَاجَه وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت (عبد اللہ) بن مسعود ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں

٦٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرّقائق والورع، باب (٢٣)، الرقم/٢٤٥٧، والحاكم في المستدرك، ٤٥٧/٢، الرقم/٣٥٧٨، وعبد بن حميد في المسند، ٨٩/١، الرقم/١٧٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٢٧٢/٥، الرقم/٨١٦٠۔

٦١: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في زيارة القبور، ٥٠١/١، الرقم/١٥٧١، وعبد الرزاق في المصنف، ٥٧٢/٣، الرقم/٦٧١٤، وابن حبان في الصحيح، ٢٦١/٣، الرقم/٩٨١، والحاكم في المستدرك، ٥٣١/١، الرقم/١٣٨٧۔

زیارتِ قبور سے منع کیا کرتا تھا۔ اب زیارت کیا کرو کیوں کہ یہ (زیارتِ قبور) دنیا میں زاہد بناتی ہے (یعنی دنیا سے بے رغبتی پیدا کرتی ہے) اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔

اسے امام ابن ماجہ، عبد الرزاق اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١٣/٦٢. عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَمِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلٰى مَكَّةَ وَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا قَامَ شَطْرَ اللَّيْلِ وَيُرَتِّلُ الْقُرْآنَ يَقْرَأُ حَرْفًا حَرْفًا وَيُكْثِرُ فِيْ ذٰلِكَ مِنَ النَّشِيْجِ وَالنَّحِيْبِ وَيَقْرَأُ: ﴿وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُO﴾ [ق، ١٩/٥٠].

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

حضرت ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں: میں نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ اور پھر مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تک حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی صحبت اختیار کی اور آپ دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے اور جب کسی جگہ رک کر قیام کرتے تو آدھی رات قیام اللیل کرتے اور ٹھہر ٹھہر کر قرآن پاک کی تلاوت فرماتے، ایک ایک حرف کو پڑھتے اور اس میں آہ و بکاء کرتے اور خوب روتے (یہاں تک کہ آپ کی ہچکی بندھ جاتی) اور یہ آیت کریمہ تلاوت فرماتے: ﴿وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُO﴾ 'اور موت کی بے ہوشی حق کے ساتھ آ پہنچی۔ (اے انسان!) یہی وہ چیز ہے جس سے تو بھاگتا تھاo'۔

اسے امام احمد نے 'فضائل الصحابہ' میں، ابن ابی شیبہ نے اور بیہقی نے مذکورہ الفاظ سے روایت کیا ہے۔

٦٢: أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٩٥٠، الرقم/١٨٤٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٢٤٤، الرقم/٣٥٧٢٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٦٥، الرقم/٢٠٦١، وذكره الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٣/٣٤٢، ٣٥٢، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ١/٧٥٥۔

١٤/٦٣. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، مَا طَرَفَتْ عَيْنَايَ إِلَّا ظَنَنْتُ أَنَّ شَفْرَيَّ لَا يَلْتَقِيَانِ حَتّٰى أُقْبَضَ، وَلَا رَفَعْتُ طَرْفِيَّ فَظَنَنْتُ أَنِّي وَاضِعُهٗ حَتّٰى أُقْبَضَ، وَلَا لَقَمْتُ لُقْمَةً فَظَنَنْتُ أَنِّي لَا أَسِيْغُهَا حَتّٰى أَغَصَّ بِهَا مِنَ الْمَوْتِ. ثُمَّ قَالَ: يَا بَنِي آدَمَ، إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ فَعُدُّوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ الْمَوْتٰى، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، إِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَآتٍ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جب بھی میں آنکھ جھپکتا ہوں تو مجھے یہ گمان ہوتا ہے کہ کہیں پلکیں اکٹھی ہونے سے پہلے ہی میری جان قبض نہ کر لی جائے، اور میں جب بھی کسی چیز کی طرف نگاہ اٹھاتا ہوں تو مجھے گمان گزرتا ہے کہ نگاہ نیچی کرنے سے پہلے میری جان قبض کر لی جائے گی، اور میں جب بھی کوئی لقمہ منہ میں ڈالتا ہوں تو مجھے یہ اندیشہ لاحق ہوتا ہے کہ اسے سکون کے ساتھ نگل نہیں سکوں گا (اور اس سے نفع اندوز نہیں ہوسکوں گا بلکہ عین ممکن ہے) کہ یہی لقمہ گلے میں اٹک جائے اور موجبِ موت بن جائے (یعنی ہر لحظہ موت سر پر کھڑی محسوس ہوتی ہے)۔ پھر فرمایا: اے اولادِ آدم! اگر تم عقل رکھتے ہو تو اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو۔ اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جس (لحۂ موت) کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ لامحالہ آنے والا ہے اور تم (اللہ تعالیٰ کو اور اس کے ملائکہ کو) بے بس نہیں کر سکتے۔

اسے امام طبرانی، ابو نعیم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٦٣: أخرجه الطبراني في مسند الشاميين، ٢/٣٦٥، الرقم/١٥٠٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٩١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٣٥٥، الرقم/١٠٥٦٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٨/٧٥، وابن الجوزي في الوفا بأحوال المصطفى صلى الله عليه وآله وسلم/٥٥٢۔

مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ ﷺ فِي خُطْبَتِهٖ: أَيْنَ الْوَضَّآءُ، الْحَسَنَةُ وُجُوْهُهُمْ، الْمُعْجِبُوْنَ بِشَبَابِهِمْ؟ أَيْنَ الْمُلُوْكُ الَّذِيْنَ بَنَوُا الْمَدَائِنَ وَحَصَّنُوْهَا بِالْحِيْطَانِ؟ أَيْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُعْطَوْنَ الْغَلَبَةَ فِي مَوَاطِنِ الْحَرْبِ؟ قَدْ تَضَعْضَعَ بِهِمُ الدَّهْرُ، فَأَصْبَحُوْا فِي ظُلُمَاتِ الْقُبُوْرِ، اَلْوَحَا اَلْوَحَا، اَلنَّجَاءُ النَّجَاءُ.(١)

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت ابو بکر صدیق ﷺ نے اپنے خطبہ میں فرمایا: کہاں ہیں خوبصورت چہروں والے جو اپنی جوانیوں پر ناز کرتے تھے؟ کہاں ہیں وہ بادشاہ جنہوں نے شہر بنائے اور انہیں ان کے گرد فصیلوں کے ساتھ قلعہ بند کر دیا؟ کہاں ہیں وہ فاتحین، جنگوں میں کامیابی جن کے قدم چومتی تھی؟ زمانے نے ان کا نام ونشان مٹا ڈالا۔ اب وہ قبروں کے گھپ اندھیروں میں پڑے ہیں۔ جلدی کرو، جلدی! غور کرو، غور!

اسے امام ابونعیم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ﷺ: فَإِنَّ أَقْوَامًا جَعَلُوْا آجَالَهُمْ لِغَيْرِهِمْ، وَنَسُوْا أَنْفُسَهُمْ، فَأَنْهَاكُمْ أَنْ تَكُوْنُوْا أَمْثَالَهُمْ، اَلْوَحَا اَلْوَحَا، اَلنَّجَا اَلنَّجَا، إِنَّ وَرَاءَكُمْ طَالِبًا حَثِيْثًا أَمْرُهُ سَرِيْعٌ.(٢)

---

(١) أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٣٤، وأيضاً، ١٠/٣٢٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٣٦٤، الرقم/١٠٥٩٥، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ١/٢٦١۔

(٢) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٩١، الرقم/٣٤٤٣١، والحاكم في المستدرك، ٢/٤١٥، الرقم/٣٤٤٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١/٦٠، ـــ

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت ابو بکر صدیق ﷺ ہی نے فرمایا: بہت سے لوگوں نے اپنی عمریں دوسروں کے لیے داؤ پر لگا دیں جبکہ اپنی ذات کو بھول گئے۔ میں تم کو روکتا ہوں کہ تم ان کی مثل نہ بن جانا۔ جلدی کرو، جلدی! غور کرو، غور! موت تمہارے تعاقب میں ہے، جو تیزی سے آن دبوچے گی۔

اسے امام ابن ابی شیبہ، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ يَذْكُرُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ كَوَّمَ كَوْمَةً مِنْ بَطْحَاءَ، ثُمَّ أَلْقٰى عَلَيْهَا طَرَفَ ثَوْبِهٖ، ثُمَّ اسْتَلْقٰى عَلَيْهَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، كَبُرَتْ سِنِّيْ، وَضَعُفَتْ قُوَّتِيْ، وَانْتَشَرَتْ رَعِيَّتِيْ، فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مُضَيِّعٍ وَلَا مُفْرِطٍ. (1)

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

حضرت سعید بن المسیب ذکر کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر ﷺ نے وادی بطحاء میں ایک جگہ اپنے ہاتھوں سے مٹی ہموار کی پھر اسی پر اپنی چادر کا حصہ بچھا کہ چت لیٹ گئے پھر اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرکے دعا کرنے لگے: اے اللہ! میں بوڑھا ہو چکا ہوں، میرے اعصاب کمزور پڑ گئے ہیں، میری رعیت (نگہبانی و نگرانیِ اُمت) بکھر چکی ہے۔ پس مجھے اس حال میں اپنے پاس بلالے کہ میں (نعمتوں کو) ضائع کرنے والا اور کسی پر زیادتی کرنے والا نہ ہو جاؤں۔

.... الرقم/٣٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٣٦٤، الرقم/١٠٥٩٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٣٥، وابن السري في الزهد، ١/٢٨٣، الرقم/٤٩٥۔

(١) أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٥٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٤/٣٩٦۔

اسے امام ابونعیم اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ﷺ إِذَا مَرَّ عَلَى الْمَقْبَرَةِ بَكٰى حَتّٰى بَلَّ لِحْيَتَهُ ﷺ.(١)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ.

حضرت عثمان ﷺ کا جب قبرستان سے گزر ہوتا تو ان پر اِس قدر گریہ طاری ہوتا کہ ان کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو جاتی۔

اسے امام شعرانی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ قَالَ: ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً وَارْتَحَلَتِ الْآخِرَةُ مُقْبِلَةً، وَلِكُلٍّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُوْنَ، فَكُوْنُوْا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ، وَلَا تَكُوْنُوْا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابٌ، وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلٌ.(٢)

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

حضرت علی ﷺ **نے فرمایا:** دنیا پیٹھ پھیر کر چلی جانے والی اور آخرت پیش آنے والی ہے۔ ان (دنیا و آخرت) میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں، مگر تم آخرت کے بیٹے بنو اور دنیا کے بیٹے نہ بن جانا کیونکہ آج عمل ہے حساب نہیں، لیکن کل حساب ہو گا اور عمل نہیں۔

اسے امام بخاری اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

---

(١) الشعراني في الطبقات الكبرى/٣٢۔

(٢) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب فِي الأمل وطُوله، ٢٣٥٨/٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ١٠٠/٧، الرقم/٣٤٤٩٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٧٦/١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣٦٩/٧، الرقم/١٠٦١٤۔

قَالَ عَلِيٌّ ﷺ: طُوبٰى لِلزَّاهِدِيْنَ فِي الدُّنْيَا، الرَّاغِبِيْنَ فِي الْآخِرَةِ، أُوْلٰئِكَ قَوْمٌ اتَّخَذُوا الْأَرْضَ بِسَاطًا، وَتُرَابَهَا فِرَاشًا، وَمَاءَهَا طَيِّبًا، وَالْقُرْآنَ وَالدُّعَاءَ دِثَارًا وَشِعَارًا.(۱)

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت علی ﷺ نے فرمایا: دنیا سے دل نہ لگانے والوں اور آخرت میں رغبت رکھنے والوں کے لیے خوشخبری ہے۔ انہی لوگوں نے زمین اور اس کی خاک کو بستر بنایا، اس کے پانی کو مشروب بنایا اور قرآن اور دعا کو اپنا اوڑھنا بچھونا اور شعار بنایا۔

اسے امام ابو نعیم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

قَالَ عَلِيٌّ ﷺ: طُوبٰى لِمَنْ ذَكَرَ الْمَعَادَ، وَعَمِلَ لِلْحِسَابِ، وَقَنَعَ بِالْكَفَافِ، وَرَضِيَ عَنِ اللهِ ﷻ.(۲)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

حضرت علی المرتضیٰ ﷺ نے فرمایا: خوش خبری ہے ایسے شخص کے لیے جس نے آخرت کو یاد رکھا، (یومِ) حساب کے لیے عمل کرتا رہا، قلیل رزق پر قناعت کی اور اللہ رب العزت سے راضی رہا۔

اسے امام طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

قِيْلَ: لَمَّا حَضَرَتِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الْوَفَاةُ بَكٰى،

---

(۱) أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۷۹، والبيهقي في شعب الإيمان، ۷/۳۷۲، الرقم/۱۰۶۲۵، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۶۲/۳۰۴۔

(۲) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤/٥٦، الرقم/٣٦١٨، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۱٤۷، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ۳/۱۰۸۔

فَقِيْلَ لَهُ: مَا يُبْكِيْکَ؟ فَقَالَ: أَقْدِمُ عَلٰى سَيِّدٍ لَمْ أَرَهُ.(١)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ.

کہا گیا کہ جب حضرت حسن بن علی بن ابی طالب ﷺ *کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ رو پڑے۔ آپ سے کسی نے پوچھا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: میں ایسے آقا کے حضور پیش ہو رہا ہوں جسے میں نے کبھی دیکھا نہیں ہے۔*

اسے امام قشیری نے روایت کیا ہے۔

قَالَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ ﷺ: إِنِّي لَأَمْقَتُ الرَّجُلَ أَنْ أَرَاهُ فَارِغاً لَيْسَ فِي شَيءٍ مِنْ عَمَلِ الدُّنْيَا، وَلَا عَمَلِ الْآخِرَةِ.(٢)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ *نے فرمایا: میں ایسے شخص کو سخت ناپسند کرتا ہوں جس کو میں بالکل فارغ دیکھوں کہ وہ دنیا کے کام میں مشغول ہے اور نہ آخرت کے کام میں۔*

اسے امام ابن ابی شیبہ اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ ﷺ: مَنْ أَرَادَ الدُّنْيَا أَضَرَّ بِالْآخِرَةِ، وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ أَضَرَّ بِالدُّنْيَا. يَا قَوْمِ، فَأَضَرُّوْا بِالْفَانِي لِلْبَاقِي.(٣)

---

(١) القشيري في الرسالة/٣٠٤۔

(٢) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/١٠٨، الرقم/٣٤٥٦٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٣٠، وابن أبي عاصم في كتاب الزهد، ١/١٥٩، وابن السري في الزهد، ٢/٣٥٧۔

(٣) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/١٠٣، الرقم/٣٤٥١٩، والحاكم في ـــ

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: جس شخص نے دنیا (کو اختیار کرنے) کا ارادہ کیا اُس نے (اپنے لیے) آخرت کا نقصان کیا۔ اور جس نے آخرت (کو اختیار کرنے) کا ارادہ کیا اس نے (اپنے لیے) دنیا کا نقصان کیا۔ اے لوگو! دائمی چیز کی بجائے فانی چیز کا نقصان برداشت کرلو۔

اسے امام ابن ابی شیبہ، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ حِزَامِ بْنِ حَكِيمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ: لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا تَرَوْنَ بَعْدَ الْمَوْتِ مَا أَكَلْتُمْ طَعَامًا بِشَهْوَةٍ، وَلَا شَرِبْتُمْ شَرَابًا عَلٰى شَهْوَةٍ، وَلَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا تَسْتَظِلُّوْنَ فِيْهِ، وَلَحَرَصْتُمْ عَلَى الصَّعِيْدِ تَضْرِبُوْنَ صُدُوْرَكُمْ، وَتَبْكُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِكُمْ. وَلَوَدِدْتُ أَنِّيْ شَجَرَةٌ تُعْضَدُ ثُمَّ تُؤْكَلُ.(۱)

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ.

حضرت حزام بن حکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم دیکھ لو جو کچھ تم موت کے بعد دیکھو گے تو تم کبھی بھی چاہت کے ساتھ نہ کھاؤ اور نہ ہی چاہت کے ساتھ پیو اور نہ ہی کسی ایسے گھر میں داخل ہو جس میں تم دھوپ سے سایہ حاصل کرتے ہو۔ اور تم یقیناً مٹی کے لیے حریص ہو جاتے، اپنے سینوں کو پیٹتے اور اپنے آپ پر روتے۔ (پھر فرمایا:) کاش میں ایک درخت ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا اور پھر کھا لیا جاتا۔

اسے امام احمد نے 'کتاب الزہد' میں روایت کیا ہے۔

.... المستدرك، ٤/٥٢٩، الرقم/٨٤٨٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/١٠٨، الرقم/٨٥٦٦، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٣٦، والهناد في الزهد، ٢/٣٥٣، الرقم/٦٦٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١/٤٩٦۔

(١) أحمد بن حنبل في الزهد/١٣٨، وأبو نعيم فى حلية الأولياء، ١/٢١٦۔

قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ ﷺ: لَوْ فَارَقَ ذِكْرُ الْمَوْتِ قَلْبِي خَشِيْتُ أَنْ يُفْسِدَ عَلٰى قَلْبِي.(١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ.

حضرت سعید بن جبیر ﷺ نے فرمایا: اگر موت کی یاد میرے دل سے جدا ہو جائے تو مجھے خوف ہے کہ (موت کو یاد نہ رکھنا) میرے دل کو فساد میں مبتلا کر دے۔

اسے امام احمد نے 'کتاب الزہد' میں روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي سَرِيعٍ الشَّامِيِّ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لِرَجُلٍ مِنْ جُلَسَائِهٖ: أَبَا فُـلَانٍ، لَقَدْ أَرِقْتُ اللَّيْلَةَ تَفَكُّرًا، قَالَ: فِيمَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: فِي الْقَبْرِ وَسَاكِنِهٖ، إِنَّکَ لَوْ رَأَيْتَ الْمَيِّتَ بَعْدَ ثَالِثَةٍ فِي قَبْرِهٖ لَاسْتَوْحَشْتَ مِنْ قُرْبِهٖ بَعْدَ طُوْلِ الْأُنْسِ مِنْکَ بِنَاحِيَتِهٖ، وَلَرَأَيْتَ بَيْتًا تَجُولُ فِيْهِ الْهَوَامُّ، وَيَجْرِي فِيْهِ الصَّدِيدُ، وَتَخْتَرِقُهُ الدِّيْدَانُ، مَعَ تَغَيُّرِ الرِّيْحِ، وَبَلَى الْأَكْفَانِ، بَعْدَ حُسْنِ الْهَيْئَةِ، وَطِيبِ الرِّيْحِ، وَنَقَاءِ الثَّوْبِ، ثُمَّ شَهِقَ شَهْقَةً، وَخَرَّ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: يَا مُزَاحِمُ، وَيْحَکَ أَخْرِجْ هٰذَا الرَّجُلَ عَنَّا، فَلَقَدْ نَغَّصَ عَلٰى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ الْحَيَاةَ مُنْذُ وَلِيَ، فَلَيْتَهُ لَمْ يَلِ.

قَالَ: فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَصُبُّ عَلٰى وَجْهِهِ الْمَاءَ وَتَبْكِي حَتّٰى أَفَاقَ مِنْ غَشْيَتِهٖ، فَرَآهَا تَبْكِي فَقَالَ: مَا

(١) أحمد بن حنبل في الزهد/٥١٤.

يُبْكِيكِ يَا فَاطِمَةُ؟ قَالَتْ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، رَأَيْتُ مَصْرَعَكَ بَيْنَ أَيْدِيْنَا، فَذَكَرْتُ بِهِ مَصْرَعَكَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ لِلْمَوْتِ، وَتَخَلِّيْكَ مِنَ الدُّنْيَا، وَفِرَاقَكَ لَنَا، فَذَاكَ الَّذِي أَبْكَانِي، فَقَالَ: حَسْبُكِ يَا فَاطِمَةُ، فَلَقَدْ أَبْلَغْتِ، ثُمَّ مَالَ لِيَسْقُطَ فَضَمَّتْهُ إِلٰى نَفْسِهَا، فَقَالَتْ: بِأَبِي أَنْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، مَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نُكَلِّمَكَ بِكَلِّ مَا نَجِدُ لَكَ فِي قُلُوْبِنَا، فَلَمْ يَزَلْ عَلٰى حَالِهِ تِلْكَ حَتّٰى حَضَرَتْهُ الصَّلَاةُ، فَصَبَّتْ عَلٰى وَجْهِهِ مَاءً ثُمَّ نَادَتْهُ: الصَّلَاةَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَأَفَاقَ فَزِعًا.(١)

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ وَذَكَرَهُ ابْنُ كَثِيْرٍ فِي الْبِدَايَةِ.

ابو سریع الشامی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے اپنے ہم نشینوں میں سے ایک شخص کو فرمایا: اے ابو فلاں! میں رات بھر غور و فکر کی وجہ سے سو نہیں سکا۔ اس شخص نے کہا: اے امیر المومنین! آپ کس چیز میں غور و فکر کرتے رہے؟ آپ نے فرمایا: قبر اور اس میں رہنے والے کے بارے میں، بے شک اگر تو میت کو اس کی قبر میں تین دن بعد دیکھے تو تو اس کے قریب جانے سے وحشت کھائے گا اس کے باوجود کہ طویل عرصے تک تیری اس سے موانست رہی ہو، یقیناً تو وہ گھر (یعنی قبر) دیکھے گا کہ اس میں کیڑے مکوڑے چل پھر رہے ہوں گے۔ جسم میں پیپ چل رہی ہوگی، اس میں کیڑے پڑے ہوں گے، اس کے ساتھ میت کی بو بدل چکی ہوگی، کفن بوسیدہ ہو چکا ہوگا، حالانکہ دنیا میں وہ اچھی ہیئت اور اچھی خوشبو والا تھا اور اس کا لباس صاف ستھرا ہوتا تھا۔ پھر آپ نے ایک لمبا سانس لیا اور بے ہوش ہو کر گر گئے۔ پس

(١) أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٢٦٨/٥، وذكره ابن كثير في البداية والنهاية، ٢٠٤/٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٣٤/٤٥، وابن قدامة في الرقة والبكاء/١٧٥، الرقم/١٨٨۔

(آپ کی زوجہ محترمہ) حضرت فاطمہ نے کہا: اے مزاحم: افسوس ہے تجھ پر، اس آدمی کو ہم سے دور کرو، یہ جب سے گورنر بنا ہے اس نے امیر المومنین کی زندگی اجیرن بنا دی ہے، کاش یہ گورنر نہ بنتا۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ آدمی چلا گیا، تو حضرت فاطمہ نے آ کر آپ کے چہرے پر پانی چھڑکا، اور روتی رہیں یہاں تک کہ آپ ہوش میں آ گئے۔ آپ نے فرمایا: اے فاطمہ! تجھے کس بات نے رلا دیا؟ انہوں نے فرمایا: اے امیر المومنین! میں نے آپ کو اپنے سامنے بے ہوش ہو کر گرتے دیکھا تو مجھے آپ کا اللہ کے سامنے موت کے لیے بے ہوش ہو کر گرنا اور آپ کا دنیا سے جدا ہونا، اور ہم سے جدا ہونا یاد آ گیا، اسی چیز نے مجھے رلا دیا، آپ نے فرمایا: اے فاطمہ! تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ تو نے مجھے یہ بات پہنچا دی۔ پھر وہ لڑکھڑا کر گرنے لگے تو حضرت فاطمہ نے انہیں سنبھالا دیا، اور کہا: یا امیر المومنین! میرا باپ آپ پر قربان ہم آپ سے ہر وہ بات نہیں کر سکتے جو ہم اپنے دلوں میں پاتے ہیں، آپ ابھی اسی حال میں تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا، پھر حضرت فاطمہ نے آپ کے چہرہ پر پانی ڈالا اور انہیں پکار کر کہا: اے امیر المومنین! نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ اس پر (نماز کے قضاء ہو جانے کے) خوف سے آپ کو بے ہوشی سے افاقہ ہو گیا۔

اسے امام ابو نعیم نے 'حلیۃ الاولیاء' میں روایت کیا ہے اور ابن کثیر نے 'البدایۃ والنہایۃ' میں بیان کیا ہے۔

قِيْلَ: كَانَ الإِمَامُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ: إِذَا سَافَرَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ قَالَ لَهُمْ: إِذَا وَجَدْتُمُ الْمَوْتَ فَاشْتَرُوْهُ لِي. فَلَمَّا قَرُبَتْ وَفَاتُهُ كَانَ يَقُوْلُ: كُنَّا نَتَمَنَّاهُ، فَإِذَا هُوَ شَدِيْدٌ.(١)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ.

(١) القشيري في الرسالة/٣٠٤۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جب کبھی امام سفیان ثوری کے شاگرد سفر پر جاتے تو آپ انہیں نصیحت فرماتے: اگر تمہیں کہیں موت مل جائے تو میرے لیے خرید لانا۔ جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو وہ (مرض الموت میں) فرمایا کرتے تھے: ہم اس کی تمنا کیا کرتے تھے مگر یہ بہت سخت شے ہے۔

اسے امام قشیری نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخَزَّازُ: كُنْتُ بِمَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ حَرَسَهَا اللهُ تَعَالٰى فَجُزْتُ يَوْماً بِبَابِ بَنِي شَيْبَةَ فَرَأَيْتُ شَابًّا حَسَنَ الْوَجْهِ مَيْتًا، فَنَظَرْتُ فِيْ وَجْهِهِ فَتَبَسَّمَ فِيْ وَجْهِيْ وَقَالَ لِيْ: يَا أَبَا سَعِيْدٍ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْأَحِبَّاءَ أَحْيَاءٌ وَإِنْ مَاتُوْا، وَإِنَّمَا يَنْقُلُوْنَ مِنْ دَارٍ إِلٰى دَارٍ.(۱)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ.

امام ابو سعید الخزاز نے فرمایا: میں مکہ مکرمہ میں تھا، اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے۔ ایک دن میں باب بنی شیبہ سے گزرا تو ایک خوبصورت چہرے والے نوجوان کو مردہ حالت میں دیکھا، میں نے اس کے چہرہ کی طرف دیکھا تو وہ مسکرایا اور مجھ سے کہنے لگا: اے ابو سعید! کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ کے دوست زندہ رہتے ہیں خواہ وہ مر چکے ہوں؟ وہ تو صرف ایک گھر سے دوسرے گھر کو منتقل ہو جاتے ہیں۔

اسے امام قشیری نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ السَّرِيُّ: إِنِ اغْتَمَمْتَ لِمَا يَنْقُصُ مِنْ مَالِكَ، فَابْكِ عَلٰى مَا يَنْقُصُ مِنْ عُمْرِكَ.(۲)

---

(۱) القشيري في الرسالة/۳۱۱۔

(۲) السُّلمي في طبقات الصّوفية/۵۳۔

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ.

امام السری السقطی نے فرمایا: اگر تو اپنے مال میں کمی پر غمزدہ ہوتا ہے تو تیری عمر میں جو کمی ہو رہی ہے اس پر بھی گریہ و زاری کر۔

اسے امام سلمی نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْحَارِثُ الْمُحَاسِبِيُّ: خِيَارُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الَّذِيْنَ لَا تَشْغَلُهُمْ آخِرَتُهُمْ عَنْ دُنْيَاهُمْ، وَلَا دُنْيَاهُمْ عَنْ آخِرَتِهِمْ.(١)

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ.

امام حارث المحاسبی نے فرمایا: اس اُمت کے بہترین لوگ وہ ہیں جن کو ان کی آخرت دنیا سے غافل نہیں کرتی اور ان کی دنیا ان کو ان کی آخرت سے غافل نہیں کرتی۔

اسے امام سلمی نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ شَقِيْقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْبَلْخِيُّ: اسْتَعِدَّ إِذَا جَاءَكَ الْمَوْتُ لَا تَسْأَلِ الرَّجْعَةَ.(٢)

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ.

امام شقیق بن ابراہیم البلخی نے فرمایا: تو (اس طرح موت کی) تیاری کر کہ جب تیری موت آ جائے تو تُو واپس لوٹنے کا سوال نہ کرے۔

اسے امام سلمی نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ حَاتِمٌ الْأَصَمُّ: مَا مِنْ صَبَاحٍ إِلَّا وَالشَّيْطَانُ يَقُوْلُ لِي: مَا تَأْكُلُ؟ وَمَا تَلْبَسُ؟ وَأَيْنَ تَسْكُنُ؟ فَأَقُوْلُ: آكُلُ

---

(١) السُّلمي في طبقات الصّوفية/٥٨۔

(٢) المرجع نفسه، ص/٦٣۔

الْمَوْتَ، وَأَلْبَسُ الْكَفَنَ، وَأَسْكُنُ الْقَبْرَ.(١)

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ.

امام حاتم الاصم نے فرمایا: کوئی صبح ایسی نہیں جس صبح شیطان مجھ سے یہ نہیں پوچھتا کہ تو کیا کھائے گا؟ تو کیا پہنے گا؟ اور تو کہاں رہے گا؟ میں اس سے کہتا ہوں کہ میں موت کھاؤں گا، کفن پہنوں گا اور قبر میں رہوں گا۔

اسے امام سلمی نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ يَحْيَى بْنُ مُعَاذٍ الرَّازِيُّ: اَلدُّنْيَا دَارُ أَشْغَالٍ، وَالْآخِرَةُ دَارُ أَهْوَالٍ. وَلَا يَزَالُ الْعَبْدُ بَيْنَ الْأَهْوَالِ وَالْأَشْغَالِ، حَتّٰى يَسْتَقِرَّ بِهِ الْقَرَارُ، إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ.(٢)

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ.

امام یحیٰی بن معاذ الرازی نے فرمایا: دنیا مصروفیت کی جگہ ہے اور آخرت گھبراہٹ اور خوف کی جگہ ہے۔ بندہ ہمیشہ خوف اور مصروفیت کی ان کیفیات کے درمیان رہتا ہے یہاں تک کہ وہ (موت کی وجہ سے) جنت یا دوزخ کی طرف قرار پذیر ہو جاتا ہے۔

اسے امام سلمی نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ يَحْيَى بْنُ مُعَاذٍ الرَّازِيُّ: ابْنَ آدَمَ، مَا لَكَ تَأَسَّفُ عَلٰى مَفْقُوْدٍ، لَا يَرُدُّهُ عَلَيْكَ الْفَوْتُ! وَمَا لَكَ تَفْرَحُ بِمَوْجُوْدٍ، لَا يَتْرُكُهُ فِي يَدِكَ الْمَوْتُ!(٣)

---

(١) السّلمي في طبقات الصّوفية/٩٦۔

(٢) المرجع نفسه، ص/١١٠۔

(٣) المرجع نفسه، ص/١١٢۔

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ.

امام یحییٰ بن معاذ الرازی نے فرمایا: اے ابن آدم! تجھے کیا ہے کہ تو گمشدہ چیز پر افسوس کرتا ہے (حالانکہ) گزرا ہوا وقت تجھے واپس نہیں ملے گا اور تجھے کیا ہوا کہ تو موجودہ چیز پر تو بڑا خوش ہو رہا ہے حالانکہ موت وہ چیز تمہارے پاس نہیں رہنے دے گی؟

اسے امام سلمی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ مَرْجَا بْنِ وَادِعٍ الرَّاسِبِيِّ، قَالَ: كَانَ عَطَاءٌ إِذَا هَبَّتْ رِيْحٌ وَبَرْقٌ وَرَعْدٌ، قَالَ: هٰذَا مِنْ أَجْلِي يُصِيبُكُمْ، لَوْ مَاتَ عَطَاءٌ اسْتَرَاحَ النَّاسُ، قَالَ: وَكُنَّا نَدْخُلُ عَلٰى عَطَاءٍ، فَإِذَا قُلْنَا لَهُ: زَادَ الطَّعَامُ، قَالَ: هٰذَا مِنْ أَجْلِي يُصِيبُكُمْ غَلَاءُ الطَّعَامِ لَوْ مُتُّ أَنَا لَاسْتَرَاحُ النَّاسُ. (١)

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَذَكَرَهُ ابْنُ قُدَامَةَ.

حضرت مرجا بن وادع الراسبی سے مروی ہے کہ جب کبھی تیز ہوا چلتی اور بجلی چمکتی یا بادل گرجتے تو حضرت عطاء فرماتے: یہ سارا کچھ تمہیں میری وجہ سے پہنچ رہا ہے، اگر عطاء فوت ہو جائے تو لوگوں کو خلاصی مل جائے۔ راوی نے کہا کہ ہم حضرت عطاء کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے، پھر جب ہم انہیں کہتے: کھانا مہنگا ہو گیا ہے، تو فرماتے: یہ کھانے کا مہنگا ہونا تمہیں میری وجہ سے پہنچ رہا ہے اگر میں مر جاؤں تو لوگ خلاصی پا جائیں۔

اسے امام ابونعیم نے روایت اور ابن قدامہ نے بیان کیا ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلْيَانَ النَّسَوِيُّ: اَلزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا مِفْتَاحُ

---

(١) أبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٢٢١، وابن قدامة في الرقة والبكاء/١٩٥، الرقم/٢١٧۔

الرَّغْبَةِ فِي الْآخِرَةِ.(١)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ.

امام محمد بن علیان النسوی نے فرمایا: دنیا سے بے رغبتی آخرت کی طرف رغبت کی کنجی ہے۔

اسے امام شعرانی نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ مُظَفَّرٌ: لَيْسَ لَكَ مِنْ عُمُرِكَ إِلَّا نَفُسٌ وَاحِدَةٌ، فَإِنْ لَمْ تَفْنَهَا فِيْمَا لَكَ، فَلَا تَفْنَهَا فِيْمَا عَلَيْكَ.(٢)

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ.

امام مظفر نے فرمایا: تیری عمر تو صرف ایک سانس ہے پس تو اگر اسے اس کام میں صرف نہیں کرتا جس میں تجھے نفع حاصل ہو تو پھر اسے ایسے کام میں بھی خرچ نہ کر جس سے تجھے نقصان ہو۔

اسے امام سلمی نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْجِيْلَانِيُّ: يَا غُلَامُ، قَدِّمِ الْاٰخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا فَإِنَّكَ تَرْبَحُهُمَا جَمِيْعًا، وَإِذَا قَدَّمْتَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ خَسَرْتَهُمَا جَمِيْعًا.(٣)

امام عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں: اے جوان! تو آخرت کو دنیا پر مقدم کر یقیناً تُو دونوں میں نفع پائے گا اور جب تو دنیا کو آخرت پر مقدم کرے گا تو دونوں میں نقصان اُٹھائے گا۔

---

(١) الشعراني في الطبقات الكبرى/١٧٤، والسلمي في طبقات الصّوفية/٤١٧۔

(٢) السّلمي في طبقات الصّوفية/٣٩٨۔

(٣) عبد القادر الجيلاني في الفتح الرباني/١٧٢۔

قَالَ الإِمَامُ الْجِيْلَانِيُّ: اَلْجَاهِلُ كُلُّ هَمِّهِ الدُّنْيَا وَالْعَارِفُ كُلُّ هَمِّهِ الْاٰخِرَةُ.(١)

امام عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں: جاہل کا مقصودِ کل دنیا ہوتی ہے اور عارف کا مقصودِ کل آخرت (میں کامیابی حاصل کرنا ہوتا ہے)۔

قَالَ الإِمَامُ الْجِيْلَانِيُّ: عَلَيْکَ بِالْخَلْوَةِ عَنِ الْخَلْقِ، ثُمَّ بِالْخَلْوَةِ عَنِ الدُّنْيَا، ثُمَّ بِالْخَلْوَةِ عَنِ الْاٰخِرَةِ، ثُمَّ بِالْخَلْوَةِ عَمَّا سِوَى الْمَوْلٰى.(٢)

امام عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں: تو مخلوق کو دل سے نکال دے، پھر دنیا کو اور پھر آخرت کو دل سے نکال دے، پھر مولا کے سوا ہر چیز کو (دل سے نکال دے)۔

قَالَ الإِمَامُ الْجِيْلَانِيُّ: الْعَارِفُ غَرِيْبٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَزَاهِدٌ فِيْهِمَا وَفِيْمَا سِوَى الْحَقِّ ﷻ. فِي الْجُمْلَةِ لَا رَغْبَةَ لَهُ فِي غَيْرِهٖ.(٣)

امام عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں: عارف تو دنیا و آخرت میں اجنبی ہوتا ہے، ان دو (جہانوں کی نعمتوں) سے اُس کو کوئی رغبت نہیں ہوتی وہ ما سوا اللہ کسی سے کوئی رغبت نہیں رکھتا۔ فی الجملہ اُس کو غیر اللہ کی طرف رغبت ہی نہیں ہوتی۔

---

(١) عبد القادر الجيلاني في الفتح الرباني/١٧٢۔

(٢) المرجع نفسه، ص/٢٣٢۔

(٣) المرجع نفسه، ص/٥٠٣۔

اَلْمَصَادِر وَالْمَرَاجِع

۱۔ القرآن الحکیم۔

(۲) تفسیر القرآن

۲۔ ثعلبی، ابو اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم (۴۲۷ھ)۔ الکشف والبیان عن تفسیر القرآن۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربی،۱۴۲۲ھ/۲۰۰۲ء

(۳) الحدیث

۳۔ احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ شیبانی (۱۶۴-۲۴۱ھ/۷۸۰-۸۵۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی للطباعۃ والنشر ، ۱۳۹۸ھ/۱۹۸۷ء۔

۴۔ بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/۸۱۰- ۸۷۰ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، الیمامہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۵۔ بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/۸۱۰- ۸۷۰ء)۔ الأدب المفرد۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء۔

۶۔ بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۵-۲۹۲ھ/۸۳۰-۹۰۵ء)۔ المسند (البحر الزخار)۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ علوم القرآن، ۱۴۰۹ھ۔

۷۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴- ۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبری۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۸۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ البیھقی (۳۸۴-۴۵۸ھ/ ۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۹۔ ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک (۲۰۹-۲۷۹ھ/ ۸۲۵-۸۹۲ء)۔

السنن۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربی۔

۱۰۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

۱۱۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان التمیمی البستی (۲۷۰-۳۵۴ھ/۸۸۴-۹۶۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۱۲۔ **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ سلمی نیشاپوری، (۲۲۳-۳۱۱ھ/ ۸۳۸-۹۲۴ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔

۱۳۔ **خطیب تبریزی**، ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (۷۴۱ھ)۔ **مشکوٰۃ المصابیح**۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء۔

۱۴۔ **خوارزمی**، محمد بن محمود الخوارزمی، أبو الموید، (۵۹۳-۶۶۵ھ)۔ **جامع المسانید لأبی حنیفۃ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ

۱۵۔ **ابو داؤد**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (۲۰۲-۲۷۵ھ/ ۸۱۷-۸۸۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء

۱۶۔ **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الھمذانی (۴۴۵-۵۰۹ھ/۱۰۵۳-۱۱۱۵ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۱۷۔ **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی (۱۵۹-۲۳۵ھ/۷۷۶- ۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۱۸۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۰ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء

۱۹۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ۱۴۱۵ھ۔

۲۰۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/

۳-۸۷۳-۹۷۰ء)۔ **المعجم الکبیر۔** موصل، عراق: مکتبۃ العلوم والحکم،۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۲۱۔ **طبرانی،** ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۰ء)۔ **المعجم الکبیر۔** قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۲۲۔ **طبرانی،** ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر لخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **مسند الشامیین۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۲۳۔ **طیالسی،** ابو داؤد سلیمان بن داؤد جارود (۱۳۳-۲۰۴ھ/ ۷۵۱-۸۱۹ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۲۴۔ **ابن ابی عاصم،** ابو بکر عمرو بن ابی عاصم ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶-۲۸۷ھ/ ۸۲۲-۹۰۰ء)۔ **السنۃ۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

۲۵۔ **ابن ابی عاصم،** ابوبکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶-۲۸۷ھ/ ۸۲۲-۹۰۰ء)۔ **الجہاد۔** مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۰۹ھ۔

۲۶۔ **عبد بن حمید،** ابو محمد عبد بن حمید بن نصر الکسی (م ۲۴۹ھ/ ۸۶۳ء)۔ **المسند۔** قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنۃ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۲۷۔ **عبد الرزاق،** ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶-۲۱۱ھ/ ۷۴۴-۸۲۶ء)۔ **المصنف۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۲۸۔ **ابو عوانہ،** یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰-۳۱۶ھ/ ۸۴۵-۹۲۸ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

۲۹۔ **قضاعی،** ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی بن حکمون بن ابراہیم بن محمد بن مسلم قضاعی (م ۴۵۴ھ/ ۱۰۶۲ء)۔ **مسند الشہاب۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۳۰۔ **ابن ماجہ،** ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۷-۲۷۵ھ/ ۸۲۴-۸۸۷ء)۔ **السنن۔** بیروت، لبنان: دار الفکر۔

۳۱۔ **مالک،** ابنِ انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳-۱۷۹ھ/

۱۲-۷۹۵ء)۔ الموطأ۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۳۲۔ مسلم، ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (۲۰۶-۲۶۱ھ/ ۸۲۱-۸۷۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۳۳۔ مقدسی، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد حنبلی (۵۶۹-۶۴۳ھ/ ۱۱۷۳- ۱۲۴۵ء)۔ الأحادیث المختارۃ۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثۃ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۳۴۔ منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱-۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵- ۱۲۵۸ء)۔ الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۳۵۔ نسائی، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء + حلب، شام: مکتب المطبوعات الاسلامیہ، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۳۶۔ نسائی، ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (۲۱۵- ۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن الکبری۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۳۷۔ نسائی، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ عمل الیوم واللیلہ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۳۸۔ ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵- ۱۴۰۵ء)۔ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۳۹۔ ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵- ۱۴۰۵ء)۔ موارد الظمآن اِلی زوائد ابن حبان۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار الثقافۃ العربیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۴۰۔ ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/

۸۲۵-۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

۴۱۔ **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المعجم**۔ فیصل آباد، پاکستان: إدارة العلوم الأثریة، ۱۴۰۷ھ۔

(۴) شروحات الحدیث

۴۲۔ **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن عبد البر النمری، (۳۶۸-۴۶۳ھ/ ۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔ **التمهيد لما في الموطا من المعانی والأسانيد**۔ مغرب (مراکش): وزارت عموم الأوقاف، ۱۳۸۷ھ۔

۴۳۔ **کنانی**، احمد بن ابی بکر بن إسماعیل (۷۶۲۔۸۴۰ھ)۔ **مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجه**۔ بیروت، لبنان، دارالعربیة، ۱۴۰۳ھ۔

(۵) أسماء الرجال

۴۴۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳۔۷۴۸ھ/۱۲۷۴۔۱۳۴۸ء)۔ **سیر أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۷ء۔

۴۵۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **الإصابة في تمييز الصحابة**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء۔

۴۶۔ **فسوی**، ابو یوسف یعقوب بن سفیان (م ۲۷۷)۔ **المعرفة والتاريخ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۹ء۔

(۶) الفقه وأصول الفقه

۴۷۔ **شاطبی**، ابراہیم بن موسیٰ اللخمی الشاطبی (۷۹۰ھ)۔ **الاعتصام**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفة، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء۔

(۷) السیرة

۴۸۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **فضائل الصحابة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ۔

۴۹۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **الوفا بأحوال المصطفى** ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

(۸) العقائد

۵۰۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ **الاعتقاد**۔ بیروت، لبنان: دارالآفاق، ۱۴۰۱ھ۔

(۹) التصوف

۵۱۔ **احمد بن حنبل**، ابوعبد اللہ شیبانی (۱۶۴-۲۴۱ھ/۷۸۰-۸۵۵ء)۔ **الزهد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۳۹۸ء۔

۵۲۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴- ۱۰۶۶ء)۔ **کتاب الزهد الکبیر**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۵۳۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **صفة الصفوه**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۵۴۔ **ابن ابی الدنیا**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد القرشی (۲۰۸۔۲۸۱ھ)۔ **الرقة والبکاء**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۵۵۔ **ابن ابی الدنیا**، ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن بن سفیان قیس قرشی (۲۰۸-۲۸۱ھ)۔ **العقوبات**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۶ء۔

۵۶۔ **ابن ابی الدنیا**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد القرشی (۲۰۸۔۲۸۱ھ)۔ **محاسبة النفس**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم۔

۵۷۔ **ابن ابي الدنيا**، ابو بكر عبد الله بن محمد القرشي (۲۰۸۔۲۸۱ھ)۔ **المحتضرين**۔ بيروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۷ء۔

۵۸۔ **ابن رجب حنبلی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (۷۳۶۔۷۹۵ھ)۔ **التخويف من النار والتعريف بحال دار البوار**۔ دمشق، شام: مکتبہ دار البیان، ۱۳۹۹ھ۔

۵۹۔ **سُلَمی**، ابوعبد الرحمٰن محمد بن حسین بن محمد الازدی السلمی نیشاپوری (۳۲۵۔۴۱۲ھ/ ۹۳۶۔ ۱۰۲۱ء)۔ **طبقات الصّوفیہ**۔ قاہرہ، مصر: مبطعۃ المدنی، ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء۔

۶۰۔ **شعرانی**، عبدالوہاب بن احمد بن علی بن احمد بن محمد بن موسیٰ، الانصاری، الشافعی الشاذلی، المصری (۸۹۸۔۹۷۳ھ/ ۱۴۹۳ ۔ ۱۲۶۵ء)۔ **الطبقات الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء۔

۶۱۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **کتاب الدعاء**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیۃ، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۶۲۔ **عبد القادر جیلانیؒ**، ابو صالح شیخ محی الدین عبد القادر بن موسی بن عبد الله الجیلانی (۴۷۰ھ۔ ۵۶۱ھ)۔ **الفتح الرباني**۔ بیروت، لبنان: دار الفكر للطباعۃ والنشر والتوزیع، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۶۳۔ **غزالی**، حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد الغزالی (۵۰۵ھ)۔ **إحياء علوم الدين**۔ مصر: مطبعہ عثمانیہ، ۱۳۵۲ھ/۱۹۳۳ء۔

۶۴۔ **ابن قدامہ**، ابومحمد عبد الله بن احمد مقدسی حنبلی (۶۲۰ھ)۔ **التوابين**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۶۵۔ **ابن قدامہ**، ابو محمد عبد الله بن احمد مقدسی حنبلی (۶۲۰ھ)۔ **الرقة والبكاء في أخبار الصالحين وصفاتهم**۔ القاہرۃ، مصر: المکتبۃ التوفیقیۃ۔

۶۶۔ **ابن قدامہ**، ابومحمد عبد الله بن احمد مقدسی حنبلی (۶۲۰ھ)۔ **المتحابين في الله**۔ دمشق، شام: دار الطباع، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۶۷۔ **قشیری**، ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن نیشاپوری (۳۷۶۔۴۶۵ھ/ ۹۸۶۔۱۰۷۳ء)۔

الرسالة۔ بیروت، لبنان: دار الجیل۔

۶۸۔ قشیری، ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن نیشاپوری (۳۷۶۔۴۶۵ھ/ ۹۸۶۔۱۰۷۳ء)۔ الرسالة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء۔

۶۹۔ ابن قیم، ابوعبداللہ محمد بن ابی بکر ایوب جوزیہ (۶۹۱۔۷۵۱ھ/ ۱۲۹۲۔۱۳۵۰ء)۔ مدارج السالکین۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۴ء۔

۷۰۔ ابن مبارک، ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸-۱۸۱ھ/ ۷۳۶- ۷۹۸ء)۔ کتاب الزھد۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۷۱۔ ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ/ ۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ حلية الأولياء وطبقات الأصفياء۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۷۲۔ ہناد، ابن سری کوفی (۱۵۲۔۲۴۳ھ)۔ الزھد۔ کویت: دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، ۱۴۰۶ھ۔

(۱۰) التاریخ

۷۳۔ خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/ ۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ تاریخ بغداد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۷۴۔ طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/ ۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ تاريخ الأمم والملوک۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۷ھ۔

۷۵۔ ابن عساکر، ابو قاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی الشافعی (۴۹۹-۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵-۱۱۷۶ء)۔ تاریخ مدینة دمشق المعروف بہ: تاریخ ابن عساکر۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۵ء۔

۷۶۔ ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر (۷۰۱-۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱-۱۳۷۳ء)۔ البدایة والنھایة۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔